ندا یارسول اللہ ﷺ

مع

زیارتِ قبور

مؤلفہ

عالمِ ربانی عارفِ حقانی

حضرت مولانا محمد صالح نقشبندی مجددی رحمہ اللہ

المولود
۱۸۶۹ء اندازاً

المتوفّٰی
اگست ۱۹۵۹ء

المدفون

میتراں والی (سیالکوٹ)

اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارمغانِ تہنیتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ ۱۴۲۶ ہجری

....

عبید المصطفیٰ ....

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

باب حیات النبی ﷺ

باب رفع البلاء والوباء

حنفی مذہب صوفی مشرب کے صحیح عقائد کا سلسلہ نمبر ۲او

ندائے یا رسول اللہ ﷺ

حصہ اول

مع حصہ دوم یعنی

زیارت قبور مع زیارت روضہ مقدسہ

ندائے یارسول اللہ کو اب چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے حصہ اول طبع ثانی ترمیم شدہ ۔ حصہ دوم زیارت قبور و زیارت روضہ مقدسہ یہ علامہ ابن تیمیہ کی کتاب زیارت قبور کا جواب ہے جو انھوں نے غلط فہمی سے استدلال کیا ہے اس کا عالمانہ جواب دیا گیا ہے اور حصہ سوم حیات الانبیاء والاولیاء طبع ثانی ترمیم شدہ حصہ چہارم الاستمداد والتوسل جس میں انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنے اور ان کا وسیلہ پکڑنے کا ثبوت دلائل عقلیہ و نقلیہ سے دیا گیا ہے ۔ ان چاروں حصوں کے پڑھ لینے سے تمام اختلافی شبہات اور اعتراضات نہیں رہتے۔

مصنفہ ابو البشیر محمد صالح علوی ابن حضرت مولانا محمد حسمت علی صاحب مجددی
میترانوالی ــــــ ضلع سیالکوٹ ــــــ (مغربی پاکستان)

۱۹۵۷ء ۱۳۷۶ھ

بار دوم

Marfat.com

فہرست مضامین نداءِ یارسول اللہ ﷺ

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
	تقدیم	۱
۳۰	ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ پر اعتراضات کے جوابات	۲
۳۷	مُطلق ندا اور اُس کی اَقسام مع تشریح	۳
۴۷	زندہ غائب کو پکارنے کی متعدد انواع	۴
۶۰	ندائے غائب کی صحت کی متعدد صُورتیں	۵
۷۷	حاضر وناظر ہونے کے عقلی دلائل	۶
۸۰	تعدُّدِ ارواح کے اِثبات میں نقلی دلائل	۷
۸۱	تعدُّدِ اجسام کے اِثبات میں نقلی دلائل	۸
۹۱	شُہداء کا زندوں کی طرح مجالس میں آنا	۹
۹۳	عالَمِ مثال	۱۰
۹۵	اولیاء اللہ کا آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھنا	۱۱
۱۰۷	جوازِ ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل احادیث سے	۱۲

Marfat.com

۱۳	ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے	
	جواز کے دلائل اِجماعِ اُمّت سے	۱۳۴
۱۴	اولیاءاللہ کو غیبت میں حاضرانہ ندا کرنے کا	
	جواز اور اِس کے دلائل	۱۶۸
۱۵	وُہ آیتیں جن میں کُفّار اور بتوں کا ذِکر ہے،	
	اُن کا پڑھنا ذِکرُ اللہ ہے	۱۷۷
۱۶	مُناجات	۱۷۹
۱۷	وہ آیات جن میں "یَدْعُوا" کے معنی پکارنے	
	کے نہیں بلکہ عبادت کے ہیں	۱۸۲
۱۸	لُبِّ لُبابِ ندائے غیبیہ	۱۸۶
۱۹	زیارتِ قُبور	۱۸۹
۲۰	عورتوں کا قبرستان میں جانا	۲۰۱
۲۱	آدابِ زیارتِ قبور	۲۰۹
۲۲	زیارتِ روضۂ مقدسہ	۲۱۸
۲۳	سلام	۲۸۰

Marfat.com

تقدیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتابِ ہٰذا ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصنف اپنے دور کے جلیل القدر عالمِ ربانی اور عارفِ حقانی تھے۔ اسمِ گرامی محمد صالح تھا۔ اپنے کلوتے بیٹے محمد بشیر کے نام کی مناسبت سے کنیت ابوالبشیر تھی اور اشعار میں تخلص صوفی اختیار فرماتے تھے۔ آپ انیسویں صدی کے ربع ثالث میں ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میتراں والی میں اپنے دور کے ممتاز عالمِ دین اور باکمال شیخِ طریقت حضرت مولانا مست علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ اسمِ گرامی کے ساتھ علوی بھی لکھا کرتے تھے اس سے متبادر یہی ہوتا ہے کہ آپ خلفہ چہارم حضرت شیر خدا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی غیر فاطمی اولاد سے تھے۔

آپ کے والد ماجد حضرت مولانا مست علی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ زبیریہ میں شیخ المشائخ حضرت باواجی خواجہ نور محمد تیراہی ثم چوراہی قدِّسَ سِرُّہٗ کے مرید وخلیفہ تھے۔ ''انوار تیراہی'' صفحہ ۵۱ مطبوعہ نول کشور لاہور سنِ طباعت

۱۹۱۰ء سے اشارتاً یہی معلوم ہوتا ہے۔اور جواہرِ مجدّدیہ صفحہ ۳۹۹ مطبوعہ فیصل آباد میں صراحت کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت باواجی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے کرام میں شمار کیا گیا ہے لیکن تاریخ مشائخِ نقشبندیہ صفحہ ۴۸۲ مطبوعہ لاہور میں آپ کو باواجی چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے لختِ جگر شیخ المشائخ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی قُدِّس سِرُّہٗ العزیز کے خلفاء میں سے شمار کیا گیا ہے۔ ہر دو اقوال کے درمیان تطبیق کی صورت یہ ہے کہ پہلے آپ نے حضرت باواجی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سلوک طے کر لینے کے بعد آپ ہی سے خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے اور مرشدِ کامل کے وصال کے بعد آپ نے ان کے جانشین حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی تجدید فرمائی اور انھوں نے آپ کو دوبارہ خلافت سے نوازا۔

اپنے مرشدِ برحق حضرت شیخ المشائخ خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ وصال پر آپ نے تاریخی قطعات کہے جو ذیل میں درج ہیں:۔

(۱)

رفت نور محمد ز دنیا
که همه عمرِ خود نه گفته دروغ
مست مسکین هست خادمِ او
سال تاریخ او بگفت فروغ

(۲)

چوں شاہ موحداں رواں شد صد شرك ونفاقها عیاں شد
تاریک شبے زدر درآمد چوں نورِ مُحَمّد از جہاں شد
بے قہر خرد بگفت تاریخ خورشید مجدّدی نہاں شد

حضرت مولانا مست علی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے محمد صادق جوانی کے عالَم میں وفات پا گئے ۔ حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ ان کے چھوٹے صاحب زادے تھے۔ آپ کی عمر صرف تین سال کی تھی کہ والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ یتیم بچے کی پرورش اور تعلیم کا بارِ گراں اُن کی والدہ کے کندھوں پر آن پڑا۔ اس باہمت نیک سیرت خاتون نے ننھے بچے کی تربیت کا حق ادا کر دیا۔ اُن کی تربیت کا ثمر شیریں تھا کہ اُن کا نورِ نظر لختِ جگر آسمانِ علم ومعرفت کا آفتاب ومہتاب بن کر چمکنے لگا اور مخلوقِ خدا اس کے علمی وروحانی فیوض وبرکات سے بہرہ مند ہونے لگی جس کا یک گونہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔

حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ برس کی عمر میں اپنے تایا جان مولانا امیر علی رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجید ناظرہ پڑھا۔ اور پانچویں جماعت تک دنیوی تعلیم حاصل کی۔

بچپن ہی میں آپ نے خواجۂ خواجگان حضرت شیخ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ باولی شریف کے دستِ اقدس پر بیعت کر کے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی طرح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ زبیریہ میں داخل ہوئے اور سلوکِ نقشبندیہ کی تکمیل کے بعد آپ ہی سے خلافت پائی۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں:۔

''یہ فقیرِ پُرتقصیر ایامِ طفولیت میں جناب عمدۃ العلماء زبدۃ الفقراء استاذی و مرشدی حضرت مولانا مولوی غلام محی الدین ابن مجددِ زماں حضرت خواجہ خان عالم ساکن باولی شریف من مضافات گجرات (پنجاب) کے درِ دولت پر حاضر ہو کر بحکمِ نبوی بیعتِ مسنونہ سے شرف یاب ہوا تو دین و دنیا کے مشاغل میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوئی۔ یہاں تک کہ حضور فیض گنجور نے تھوڑے ہی عرصہ میں اس ناچیز کو جبۂ خلافت عطا فرمایا۔'' مسائل العیدین رصفحہ ۱ رمطبوعہ خادم التعلیم پریس لاہور ۱۳۲۳ھ

حضرت خواجہ غلام محی الدین قدس سرہٗ حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد خان عالم رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحب زادے تھے۔ باولی شریف میں آپ چڑھدے والے پیر صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ کیونکہ ان کی رہائش گاہ مبارک اپنے برادرِ اکبر آفتابِ شریعت و طریقت شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد بخش قدس سرہٗ العزیز کی رہائش مبارک سے بجانب مشرق تھی۔ اور وصال کے بعد اپنے والدِ بزرگوار کے مزارِ اقدس کے مشرق کی جانب دفن ہوئے۔ ان کے برادرِ اکبر حضرت خواجہ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ لہندے والے پیر صاحب کے نام سے مشہور تھے۔

Marfat.com

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد سلطانِ عالم نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ مدفون خانقاہِ سلطانیہ کالا دیو آپ ہی کے مرید باصفا تھے۔ جنھوں نے تقریباً بارہ سال تک باولی شریف میں رہ کر بڑی جانفشانی اور مثالی ادب کے ساتھ دن رات اپنے آپ کو اپنے شیخ کی خدمت کے لئے وقف رکھا۔ ان خدماتِ جلیلہ کا صدقہ ہے کہ آج بڑے بڑے کج کلاہوں کے سر آپ کی بارگاہِ عالی کے نام و نسبت کے سامنے خم دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید کی تعلیم جوڑا کرنانہ (ضلع گجرات پنجاب) میں حضرت خواجہ حافظ خواجدین رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ موضع چیچیاں (نزد کھڑی شریف) میں ایک حافظ صاحب جو باعمل، متقی اور متبحر عالمِ دین تھے، سے فقہ کی کچھ کتابیں پڑھیں۔ پھر لاہور میں (استاذ الکل) حضرت حافظ غلام احمد (صدر مدرس دار العلوم نعمانیہ لاہور) سے فقہ حدیث اور تفسیر کی کتابیں پڑھیں۔ حضرت مولانا شیخ محمد عبداللہ ساکن عمر چک نزد لالہ موسیٰ اور مفتی محمد سلیم اللہ لاہور آپ کے ہمدرس تھے۔ (حالات و کرامات خواجہ غلام محی الدین مخطوط صفحہ ۴۵)

آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ چنانچہ میاں محمد صادق قصوری تاریخ مشائخِ نقشبند صفحہ ۴۷۴ مطبوعہ لاہور میں لکھتے ہیں:۔

"شیخ المشائخ حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ نے حصول خلافت

کے بعد جب پہلی بار پنجاب کا تبلیغی دورہ فرمایا اور باولی شریف پہنچے تو آپ (حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ) نے ان کے دستِ اقدس پر بیعت فرمائی۔"

حالات و کرامات خواجہ غلام محی الدین مخطوط صفحہ ۴۵ میں ہے مولانا امام الدین رحمۃ اللہ علیہ سکنہ چک دولت تحریر کرتے ہیں:۔

علمِ ظاہری کے حاصل کرنے کے بعد آپ علمِ باطنی میں متوجہ ہوئے اپنے قبلہ عالم حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے عطیہ حاصل کیا اور حضرت صاحب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت سے مشرف ہوئے اور خواجۂ خواجگان قطبِ زمان خواجہ نامدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔ میاں کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ صاحب زادہ صاحب یعنی مرشدنا و مولانا کو تین خزائن (۱) اپنے قبلہ عالم حضرت والد ماجد سے (۲) حضرت باباجی صاحب تیراہی سے (۳) حضرت خواجۂ خوجگان حضرت نامدار صاحب سے حاصل ہوئے ہیں۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ محمد خانِ عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ ہادی نامدار رحمۃ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ ان کے وصال کے بعد ان کے دیگر خلفائے کرام کی مانند اپنے شیخ کے شیخ حضرت خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ سے تجدید بیعت فرمائی اور دوبارہ ان سے خلافت سے سرفراز فرمائے گئے۔ ان کے فیوض و برکات پورے پنجاب کو محیط تھے۔

Marfat.com

حضرت مولانا مولوی امام الدین رحمۃ اللہ علیہ سکنہ چک دولت ضلع جہلم نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ حالات متفرق طور پر جمع کیے ہیں جس کی ایک نقل مخطوطہ کی صورت میں خانقاہِ سلطانیہ کالا دیو میں ہے اس میں وہ یہ واقعہ درج کرتے ہیں:۔

حضرت (خواجہ) فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ چورے شریف والے اور حضرت باباجی (حضرت خواجہ محمد خانِ عالم باولی شریف) رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ میں ایک دفعہ تشریف لے گئے۔ سیالکوٹ میں مرزا غلام احمد جو بعد میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے مشہور ہوا ایک معمولی کلرک تھا۔ وہ حضرت فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ مجھے بیعت کریں آپ نے فرمایا کل آؤ۔ کل گیا تو آپ نے فرمایا کل آؤ تیسرے دن گیا آپ نے باباجی صاحب کو فرمایا آپ اسے بیعت فرمالیں۔ آپ نے ان کے حکم کے مطابق بیعت کیا مگر فرمانے لگے اس شخص کے سینے میں ایمان کی خوشبو نہیں ہے، اس میں بے دینی کی بو ہے۔ یہ آدمی بیعت کے لائق نہیں تھا۔ باباجی نے اسے بیعت کے بعد جب توجہ دی تو مرزا نے قے کر دی۔ پھر پیش کیا فرمایا میں نے کوئی فرق نہیں رکھا مگر اس کے اندر رب کا نام نہیں سماتا۔ (حالات و کرامات خواجہ غلام محی الدین مخطوط صفحہ ۴۰)

حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ نے انگریزی تعلیم بھی حاصل کی۔اور ۱۸۹۶ء میں اپنے آبائی گاؤں میتراں والی سے لاہور منتقل ہو گئے فکرِ معاش سے فراغت کے لئے آپ نے ریلوے کے محکمہ میں ملازمت اختیار کرلی۔فارغ اوقات میں مختلف علمائے کرام سے دینی علوم پر عبور حاصل کیا جن کے نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکے۔فقہ، تفسیر، حدیث، علم کلام میں مہارت حاصل کرلی۔اس کے بعد قرطاس وقلم سے اپنا رشتہ استوار کرلیا اور یہ رشتہ تازیست برقرار رہا۔

حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف عالمِ دین تھے ان کی ایک کتاب ''مسائل العیدین'' ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں چھپی اس کے دیباچہ میں اپنی تصانیف کے منصوبہ کے متعلق یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

''اگر عمر نے وفا کی تو انشاء اللہ اس قسم کے اتنے رسالے تیار کرنے کا ارادہ ہے جن کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز ہو کر ہزاروں تک پہنچ جائے گی۔''

ایک مکتوب محررہ ۱۹۰۶ء میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

''میں نے ایک سو کتب مختلف مذہبی مضامین پر تیار کی ہیں۔اور حنفی مذہب اور صوفی مشرب کو مدنظر رکھا ہے۔'' (مکتوب بنام مولانا غلام محی الدین دیالوی)

(مخزونہ خانقاہ سلطانیہ کالا دیو جہلم)

اس مکتوب کے بعد آپ پچاس سے زائد سال تک حیات رہے اس طویل عرصہ میں نہ معلوم اس تعداد میں کتنا اضافہ ہوا ہو گا جن تصانیف کے نام معلوم ہو سکے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔	تصورِ شیخ	صفحات	۴۰
۲۔	ضرورتِ شیخ	"	۶۰
۳۔	تاثیرِ کلام	"	۳۲
۴۔	دعا	"	۶۰
۵۔	فضائل الجمعۃ	"	۱۰۰
۶۔	فضائل الصیام	"	۲۰
۷۔	تحقیق لیلۃ القدر	"	۶۰
۸۔	گلدستۂ تصوّف	"	۲۰۰
۹۔	ترغیب الجماعۃ	"	۶۰
۱۰۔	وعیدِ بے نمازاں	"	۱۰۰
۱۱۔	التوحید	"	۴۰۰

یہ تفصیل آپ نے اپنے اس مکتوب میں لکھی ہے جس کا ابھی اوپر تذکرہ ہو چکا ہے۔

جناب پروفیسر آفتاب احمد نقوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی کتاب پردہ کے شروع میں ایک مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں درجِ ذیل کتابوں کے نام درج ہیں:۔

۱۲۔ پردہ

۱۳۔ فقہ نعمانی اردو ترجمہ خلاصہ کیدانی

۱۴۔ فضائلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کتاب چار حصوں میں تقسیم ہے۔

Marfat.com

پہلے حصہ میں یارسول اللہ کہنے کی تحقیق ہے۔ دوسرا حصہ زیارتِ قبور، روضۂ اقدس کی شرعی حیثیت اور علامہ ابن تیمیہ کے نظریات کی تردید پر مشتمل ہے۔

یہ دونوں حصے ایک جلد میں شائع ہوئے ہیں، ان کا مفصل تعارف قارئین آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

تیسرا حصہ حیاتِ انبیاء واولیاء کے بیان میں ہے۔ یہ حصہ الگ جلد میں طبع ہوا۔

چوتھے حصہ میں استمداد وتوسل کا بیان ہے۔ یہ حصہ بھی الگ جلد میں طبع ہوا۔

۱۵۔ نماز حنفی مدلل یہ کتاب کئی اجزاء پر مشتمل ہے۔

۱۶۔ علمِ غیب۔

۱۷۔ مسائل العیدین۔

۱۸۔ قیام امام مہدی حصہ اوّل وحصہ دوم۔

۱۹۔ عامل بنانے والی کتاب۔

۲۰۔ خطبات الحنفیہ۔

۲۱۔ تحفۃ الاحباب فی مسئلہ ایصال ثواب۔

یہ کتاب ادارہ ہذا کی طرف سے چھپ کر مفت تقسیم ہو چکی ہے۔

۲۲۔ جنگِ بلقان۔

۲۳۔ نماز مترجم۔

۲۴۔ سوانح عمری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۲۵۔ سلسلہ اسلام دس حصے۔

۲۶۔ انوار اللمعة فی اسرار الجمعة۔

۲۷۔ احتیاط الظہر۔

۲۸۔ آدابِ سلام۔

۲۹۔ شب برات۔

۳۰۔ مناجات۔

۳۱۔ رسالہ حقہ۔

۳۲۔ آسان تعلیم الاسلام چھ حصے۔

۳۳۔ انسان کامل۔ اسی کتاب یعنی ندائے یارسول اللہ کے صفحہ ۲۴ میں اس کا ذکر حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے خود کیا ہے۔

۳۴۔ منہاج القبول فی آداب الرسول۔ یہ کتاب بھی ادارہ ہذا نے شائع کر کے مفت تقسیم کی ہے۔

آپ اپنی تصانیف خود اپنے اہتمام سے چھپواتے اور پھر انہیں عوام الناس تک پہنچانے کے لئے لاہور میں ایک مکتبہ قائم کر رکھا تھا اس کا نام مکتبہ حنفیہ تھا، جہاں پر اپنی تالیفات کے علاوہ دیگر اداروں کی عربی، فارسی، اردو مطبوعات بھی فروخت کے لئے رکھی جاتی تھیں۔ اپنے ایک مکتوب میں مولانا غلام محی الدین دیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو یوں تحریر کرتے ہیں۔

"اور نیز اگر کوئی دینی وغیرہ کتب عربی، فارسی، اردو وغیرہ مطلوب ہوا

Marfat.com

کرے تو ہمارے کتب خانہ سے طلب فرمایا کریں، ان شاء اللہ دیگر کتب فرشوں سے بارعایت مال بھیجا جائے گا"

حضرت مولانا کے والد گرامی حضرت مولانا مست علی نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ اس وقت انتقال فرمایا جب آپ کی عمر صرف تین سال تھی انھوں نے جی بھر کر اپنے والد گرامی کو دیکھا بھی نہ تھا نہ وہ عمر استفادہ کی تھی، لیکن مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ جب دینی علوم سے کامل طور پر بہرہ ور ہوئے اور انہیں اپنے والد گرامی قدر کی علمی اور روحانی رفعتوں کا علم ہوا تو ان سے گہری عقیدت پیدا ہو گئی، ان کے اخلاقِ عالیہ اور ان کی علمی و روحانی بصیرت کو انھوں نے یوں نظم کی صورت میں خراجِ عقیدت پیش کیا ہے:۔

کیا لکھیں ہم ان کے محاسن کو — کیا لکھیں چھوٹا منہ بڑی ہے بات
تھے وہ شیریں کلام و خندہ دہن — بات تھی ان کی مثل قند و نبات
ہر کسی سے بخندہ پیشانی — مسکرا کر وہ کرتے تھے بات
کاشفِ معنیٔ اصول و فرع — واقفِ کلیات و جزئیات
تھے وہ علامۂ جمیع علوم — تھے وہ فہامۂ جمیع نکات
اوجِ چرخ معانی والفاظ — موجِ بحرِ لغات و اصطلاحات
نکتہ دانِ ضمائر و اَعلام — رمز فہمِ معارف و نکرات

Marfat.com

صدرِ ایوانِ منصبِ تدریس　　شانِ ذی شانِ مُلکِ معقولات
تھے کمالِ جمال کے مصباح　　تھے جمالِ کمال کے مشکات

تحفۃ الاحباب فی مسئلہ ایصال الثواب کی اولین اشاعت کے صفحہ ۲۰۳ پر ان کے لئے یہ وقیع القاب انہوں نے ذکر فرمائے ہیں:۔

"قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، مظہرِ الطاف رحمانی، مصدر معارفِ صمدانی قدوۃ الواصلین، عمدۂ کاملین، ماہرِ علومِ شرعیہ، واقفِ فنون اصلیہ وفرعیہ، عالم، عامل، واعظِ خوش تقریر، ناصحِ سراپا تاثیر حضرت مولانا مست علی نقشبندی مجدّدی نوری۔ طاب اللّٰہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔

رَبِّ اَدْخِلْهُ جَنَّةَ الْمَاْوٰى　　خَالِدًا فِى الْقُصُوْرِ وَالْغُرَفَاتِ
مَوْتُهٗ كَانَ ثُلْمَةً فِى الدِّيْنِ　　اِنَّهٗ قَالَ شَافِعٌ لِّعُصَاتِ

دینی مدارس کے طلباء پر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہت شفقت فرمایا کرتے تھے جامعہ حنفیہ سیالکوٹ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے طالبِ علمی کے زمانہ کی، جب وہ حزب الاحناف لاہور میں زیر تعلیم تھے، یاداشتوں کو یوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ اکثر حزب الاحناف آیا کرتے تھے طلباء کو اپنے ساتھ لے جاتے ان کی مالی امداد واعانت فرماتے، انھیں پُر تکلف کھانے کھلایا کرتے۔

Marfat.com

ان سے یوں بھی

روایت فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ کبھی گھر میں کھانا پکواتے، خدام سے اٹھوا کر حزب الاحناف لاتے اور طلباء کو کھلایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً نوے برس کی عمر گزار کر اگست ۱۹۵۹ء میں وصال فرمایا اس وقت آپ لاہور ہی میں مقیم تھے، وفات کے وقت ان کے اکلوتے بیٹے میاں محمد بشیر، ایم، اے، بعارضہ قلب ہسپتال میں داخل تھے، ان کی مخدوش حالت کے باعث ان کو والد ماجد کی وفات سے باخبر کرنا مناسب نہ سمجھا گیا، اور لاہور ہی میں ان کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

دو سال بعد ۱۹۶۱ء میں ان کی میت کو ان کے آبائی گاؤں میتراں والی کی مسجد کے احاطہ میں منتقل کر دیا گیا، جہاں آپ کے والد ماجد حضرت مولانا مست علی نقشبندی مجددی نوری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے برادرِ محترم حضرت مولانا محمد صادق صاحب کی قبور تھیں، یہ قبور جامع مسجد کے صحن کے شمال مغربی کونے میں ہیں، قبور کی ترتیب مشرق سے مغرب کی طرف یوں ہے:۔

۱۔ مولانا مست علی رحمۃ اللہ علیہ ۲۔ مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ

قبور پختہ ہیں اور سادگی کا مرقع ہیں، دنیا کی بے ثباتی اور بے وفائی کا آئینہ ہیں سرہانے کے کتبوں سے زائر کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ان قبور میں کتنی باعظمت ہستیاں

Marfat.com

آسودہ ہیں۔کاش ان کی اولاد یا عقیدت مندوں سے کوئی ان کے سرہانے ایسے کتبہ جات نصب کرادے کہ زائرکوان مدفونین کے بارمیں کچھ تعارف ہو جائے۔اور فاتحہ پڑھ کران کے فیوض و برکات سے متمتع ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں دینِ متین کا درداور اہلِ اسلام کے ساتھ ہمدردی اور شفقت کا جذبہ وافر مقدار میں ودیعت فرما رکھا تھا، جب کبھی گمراہ لوگوں کو اپنے باطل عقائد کی اشاعت میں سرگرم عمل ملاحظہ فرماتے تو آپ کا دل کڑھتا ایک جگہ اس کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

”برادران احناف آپ زمانہ کی رفتاراور دیگر مذاہب کی اشاعت کی طرف توجہ کریں کہ وہ کیسی سرگرمی اور جان کاہ کوششوں سے اپنے عقائدِ باطلہ کی اشاعت کر رہے ہیں کہ آئے دن ہم میں سے کتنے ہی اشخاص نکل کران کے ہم خیال ہورہے ہیں۔“ (تحفۃ الاحباب صفحہ ۲ طبع اوّل)

آپ رحمۃ اللہ علیہ قرطاس وقلم اورتحریر کی دیرپا تاثیر سے بخوبی آگاہ تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ نے اُس زمانے میں اہلِ سنت کے لٹریچر کی کمی پورا کرنے کی بھرپورکوشش فرمائی جب کہ عام علمائے کرام باطل نظریات کے خلاف تقاریر اوران کے حاملین سے مناظروں کو کافی وشافی خیال کرتے تھے،اس کے لئے آپ نے سینکڑوں تصانیف یادگار چھوڑیں،ان میں صرف چند ایک زیورِطبع سے آراستہ ہوسکیں،اور باقی مرورِزمانہ کے ساتھ ساتھ معدوم ہوتی گئیں۔

Marfat.com

آپ کی ہر تالیف میں اثباتِ دعوی میں ایسے دلائلِ قاہرہ اور مخالفین کے اعتراضات اور شکوک وشبہات کی تردید میں ایسے شافی جواب ہیں کہ اپنوں کی آنکھیں اس کے مطالعہ سے ٹھنڈی اور دل اطمینان پذیر ہو جاتا ہے۔اور مخالفین کے اعتراضات تارِ عنکبوت معلوم ہونے لگتے ہیں،ان کے لئے اعتراف حق یا کم از کم خاموشی کے بغیر چارہ باقی نہیں رہتا،آپ کے مابعد کے مصنفین ،محققین،علماء، واعظین ،مناظرین اور مبلغین آپ کی تصانیف سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔

حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے شیخِ طریقت حضرت خواجہ غلام محی الدین باولی شریف رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ کے بارے میں بہت حساس طبیعت کے حامل تھے، بدعتی فرقوں مثلاً غیر مقلد وہابیہ دیوبندیہ اور شیعہ وغیرہ سے شدید نفرت رکھتے،ان کے ساتھ سلام کلام کے روادار نہ تھے،بالخصوص شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے مرتکب وہابیہ فرقہ کے معاملہ میں وہ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار کی عملی تصویر تھے۔حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے شیخِ کامل کی اتباع میں اسی صفت سے موصوف تھے ،مخالفین کی شانِ رسالت میں گستاخیوں اور اہلِ سنت کی خوابِ غفلت اور کم کوشی پر اپنے دردِ دل کا اظہار یوں فرماتے ہیں:۔

آج محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ادبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ سرد پڑ چکا ہے آج دشمنانِ اسلام ، ناموسِ رسول پر گستاخانہ تعدی کرتے ہیں تو شاذ و نادار ہی کوئی اکا دکا عاشقِ رسول ہی باز پرس کے لئے جان ہتھیلی پر لے کر

Marfat.com

نکلے ورنہ کافّہ اُمت پر عافیت پسندی کی غنودگی طاری ہے کہ اس خارزار میں قدم رکھنے کی جرأت ہی نہیں رہی۔ (منہاج القبول صفحہ ۱۵ طبع جدید)

"الغرض حضرت مولانا محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ جہاں ایک عظیم المرتبت شیخ طریقت اور باکمال ولی تھے وہیں ایک جید عالم اور وسیع النظر مصنف بھی تھے، ہر میدان میں ان کے باقیات صالحات امتِ مرحومہ کی راہنمائی کا کام دیتے رہیں گے۔" ان شاء اللہ المولی العزیز۔

حضرت مجدد الف ثانی قُدِس سرّہ العزیز کے زمانہ مبارک سے لے کر حضرت شاہ ولی اللہ اوران کے صاحب زادگان حضرت شاہ عبدالعزیز حضرت رفیع الدین اور حضرت شاہ عبدالقادر رحمہم اللہ تعالیٰ کے زمانہ تک برصغیر پاک و ہند تک کے مسلمان دوگرہوں میں منقسم رہے۔ ۱۔ اہل سنت و جماعت ۲۔ شیعہ

اسی دوران انگریزوں کی تجارتی اغراض سے آئی ہوئی جمعیت ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنے قدم جمالئے اور ہندوستان کے خاصے بڑے رقبے پر اپنی حکومت قائم کرلی، مفتوحہ علاقوں میں اپنا قبضہ مضبوط تر کرنے اور مزید علاقوں کو اپنی قلمرو میں شامل کرنے کے نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے انگریزوں نے تقسیم کرو حکومت کرو کا اصول اپنا رکھا تھا، جو ان کے مقصد کے حصول کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوا۔

Marfat.com

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کو برصغیر میں اعلیٰ وارفع علمی وروحانی مقام حاصل تھا۔ مسلمانِ اہلِ سنت و جماعت کی بدنصیبی کہ اسی خاندان سے مولانا شاہ اسماعیل دہلوی کا ظہور ہوا جن کی طبیعت پر محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات کا افسوں ایسا چلا کہ ان کا ظاہر و باطن اسی رنگ میں رنگا گیا۔ ان کی تصنیف ''تقویۃ الایمان'' اہلِ سنت و جماعت کے پاکیزہ اور وسیع اور پُرسکون سمندر میں ایک گراں بار پتھر کے گرنے کے مشابہ تھی، جس سے توحید الہیہ کے نام پر بارگاہِ نبوی کے احترام واکرام میں کمی بلکہ گستاخیوں کے حلقے پیدا ہوتے گئے، گردشِ زمان کی بادِ مخالف نے ان حلقوں کی تندی اور شدت میں آئے دن اضافہ ہی کیا، اس کتاب کی اشاعت کے نتیجہ میں اہلِ سنت و جماعت میں باہمی اختلاف کی خلیج کو آئے دن وسیع ہوتا دیکھ کر انگریزوں نے اسے اپنے لئے مفید مطلب پایا، چنانچہ اس کا انگریزی ترجمہ کرا کے انگلستان سے شائع کیا۔ ملکِ خداداد کے معروف محقق اور ممتاز تاریخ دان اور کئی کتابوں اور مقالوں کے مصنف پروفیسر منظور الحق صدیقی اس تاریخی حقیقت کی نقاب کشائی یوں کرتے ہیں:۔

''۱۸۲۳ء میں برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت نے قدیم دلی کالج کو پھر سے چلانے کا فیصلہ کیا، اس کالج میں تمام مضامین اردو میں پڑھائے جاتے تھے، ۱۸۲۷ء میں ایک جماعت کھولی جس میں انگریزی ایک مضمون کے طور پر پڑھائی جانے لگی، پہلے سال اس جماعت میں چھ طالب علموں نے داخلہ لیا۔ موہن لعل،

Marfat.com

شہامت علی، جواہر لعل، رام کشن، ہادی حسن اور سیو پرشاد۔ ان میں سے پہلے دو مختلف اوقات میں حسن ابدال آئے۔ موہن لعل کا صفحاتِ گذشتہ میں ذکر ہو چکا ہے، شاہ اسماعیل شہید بالاکوٹ کی کتاب تقویۃ الایمان کا انگریزی میں ترجمہ شہامت علی نے کیا جو لندن سے ۱۸۵۲ء میں شائع ہوا۔"

(تاریخ حسن ابدال صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶ ادارہ تحقیقات پاکستان، دانش گاہ پنجاب لاہور)

ظاہر ہے کہ تقویۃ الایمان کے انگریزی ترجمہ کی اشاعت سے غرض انگریزوں کے اپنے عقائد کی اصلاح تو ہرگز نہ تھی، اس کا مقصد صرف اردو زبان سے ناواقف انگریز دانش وروں کو ایک معتبر دستاویز مہیا کرنا تھا جس کو استعمال کر کے مسلمانوں کے مابین اختلاف کو وسیع تر کر کے اپنے گھناؤنے اور مذموم مقاصد کو جلد از جلد حاصل کر لیں چنانچہ انہوں نے اسے ایسے مکارانہ طریقوں سے استعمال کیا کہ اختلاف کی یہ خلیج آج تک وسعت ہی اختیار کرتی چلی جارہی ہے۔

تقویۃ الایمان اہلِ اسلام کے علمِ کلام، مجادلہ اور مناظرہ کے بالکل نئے اور اچھوتے باب کے اضافہ کا باعث بنی، اس باب کے بے شمار ضمنی موضوعات پر آج تک جس قدر طرفین میں اعتراضات اور ان کے جوابات کے سلسلہ میں جو چھوٹی بڑی کتابیں اور رسالے تصنیف ہوئے ان کی تعداد سینکڑوں بلکہ ہزاروں میں ہوگی، مناظروں، مجادلوں اور تقاریر کی تعداد کا کوئی حساب کتاب نہیں، اس سلسلہ میں اٹھنے والا خرچ اور اس میں استعمال ہونے والی ذہنی کاوشوں کا کوئی شمار نہیں۔

زیرِ نظر کتاب سلف صالحین کے معمولات وعقائد پر اسماعیلی گروہ یعنی وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ کے اعتراضات وشکوک وشبہات کے رد میں تحریر کی گئی ہے، اس کتاب کے دو حصے ہیں پہلا حصہ ندائے یارسول اللہ کے جواز اور دوسرا حصہ زیارتِ قبور کے جواز واستحسان کے اثبات میں ہے۔

پہلے حصہ میں نداء کی مختلف اقسام اور ان کے تفصیلی احکام اور ان احکام کے اثبات میں قرآن وحدیث اور سلف صالحین کے فرمودات ومعمولات کو نہایت ہی جامع اور منظم انداز میں پیش کیا ہے، اور دوسرے حصہ میں زیارتِ قبور اور بالخصوص بارگاہِ نبوی کی حاضری کے بارے میں مخالفین کے اعتراضات کے تار پود کو دلائلِ قاہرہ سے ھباء منثورا کردیا گیا ہے، زیرِ بحث مسائل کا کوئی پہلو تشنۂ تکمیل نظر نہیں آتا۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی وسعتِ نظر کو داد دیئے بغیر رہا نہیں جاسکتا، اندازِ تحریر انتہائی سلیس اور سادہ ہے، عام فہم تحریر کی بدولت کم سواد افراد کی مطالب تک رسائی بھی ممکن نظر آتی ہے، بیان کا انداز مناظرانہ اور مجادلانہ نہیں بلکہ حکیمانہ اور مصلحانہ ہے جو موافق اور مخالف ہر دو کے لئے دعوتِ فکر کا حامل ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں یہ کتاب دو دفعہ زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی، پہلے مختصر انداز میں اور پھر تفصیلی انداز میں اور عرصہ سے نایاب تھی، ایسی کتابوں کا عام ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

Marfat.com

دعا یہ ہے کہ وہ الرحم الراحمین ذات اپنے محبوب بندوں کے طفیل ادارہ مظہر علم کے کارکنان کو علم اور عمل میں اخلاص نصیب فرمائے اور ادارہ کو مزید اعلیٰ سے اعلیٰ علمی فتوحات سے نوازے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

محمد علیم الدین نقشبندی عفی عنہ

۳ ربیع النور ۱۴۲۶ھ

۱۳ اپریل ۲۰۰۵ء

یوم الاربعاء

ندائے یارسول اللہ ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۔ وَشَرَّفَهُ عَلٰی سَآئِرِ الْاَنْوَاعِ بِنُوْرِ الْعِرْفَانِ ۔ وَمَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْهَدَاهُمْ سَبِیْلَ خَیْرِ الْاَدْیَانِ ۔ بِاِرْسَالِ حَبِیْبِهٖ وَرَسُوْلِهٖ سَیِّدِ الْاِنْسِ وَ الْجَآنِّ ۔ مُحَمَّدٍ دَاعِی التَّوْحِیْدِ وَالْاِیْمَانِ مَاحِی الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِیْنَ نَصَرَهُمُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ خَالَفَهُمْ بِالْحُجَجِ وَ الْبُرْهَانِ ۔ وَعَلٰی تَابِعِیْهِمْ وَتَبْعِ تَابِعِیْهِمْ وَفُقَهَآئِهِمْ وَمُحَدِّثِیْهِمْ خُصُوْصًا نِ الَّذِیْنَ فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِرُتْبَةِ الْاِجْتِهَادِ وَاسْتِنْبَاطِ الْمَسَآئِلِ مِنَ السُّنَّةِ وَالْفُرْقَانِ ۔ وَکَثَّرَ جُنُوْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ بِمُتَابِعِیْهِمْ فِی الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ وَاَکْثَرِ الْبُلْدَانِ ۔ خُصُوْصًا اَتْبَاعَ اِمَامِ الْاَئِمَّةِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ النُّعْمَانِ ۔ وَکَسَّرَ شَوْکَةَ الْفِرْقَةِ الْمُبْتَدِعَةِ فِیْ سَآئِرِ الْاَزْمَانِ بِالْخِذْلَانِ وَالْحِرْمَانِ ۔ مَااخْتَلَفَ الْمَلَوَانِ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانِ ۞

Marfat.com

کس کا منہ ہے جو ثنا خواں ہو تمہارا یا رسول
مدح میں ہے آپ کی قرآن سارا یارسول [1]

انبیاء جتنے ہوئے پیدا بجا ہیں سب مگر
سب سے افضل ہے تمہاری شانِ والا یارسول [1]

آپ کو ختم الرّسل حق نے کہا اِس واسطے
آپ کے بعد اب کوئی مُرسَل نہ ہوگا یارسول [1]

معجزہ مشہور ہے کونین میں یہ آپ کا
ماہ کو دو کر کے پھر اِک جا ملایا یارسول [1]

جسمِ والا پر کبھی مکھی نہ بیٹھی آپ کے
بار ہا کرتا تھا سر پر ابر سایہ یارسول [1]

عطر و عنبر کو کہاں ایسی بھلا خوشبو نصیب
آپ کا تھا غیرتِ عنبر پسینہ یارسول [1]

جن گلی کوچوں سے تھے تشریف لے جاتے حضور
تین دن رہتی تھی پُر خوشبو سے وہ جا یارسول [1]

بس کہ جسمِ پاک و اطہر تھا سراپا نور کا
اس لئے اُس کا زمین پر تھا نہ سایہ یارسول [1]

---

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

Marfat.com

ایک دو دس بیس باتیں ہوں تو ہم کردیں بیاں
آپ نے جو حق سے چاہا وہ ہے پایا یارسول ؐ[1]
ہے بھروسہ ہم کو دوزخ سے تمہیں لو گے بچا
ہم کو بے شک آپ ہی کا ہے سہارہ یارسول ؐ[1]
نارِ دوزخ سرد ہو گی اس بشر پر بالیقین
آپ کو جس نے محبت سے پکارا یارسول ؐ[1]

مُدتِ مدید سے میرے دل میں یہ خواہش تھی کہ اختلافی مسائل کے ہر ایک عنوان پر ایسے جامع مضامین سلیس اردو میں لکھے جائیں کہ جس سے عوام النا س اور کم عِلم لوگوں کے شکوک اور شبہات رفع ہو جائیں تا کہ اُن کو پھر کسی اور کتاب کو دیکھنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر مُخالِف اور مُوافق رسالوں کا مُطالعہ کرنے کے بعد قولِ فیصل پر لکھنا شروع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تھوڑے ہی عرصہ میں چند مشہور معرکۃ الآرا اختلافی مضامین تیار ہو گئے۔

چنانچہ ان میں سے مفصلہ ذیل مضامین شائع کر دیئے گئے:۔

(۱) ندائے یارسول اللہ ﷺ (۲) حیات الانبیاء والاولیاء (۳) علمِ غیب رسول ﷺ (۴) اسلامی پردہ (۵) آدابِ رسول ﷺ (۶) ایصالِ ثواب (۷) عملیات وتعویذات۔

---

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

Marfat.com

سب سے پہلے میں نے رسالہ ندائے یارسول اللہ ﷺ شائع کیا تھا، اس میں حیات الانبیاء والاولیاء اور امداد واعانت کا مضمون بھی مختصر لکھا گیا تھا، بعد میں حیات الانبیاء والاولیاء کے مضمون کو بڑھا کر علیحدہ شائع کر دیا، اب جب کہ ہر دو رسالہ نایاب ہو گئے تو دوبارہ چھاپنے کا ارادہ کیا، اس لئے ان مضامین کو نئے سرے سے لکھنا شروع کیا اور بہت سے اضافہ جات کر کے چار حصوں میں منقسم کر دیا:۔

حصّۂ اول ندائے یارسول اللہ ﷺ حصّۂ دوم زیارتِ قبور

حصّۂ سوم حیات الأنبیاء و الأولیاء

حصّۂ چہارم استمداد و توسُّل۔

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝

ابوالبشیر محمد صالح بن حضرت مولانا مست علی مجددی۔

بمقام میتراں والی۔ ضلع سیالکوٹ (پاکستان)

Marfat.com

ندائے غائب پر مانعین کے اعتراضات

ندائے غیبیہ پر منکرین اور مانعین بالعموم مفصلۂ ذیل اعتراضات کرتے کیا ہیں:۔

صرفی نحوی دلائل

(۱) کلمۂ یا حاضر کے واسطے مختص ہے۔ لہذا اِس کو غائب کے لئے استعمال کرنا خلافِ شرع اور خلافِ قواعدِ زبان ہے۔

(۲) کلمۂ یا صرف حاضر (موجود) زندہ کے واسطے ہی استعمال کرنا صحیح ہے، مُردہ کے واسطے جائز نہیں، خواہ نبی ہو، یا ولی۔

(۳) کلمۂ یا سے اِستمداد بھی مقصود ہوتی ہے، اس لئے غیرُ اللہ سے مدد مانگنا ممنوع اور شرک ہے خواہ نبی ہو، یا ولی، زندہ ہو یا مردہ۔

اِن اعتراضات کی تائید میں ذیل کی آیات اور احادیث اِستِدلالاً پیش کی جاتی ہیں:۔

قرآنی دلائل

(۱) لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ط وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَايَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَاهُوَ بِبَالِغِهٖ ط وَمَادُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّافِيْ ضَلَالٍ ○ (سورۃ الرعد / رکوع / ۲)

ترجمہ:۔ اُسی کا پکارنا حق ہے اور جن بتوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ اُن

کی حاجت پر بالکل نہیں پہنچتے، مگر جیسے کوئی پھیلا رہا ہے اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف کہ پانی آپہنچے اُس کے منہ تک حالانکہ وہ اس تک پہنچنے والا نہیں اور کافروں کی جتنی پکار ہے سب گمراہی ہے۔

(۲) وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَاتَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا ٥

ترجمہ:۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، پس نہ پکارو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو۔(سورۃ الجن/ رکوع /۱ آیت۱۸)

(۳) وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّايَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ٥

(سورۃ الاحقاف/ رکوع /۱/ آیت ۵)

ترجمہ:۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اُسے جواب نہ دیں، اور اُن کو اُن کے پکارنے تک کی خبر نہیں۔

(۴) فَاِنَّكَ لَاتُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَاتُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ٥ (سورۃ الروم/ رکوع ۵/آیت/۵۲/ سورۃ النمل/رکوع ۲ آیت/۸۰)

ترجمہ:۔ تو نہیں سُنا سکتا مُردوں کو اور نہیں سُنا سکتا بہروں کو پکارنا، جب کہ وہ رو گردانی کریں منہ پھیر کر۔

(۵) وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَايَنْفَعُكَ وَلَايَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ٥(سورہ یونس رکوع ۱۱ آیت۱۰۶)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی ایسی چیز کو نہ پکارو جو تمہارے نفع نقصان کی مالک نہ

Marfat.com

ہو، اگر کیا تو ظالموں سے ہو جاؤ گے۔

(۶) فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا ۝ (سورۃ الجن رکوع ۱ آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کو مت پکارو۔

(۷) وَلَاتَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ م (سورۃ القصص رکوع ۹ آیت ۸۸)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو معبود مت پکار۔

حدیثی دلائل

(۱) اِذَااسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاِذَادَعَوْتَ فَادْعُوْا اللّٰهَ۔

ترجمہ:۔ جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگ اور جب تو پکارے تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ أَیُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَاللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّاوَّهُوَخَلَقَكَ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ:۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کونسا گناہ بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک؟ فرمایا یہ کہ تو پکارے کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرح کا ٹھہرا کر اور حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے تجھے پیدا کیا۔

(مشکوۃ)

Marfat.com

(٣) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِی، کتاب الدعوات رقم ٣٦٠٢)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنی سب حاجتیں اپنے پروردگار سے مانگے حتیٰ کہ نمک بھی اُسی سے مانگے، اور جوتی کا تسمہ جب ٹوٹ جائے تو وہ بھی اُسی سے مانگے۔ (مِشکٰوۃ)

نتیجہ

اِن آیاتِ مُتبرکہ اور احادیثِ نبویہ سے ثابت ہُوا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو پکارنا نہیں چاہیئے، خواہ وہ نبی ہو، یا ولی، نہ ہی گھروں میں، نہ ہی مساجد میں، اور نہ ہی کسی اور جگہ میں، اور نہ ہی زندہ کو، اور نہ ہی مردہ کو۔

اعتراضات کے جوابات

معیارِ صداقت

سب سے پہلے میں اُن اُصول اور قوانینِ دینِ اسلام کی طرف توجّہ دلانا مناسب سمجھتا ہوں جن سے تمام مسائلِ دینیہ کو ثابت کیا جاتا ہے۔اور ندائے حاضر وغائب کے مسئلہ کو بھی انہی مُسلّمہ اُصول سے ثابت کیا جائے گا تاکہ منکرین کے لئے اِتمامِ حُجت ہو۔

اُصولِ دین

(۱) قرآنِ مجید (۲) احادیثِ نبویہ

(۳) قیاسِ مجتہدین (۴) اجماعِ اُمّت۔

ان چاروں اصول کے اثبات کے دلائل و براہین پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) قرآنِ مجید کے اُصولِ دین ہونے کی دلیل:۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحديث۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ كِتَابُ الصَّلٰوة رقم ۲۰۰۵)

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے، اَمّا بعد: پس بے شک اچھا کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن) ہے،اور اچھا طریقہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ (مشکوۃ)

Marfat.com

(۲) حدیث شریف کے اُصولِ دین ہونے کی دلیل

عَنِ الْعِرْبَاضِ بِنْ سَارِیَةَ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ الخ ۔ (رَوَاہُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِی)

ترجمہ:۔ حضرت عِرْباض ابن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ پس لازم پکڑو تم میری سُنّت کو، اور خلفائے راشدین ہدایت یافتگان کی سُنّت کو۔ (مشکوٰۃ)

(۳) اجماعِ اُمّت کے اُصولِ دین ہونے کی دلیل

(۱) اللہ تعالیٰ سورۃ النساء رکوع ر۱۷میں ارشادفرماتا ہے:۔

وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ ط وَسَآءَ تْ مَصِیْرًا ۝ (سورۃ النساء رکوع ۱۷ آیت ۱۱۵)

ترجمہ:۔ اور جو شخص (جمہور) مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلے گا ہم اُس کو اُسی طرف متوجہ کر دیں گے جدھر وہ متوجہ ہوگا، اور اُس کو جہنّم میں ڈال دیں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے۔

(۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَایَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِی)

Marfat.com

ترجمہ:۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ جمع نہیں کرے گا میری اُمّت کو گمراہی پر، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر، اور جو شخص منفرد رہے وہ جہنم میں جائے گا۔ (مشکوۃ)

(۴) قیاسِ مجتہد کے اُصولِ دین ہونے کی دلیل

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِیْ لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ فِیْ غَزْوَةِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ فَأَهْلِکَ فَتَیَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ بِأَصْحَابِی الصُّبْحَ فَذَكَرُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عَمْرُو! أَصَلَّیْتَ بِأَصْحَابِکَ وَ اَنْتَ جُنُبٌ؟ فَأَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ مَنَعَنِیْ مِنَ الْاِغْتِسَالِ وَقُلْتُ اِنِّیْ سَمِعْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ؛ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ۰ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا۰ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد)

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے غزوۂ ذات السلاسل میں ایک جاڑے کی رات میں اِحتلام ہوا، پس مجھے خوف ہوا کہ اگر میں نے غُسل کیا تو سردی سے مرجاؤں گا، پس میں نے تیمّم کیا، اور نمازِ صبح کی جماعت کرادی۔ تو یہ بات اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں بیان کردی، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا تم

Marfat.com

نے اپنے ہمراہیوں کو نماز پڑھا دی بحالے کہ تُم جنبی تھے؟ تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ بات عرض کی جس نے مُجھ کو غسل سے روکا تھا، اور اِلتماس کی کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ حُکم سُنا ہے:۔ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا :۔ کہ تُم اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ تُم پر مہربان ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سُن کر تبسُّم فرمایا، اور کچھ نہ کہا۔ (مِشکوٰۃ)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش آمدہ ضرورت میں قرآنِ مجید پر قیاس کر کے ایک حُکم اخذ کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو جائز رکھا۔

(۲) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاہُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ أَشُقُّہٗ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَاتَفْعَلْ رَحِمَکَ اللّٰہُ هُوَابْنُهَا فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغْرٰی۔

(رَوَاہُ الْبُخَارِی وَالْمُسْلِمْ، کتاب الاقضیہ باب اختلاف المجتهدین رقم نمبر ۴۴۹۵ ص ۷۶۲)

Marfat.com

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو عورتیں تھیں، اُن کے ساتھ اُن کے دو شیر خوار بیٹے تھے بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا، تو وہ عورت دُوسری سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا۔ لیکن اُس نے کہا نہیں تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا۔ یہ دونوں جھگڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس فیصلہ کروانے کے لئے آئیں اُنہوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا۔ پھر وہ دونوں حضرت سُلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آئیں اور اُن کو حال سُنایا۔ آپ نے فرمایا کہ چُھری مُجھ کو دو تا کہ میں اس لڑکے کو آدھا آدھا کاٹ کر اِن کو دوں۔ تو چھوٹی عورت نے کہا اللہ تعالیٰ تُجھ پر رحم کرے ایسا نہ کرو، وہ لڑکا بڑی عورت کا ہے (یعنی میں دعویٰ نہیں کرتی دوسری کو دیجئے) اِس پر حضرت سُلیمان علیہ الصلوۃ والسلام نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا۔ (مِشکوۃ)

حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسّلام نے چھوٹی عورت کو اِس واسطے دلایا کہ اُس کو درد آیا اُس نے لڑکے کا کاٹنا گوارہ نہ کیا، تو معلوم ہوا کہ وہ لڑکا اُسی کا تھا، اور اگر بڑی عورت کا ہوتا تو وہ اُس کے کاٹنے پر راضی نہ ہوتی۔

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہوں تو حاکم کو قرائن اور قیاس پر عمل کرنا چاہئے۔

غرض اجماع وقیاس کی مشروعیت پر بے شُمار آیات واحادیث شاہد ہیں، جو منکرینِ اجماع وقیاس پر حجت ہیں، بخوفِ طوالت صرف چند دلائل پر اکتفا کیا، جن

Marfat.com

سے صرف اِس قدر مقصود ہے کہ ندائے غیب و حاضر اِن دلائل سے ثابت ہے جو عند الشّرع حجت ہیں اور بس۔

شاہ عبدالعزیز محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ان چار اصولوں کو ماننا

شاہ عبدالعزیز محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیرِ عزیزی
سورۃ البقرۃ کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں:۔

در ایں جا باید دانِست که اُصُولِ احکام چهار چیز اند! کتاب وسُنّت واجماع و قیاس : زیرا آن که بعض احکامِ دین از کتاب ثابِت شده مثل۔ نماز و روزه و زکٰوة ،وحُرمتِ خنزیر و حلتِ گاؤ۔ ومانندِ آں۔ وبعض از قول وفعلِ پیغمبرعلیه الصلوة والسلام که آں را سُنّت نامند ، مثل نمازِ جنازه وحُرمتِ خر واستر ومانندِ آں۔ وبعض باجماعِ مُجتهِدینِ اُمّت ، مثل حُرمتِ بیعِ کنیزك که از مالِکِ خود فرزندے آورده باشد۔ وحُرمتِ جمع درمیانِ دو خواهر دروطی بملکِ یمین۔ وبعض بقیاسِ ظاهر که غیر منصوص را بر منصوص قیاس کرده باشند ، مثل حُرمتِ سود بگرفتن در فلوس وتنگها ،که صریح مُلحِق بزر و سِیم مے شود۔ الخ.

ترجمہ:۔ اِس جگہ جاننا چاہیئے کہ اُصولِ احکام چار چیزیں ہیں، قرآنِ مجید، سُنّت، اجماع، قیاس، کیوں کہ بعض احکامِ دین کتابُ اللہ سے ثابت ہیں، مثلاً نماز، روزہ،

Marfat.com

زکوٰۃ، اور سور کی حُرمت اور گائے وغیرہ کا حلال ہونا۔ اور بعض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول وفعل سے کہ ان کا نام سُنت ہے، مثلاً نمازِ جنازہ اور حُرمتِ گدھا و استر[1] وغیرہ۔ بعض مجتہدینِ اُمت کے اجماع سے مثلاً؛ حُرمتِ بیع لونڈی کی کہ مالک اپنے سے اُس کے اولاد ہوئی ہو، اور حُرمت جمع کرنے دو بہنوں کی کہ اُس کی مِلک میں ہوں وطی کرنے میں۔ اور بعضِ احکام ساتھ قیاسِ ظاہر کے کہ غیر منصوص کو منصوص پر قیاس کیا ہو، مثلاً حُرمت سود لینے کی پیسوں اور ٹکوں میں کہ ظاہر میں ملحق سونے چاندی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ الخ

---

[1] خچر

Marfat.com

مُطلق ندا اور اُس کی اَقسام مع تشریح

کسی کو پُکارنا یا ندا کرنا چار طرح پر ہوسکتا ہے۔

(۱) زندہ کو قریب سے پُکارنا (۲) زندہ کو دُور سے پُکارنا ۔

(۳) مُردہ کو قبر پر پُکارنا (۴) مُردہ کو ہر جگہ سے پُکارنا۔

قریب دو طرح پر ہوتا ہے، ایک مَرئی دوسرا غیر مَرئی، لہٰذا زندہ کو قریب سے پُکارنا دو طرح پر ہے ایک تو مَرئی کو بالمواجہہ بچشمِ خود دیکھ کر پُکارنا، دُوسرا غیر مَرئی کو بغیر دیکھے غائبانہ پُکارنا۔

زندہ (مَرئی) کو قریب سے پُکارنا

زندہ کو بالمواجہہ اور قریب سے ندا کرنا یا پُکارنا یہ ہمارا روزمرہ کا معمول ہے، مثلاً :۔ اے فُلاں! علاوہ اِس کے قرآنِ مجید میں متعدد جگہ اِس ندا کا ثبوت پایا جاتا ہے۔

قرآنی دلائل

چنانچہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا فرماتا ہے:۔

(۱) يَـآأَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّـآ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ (سُورۃ الأحزاب رکوع ۶)

ترجمہ:۔ اے نبی (مکرّم) ہم نے بھیجا ہے آپ کو (سب سچائیوں کا) گواہ بنا کر، اور

Marfat.com

خوشخبری سنانے والا، اور بروقت ڈرانے والا، اور دعوت دینے والا اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے اذن سے، اور آفتاب روشن کردینے والا۔

(۲) يَـآأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗ أَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ (سُوْرَةُ الْمَزَّمِّل)

ترجمہ:۔ اے چادر لپیٹنے والے رات کو (نماز کے لیے) قیام فرمایا کیجیے مگر تھوڑا یعنی نصف رات یا کم کرلیا کریں اس سے بھی تھوڑا سا۔

(۳) يَآأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ اے چادر لپیٹنے والے۔ (سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر)

(۴) يَآأَيُّهَا الرَّسُوْلُ ۔ اے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ملائکہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا فرماتے ہیں، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:۔

حدیثی دلائل

(۱) حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بشکلِ انسان جسم ہوکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا:۔

يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِىْ عَنْ دِيْنِ الْاِسْلَامِ۔

اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ (مِشْكٰوة)

Marfat.com

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا فرماتے:۔

(۲) حضرت سُفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے:۔

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا أَسْئَلُ عَنْہُ أَحَدًا بَعْدَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ ۔

ترجمہ:۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مُجھے اسلام کے مُتعلّق ایسی ہدایت فرمائیے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اِس کے متعلّق کسی سے کچھ پُوچھنے کی مُجھے ضروت نہ پڑے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کہو میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اِس پر قائم رہو۔ مِشکٰوۃ)

زندہ غیر مَرئی کو قریب سے پُکارنا

بعض اوقات غیر مَرئی کو اِعتِقاداً پُکارا جاتا ہے، مثلاً:۔ رجال الغیب (یعنی ملائکہ، جنّات، انبیاء واولیاء وغیرہ) کو۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:۔

عَنْ زَیْدِبْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَاضَلَّ أَحَدُکُمْ شَیْئًا وَّاِنْ أَرَادَ عَوْنًا وَّھُوَ بِأَرْضٍ لَّیْسَ بِھَا أَنِیْسٌ فَلْیَقُلْ

يَاعِبَادَاللّٰهِ ! أَعِيْنُوْنِي، يَاعِبَادَاللّٰهِ ! أَعِيْنُوْنِيْ ، يَاعِبَادَاللّٰهِ ! أَعِيْنُوْنِيْ فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادً لَّا تَرٰهُمْ ۔ وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِكَ ۔ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ)

ترجمہ:۔ حضرت زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب تُم میں سے کسی کی کوئی چیز گُم ہو اور وہ مدد چاہے اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں اُس کا کوئی ہمدرد نہ ہو، تو چاہئے کہ پُکارے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، بے شک اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جو تُمہیں نظر نہیں آتے۔ اور یہ عمل تجربہ کیا ہوا ہے۔ (مِشکوٰۃ)

زندہ کو دُور سے پُکارنا

زندہ کو دُور سے پُکارنا دو طرح پر ہے۔ ایک تو اِتنی دُور سے پُکارنا کہ وُہ نظر آتا ہے۔ دوسرا اِتنی دُور سے پُکارنا کہ وُہ نظر نہیں آتا۔

(۱) دُور سے نظر آنے والے کو پُکارنا

وہ شخص جو بہت دُور فاصلہ پر کھڑا ہے، یا جارہا ہے اُس کو بآوازِ بلند پُکارنا یہ ہمارا روز مرّہ کا معمول ہے، اے فُلاں! اِس کے دلائل پہلے سوال کے جواب میں گذر چکے ہیں۔

Marfat.com

(۲) دُور سے نظر نہ آنے والے کو پُکارنا

وہ شخص جو آنکھوں سے اوجھل ہے، یا اِتنا دُور ہے کہ وہ نظر نہیں آتا اُس کو بھی بعض حالتوں میں اِعتِقادًا پکارا جاتا ہے۔

چنانچہ قرآن و احادیث میں اِس کا ثبوت پایا جاتا ہے۔

(۱) ایک چیونٹی کا آنکھوں سے اوجھل چیونٹیوں کو پُکارنا

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓی اِذَآ اَتَوْا عَلٰی وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَۃٌ یّٰٓاَیُّھَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ لَایَحْطِمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَجُنُوْدُہٗ وَھُمْ لَایَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنْ قَوْلِھَا الأیہ۔ (سُوْرَۃُ النَّمْلِ ر رکوع ۲)

ترجمہ:۔ اور جمع کیے گئے (حضرت) سُلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے اُس کے لشکر جنّ اور انسان اور پرند، تو وہ مثل بمثل کھڑے کیے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب یہ پہنچے چیونٹیوں کے میدان پر تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! گھس جاؤ اپنے گھروں میں، تُم کو کُچل نہ ڈالیں حضرت سُلیمان علیہ الصلوۃ والسلام اور اُن کے لشکر اور اُن کو خبر نہ ہو، تو حضرت سُلیمان علیہ الصلوۃ والسلام مُسکرا کر ہنس پڑے چیونٹی کی بات سے۔ (سُوْرَۃُ النَّمْلِ)

Marfat.com

(۲) بہشتیوں کا آنکھوں سے اوجھل دوزخیوں کو پکارنا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَنَادٰی أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْوَجَدْنَا مَاوَعَدَنَارَبُّنَا حَقًّافَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّاوَعَدَرَبُّكُمْ حَقًّاقَالُوْانَعَمْ۔

ترجمہ:۔ اور جنّتی لوگ دوزخیوں کو پکاریں گے کہ ہم نے تو اپنے پروردگار کے وعدہ کو حق پایا پس کیا تُم نے بھی اُس وعدہ کو جو تُمہارے پروردگار نے کیا تھا حق پایا؟ وہ کہیں گے ہاں۔ (سورۃ الاعراف رکوع ۵/)

(۳) حضرت عُمر کا آنکھوں سے اوجھل ساریہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پکارنا۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخ الخلفاء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

انَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًاوَّأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُّدْعٰی سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عَنْهُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَاسَارِيَةَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِّنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَاأَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوًّا فَهَزَمُوْنَا فَإِذَا بِصَائِحٍ يَّاسَارِيَةَ الْجَبَلَ فَأَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَی الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ)

ترجمہ:۔ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر جہاد پر روانہ کیا اور اُس پر ایک شخص کو جسے ساریہ کہتے تھے افسر مقرر کیا، اِس اثنا میں کہ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خُطبہ دے رہے تھے پُکارنے لگے کہ اے ساریہ! پہاڑ کا خیال کرو، پھر لشکر سے قاصد آیا تو اُس نے بتایا اے امیر المؤمنین! ہم نے دشمن سے مُقابلہ کیا تو اُس نے ہم کو شکست دی، اچانک ایک آواز آئی کہ اے ساریہ! پہاڑ کا خیال رکھ، تو ہم نے اپنی پشتوں کو پہاڑ کی طرف کر کے سہارا لیا تو اللہ تعالیٰ نے دُشمن کو شکست دی۔

(تاریخ الخلفاء)

(۴) حضرت ابوقرصافہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنکھوں سے اوجھل اپنے بیٹے کو پُکارنا

بَلَغَنِیْ أَنَّ ابْنًا لِّأَبِیْ قَرْصَافَةَ أَسَرَتْهُ الرُّوْمُ فَكَانَ أَبُوْقَرْصَافَةَ يُنَادِيْهِ مِنْ سُوْرِ عَسْقَلَانَ فِیْ وَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ يَافُلَانُ الصَّلٰوةُ فَيَسْمَعُهٗ فَيُجِيْبُهٗ وَبَيْنَهُمَا عَرْضُ الْبَحْرِ.

(رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بیٹا تھا جس کو رُومیوں نے قید کر لیا حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عسقلان میں تھے وہ ہر نماز کے وقت اُسے یوں پُکارتے کہ:۔ اے قرصافہ! نماز کا وقت ہے وہ سُن لیتا اور اپنے باپ کو جواب دیتا، اور اُن دونوں کے درمیان سمندر کا عرض (فاصلہ) تھا۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ شواہد النبوت میں اِس روایت کو ذرا تفصیل سے تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت ابو قرصافه رضی اللّٰه تعالٰی عنه رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ وے را گلیمے پوشانیده بود، مردم بوے مے آمدند ایشاں را دُعائے خیر می کرد وبرکت می خواست۔ اثرِ آں را در خود مے یافتند وے در عسقلان بود پسرِ وَے قرصافه درروم بغزا رفته بود، هر گاه که صُبح شُدے ابو قرصافه ازعسقلان آواز دادے بآوازبُلند که: یاقرصافه! یاقرصافه! الصلوة الصلوة! قرصافه از بلدۂ رُوم جواب دادے که: لَبَّیک یاأبتاه، صحابه وے گفتند: ویحک کرا جواب مے دهی؟۔ قرصافه گفتے که پدرِ خود را، سوگندبربّ الکعبه که مرا ازبرائے نماز بیدار مے کند۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمبل پہنایا تھا، لوگ اُن کے پاس آتے اور وُہ لوگوں کے حق میں دُعائے خیر کرتے اور برکت چاہتے، لوگ اُس کا اثر اپنے دل میں پاتے۔ وہ خود عسقلان میں تھے اُن کا ایک بیٹا قرصافہ نام مُلکِ رُوم میں جہاد پر گیا ہوا تھا۔ اچانک جب صبح ہوئی

Marfat.com

تو ابوقرصافہ عسقلان سے اونچی آواز کے ساتھ پکارتے کہ:۔ اے قرصافہ! اے قرصافہ! نماز پڑھو، نماز پڑھو، قرصافہ رُوم کے شہر سے جواب دیتے کہ حاضر ہوں میں اے پیارے باپ! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُن کو کہتے ارے تُم کس کو جواب دیتے ہو؟ قرصافہ کہتے کہ اپنے باپ کو، قسم پروردگارِ کعبہ کی کہ وہ مُجھ کو نماز کے لئے جگاتے ہیں۔

(۵) حور کا بہشت سے اپنے دُنیوی مُجوزہ خاوند کو پُکارنا

عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُؤْذِى امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِى الدُّنَيَا اَلَّاقَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِالْعَيْنِ لَاتُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيْلٌ يُوْشَكُ أَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا۔ (رواہُ ابنُ ماجة والتّرمذیُّ)

ترجمہ:۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُنیا میں کوئی عورت اپنے خاوند کو ایذا نہیں دیتی مگر اُس کی بیوی حورِعین جنّت میں اُس کو کہتی ہے کہ اس کو تکلیف نہ دے اللہ تعالیٰ تجھ کو ہلاک کرے یہ شخص تو تیرے پاس چندروزہ مہمان ہے بہت جلد تُجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے گا۔ (ترغیب وترھیب)

Marfat.com

(۶) حضرت علقمہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غائبانہ پکارنا

جب حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہاں موجود نہ ہونے پر بھی سلام عرض کیا کرتے تھے:۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ إِذَادَخَلْتُ الْمَسْجِدَ أَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ (شفا قاضی عیاض جلد ۲)

ترجمہ:۔ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں۔

(۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غائبانہ پکارنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ خَدِرَتْ رِجْلُهُ فَقِيْلَ لَهُ اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ يَزُلْ عَنْكَ فَصَاحَ يَامُحَمَّدَاهُ فَانْتَشَرَتْ۔

(شفا قاضی عیاض و ادب المفرد امام بخاری)

Marfat.com

ترجمہ:۔ حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کا پاؤں سُن ہوگیا اُن سے کہا گیا کہ آپ ایسے شخص کو یاد کریں جو لوگوں میں آپ کے نزدیک بڑھ کر محبوب ہے تو یہ مرض جاتا رہے گا، آپ نے چلّا کر کہا؛ یا محمداہ ! پھر اُن کا پاؤں کُھل گیا۔ (حصن حصین)

اِسی طرح مُریداپنے پیرومُرشِد کو جب کہ وہ بحالتِ زندگی ہو پُکارتے ہیں۔ مثلاً یا پیر! یا مرشِد! یا شیخ! وغیرہ۔

زندہ غائب کو پُکارنے کی متعدد انواع

زندہ غائب کو پُکارنے والے کے جذبات و ہیجانات پر قیاس کیا جائے تو اِس قسم کی پُکار کئی انواع پر منقسِم ہو جاتی ہے اور وہ انواع بھی سب کی سب معمول ہیں۔ چنانچہ:۔

(۱) ندائے عاشقانہ:۔

جس شخص کو کِسی چیز کا عِشق ہوتا ہے اُس کا نقشہ آنکھوں میں ہمیشہ پھرا کرتا ہے، اِس لحاظ سے بھی غائب کو حاضِر کا خطاب کیا جاتا ہے۔

چنانچہ شیخ عبدالحق مُحدِث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جذب القلوب میں عبد السّلام بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے کئی اَشعار اِس کی شہادت میں تحریر کئے ہیں۔ من جملہ اُن کے دو شعر یہ ہیں:۔

عَلٰی سَاکِنِ الْبَطْنِ الْعَقِیْقِ سَلَامُ
وَاِنْ أَسْهَرُوْنِیْ بِالْفِرَاقِ وَنَامُوْا

رہنے والے بطنِ عقیق پر سلام ہو۔

اگر چہ اُنہوں نے مجھ کو جدائی کے ساتھ جگادیا اور سو گئے۔

حَظَرْتُمْ عَلَیَّ النَّوْمَ وَھُوَ مُحَلَّلٌ

وَحَلَّلْتُمُ التَّعْذِیْبَ وَ ھُوَ حَرَامٌ

تُم نے مجھ پر نیند حرام کردی حالاں کہ وہ حلال تھی

اور حلال کردیا تعذیب کو حالاں کہ وہ حرام ہے

دیکھئے عاشق اپنے محبوب ساکن بطنِ عقیق کو پہلے تو اِس طرح سلام کرتا ہے جس طرح کسی حاضر الوقت کو بالمواجہہ سلام کیا کرتے ہیں، پھر حَظَرْتُمْ اور حَلَّلْتُمْ کے صیغۂ مُخاطب سے اُس کو یوں خطاب کررہا ہے جس طرح کسی روبرو گفتگو کرنے والے کو کیا جاتا ہے، حالاں کہ وہ اُس کے پاس موجود نہیں، پس یہ ندائے عاشقانہ ہے کہ عاشق اپنے معشوق غائب کو غلبۂ شوق اور شدّتِ تصوّر سے مثل حاضر سمجھ رہا ہے۔

(۲) زلیخا اِبتدائے عشق میں خود بخود طرح طرح کے تصوّرات اور خیالات میں باتیں کیا کرتی تھی۔

چنانچہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اِس سانحہ کو کتاب زلیخا میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

خیالِ یار پیشِ دیدہ بنشاند

ہم از دیدہ ہم از لب گوہر افشاند

Marfat.com

یار کے خیال کو اپنے سامنے بٹھایا
آنکھوں سے نیز لبوں سے موتی برسانے لگی
کہ اَے پاکیزہ گوھر اَزچہ کانی
کہ اَز تو دارم ایں گوھر فشانی
کہ اے پاکیزہ گوہر تو کِس کان سے ہے
کہ تیرے سبب سے میں یہ رونا روتی ہوں
دِلم بُردی و نامِ خود نہ گفتی
نشانے اَز مقامِ خود نہ گفتی
تو میرا دِل تو لے گیا اور اپنا نام نہ بتایا
اور نہ ہی اپنے مقام اور جگہ کا کوئی پتہ بتلایا

دیکھئے زلیخا غائب ہونے کی حالت میں یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطابِ حاضر کر رہی ہے۔

اِسی ندا سے مِلتی جُلتی وہ ندا ہے جب ایک مظلوم اپنے کِسی ہمدرد مُخلص کو پُکارتا ہے۔ چنانچہ:۔

(۳) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام جب اپنے بھائیوں کے ساتھ جا رہے تھے تو اُن کی سختی اور درشتی سے تنگ آکر اپنے والِد ماجد حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پُکار پُکار کر فریاد کرتے تھے۔ اِس سانحہ کو مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ یوں تحریر

Marfat.com

فرماتے ہیں:ـــ

گھے در خُوں گه درخاك مے خُفت
ز اندوه و دِلِ صد چاك مے گفت
کبھی خون میں اور کبھی خاک میں لیٹتا تھا
غم سے اور ٹکڑے ٹکڑے دِل کے ساتھ کہتا تھا

کُجائی اے پدر آخر کُجائی
ز حالِ من چنیں غافِل چرائی
کہاں ہے تو اے میرے باپ آخر کہاں ہے تو
میرے حال سے تو کیوں بے خبر اور غافِل ہے

بیا بنگر مرا تا در چه عالم
بدستِ ایں حسوداں پائمالم
آکر دیکھ کہ میں کِس حال میں ہوں
اِن حاسِدوں کے ہاتھوں پائے مال ہو رہا ہوں

(۴) امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قصیدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں لِکھا ہے جس کے دو شعر یہ ہیں:ـــ

يَاسَيِّدَ السَّادَتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا
أَرْجُوْ رَضَاكَ وَأَحْتَمِىْ بِحِمَاكَ

Marfat.com

اے سیّدوں کے سیّد! پیشواؤں کے پیشوا! میں دلی قصد سے آپ کے حضور میں آیا ہوں۔ آپ کی مہربانی اور خوشنودی کی اُمید رکھتا ہوں، اور اپنے آپ کو سب برائیوں سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔

وَاللّٰهِ یَاخَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیَ
قَلْبًا مَّشُوْقًا لَّایَرُوْمُ سِوَاكَ

اللہ کی قسم اے بہترینِ مخلوقات! تحقیق میرا دِل آپ کی زیارت کا بہت ہی شوق رکھتا ہے سوائے آپ کے اور کسی شئے سے اُس کو اُلفت نہیں ہے۔

دیکھئے اِمام صاحب رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعدِ وصال اِس طرح پکار رہے ہیں جس طرح کسی زندہ حاضر کو پکارا جاتا ہے۔ یہ بھی عِشق وشوق کا تقاضا ہے۔

(۵) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب 'المیزان' میں لکھتے ہیں:۔

کہ محمد بن زَین رحمۃ اللہ علیہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشق اور مداح تھے عَین بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے، لیکن ایک غلطی کے سبب سے وُہ اِس نعمتِ غیر مترقّبہ سے محروم ہو گئے، پھر وُہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرصہ دراز تک غائبانہ درخواست کرتے رہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مُجھ گناہ گار کو اپنا رُوئے انور دکھلایئے، لیکن ایک دفعہ نہایت اشتیاق اور محبت سے بھرا ہوا ایک شِعر پڑھا جس کا اثر یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کو دُور سے نظر آئے آپ نے وُہیں سے

Marfat.com

ارشاد فرمایا:۔ کہ اب تو حضوری کے لائق نہیں ہے۔

اِن روایات سے معلوم ہوا کہ غلبۂ عشق و محبت میں غائب کو خطابِ حاضر کرنا جائز اور صحیح ہے۔

(۲) ندائے دُعائیہ

دُعا کے وقت بعض اوقات غائب کو حاضر کا خطاب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ:۔

(ا) سیرتِ حلبی میں ہے:۔ کہ ایک دفعہ ایک رات حضرت علی کرّم اللہ وجہہ حضرت عُمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایّامِ خلافت میں مَسجد نبوی کی طرف آئے، کیا دیکھتے ہیں کہ مَسجد شریف میں چراغ کثرت سے روشن ہیں، اِس پر آپ نے خوش ہو کر حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں دُعا دی:۔

نَوَّرْتَ مَسَاجِدَنَا نَوَّرَ اللّٰهُ قَبْرَكَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ :۔

ترجمہ:۔ اے عُمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا، اللہ تعالیٰ تیری قبر کو روشن کرے۔

(۲) اذان پر غور وخوض کرو:۔

کہ اذان کو سننے والے دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو موذِّن کو دیکھتے ہیں، اور دوسرے وہ جو موذِّن کو نہیں دیکھتے، لیکن اذان کے کلمات کا جواب دیتے ہیں دونوں یکساں ہوتے ہیں، گویا غائب بھی خطابِ حاضر کرتے ہیں۔

چنانچہ مشکوۃ شریف میں ہے:۔

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس وقت مؤذن صبح کی اذان میں یہ کہے:۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ :۔ یعنی نماز پڑھنا سونے سے بہتر ہے۔

تو اُس وقت اِس کلمہ کے سُننے والے کو اِس کے جواب میں یہ کہنا چاہئے:۔

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ :۔ یعنی تو نے سچ کہا، اور اچھی بات کہی۔

دُرِّ مختار میں ہے کہ اذان کا جواب دینے والا اِس امر کا مُقیّد نہیں ہے کہ وہ مؤذن کے پاس آکر جواب دے اور دُور سے نہ دے، بلکہ اُس کو حکم ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہو، خواہ گھر پر ہو، یا بستر پر، بازار میں ہو، یا سڑک میں، یا میدان میں، غائب ہو یا حاضر جواب کے کلمات کہہ دے۔

کیا ندائے غائب مثلِ حاضر کو شرک بتانے والے خوش فہم بتائیں گے کہ مؤذن تو بعض سُننے والوں کو نظر نہیں آتا، اور نہ ہی مؤذن اُن کو دیکھتا ہے، علاوہ اِس کے مُؤذن بعض ایسے سامعین کے جواب اور خطاب کو سُن بھی نہیں سکتا تو کیا یہ بھی شرک میں داخل ہوگا؟۔

اگر داخلِ شرک ہے تو پھر یہ حدیث کا مقابلہ ہوا اگر نہیں تو پھر خاصانِ حق کو جن کا باعلامِ حق سننا ممکن بھی ہے پُکارنا شرک کیوں کر ہوا۔

(۳) خط وکتابت میں عام دستور ہے کہ ندائے غیبیہ کو حاضر کا خطاب دیا جاتا ہے۔ چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو نامۂ مبارک ہرقل بادشاہِ رُوم

Marfat.com

کولکھا اُس کے الفاظ صحیح بُخاری میں یوں مروی ہیں :۔

أَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ۔

ترجمہ :۔ بے شک میں تجھ کو بُلا تا ہوں ساتھ دعوتِ اسلام کے تو اسلام لے آ، تا کہ سلامت رہے۔

اِس روایت میں ہرقل بادشاہِ رُوم کو حاضر کا خطاب دیا گیا ہے حالاں کہ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں مقیم تھے، اور ہرقل رُوم میں تھا۔ پس جب قاصدوں کے اعتماد پر خطابِ حاضر صحیح ہوسکتا ہے تو پھر بھلا حسب مضمونِ حدیث وملائکہ مبلّغین کے اعتماد پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غائب میں حاضر کا خطاب کرنا کیوں کر جائز نہ ہوگا۔

(۳) ندائے تفجّع و تحسّر

غم وفکر کے وقت غائب کو خطابِ حاضر کیا جاتا ہے :۔ چنانچہ۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے غم میں بکثرت اشعار (مرثیہ) پڑھے۔ چنانچہ من جملہ اُن کے دوشعر یہ ہیں ؎

أَلَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَائَنَا
وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَّلَمْ تَكُ جَافِيَا

ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ہماری امیدگاہ تھے
اور ہم پر احسان کرنے والے تھے نہ جفا کرنے والے

Marfat.com

فَلَوْأَنَّ رَبَّ النَّاسِ أَبْقٰی مُحَمَّدًا
سَرِرْنَا وَلٰکِنْ أَمْرُهٗ کَانَ مَاضِیًا

اگر پروردگارِ عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم میں زندہ رکھتا تو ہم خوش ہوتے لیکن کیا کیا جائے اللہ تعالیٰ کا حکم سب پر جاری ہونے والا ہے۔

(۲) خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد یہ مرثیہ پڑھا:۔

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ أَحْمَدَا
أَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جس نے سونگھی قبرِ حضرت کی تراب   پھر نہ سونگھے گا کبھی مشک و گلاب

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَّوْأَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْأَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

جس قدر مجھ پر مصیبت آ پڑی   جو پڑے دن پر اندھیرا ہو شتاب

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال پر یہ مرثیہ پڑھا:۔

یَا مَنْ لَّمْ یَلْبَسِ الْحَرِیْرَ
وَ لَمْ یَنَمْ عَلَی الْفِرَاشِ الْوَثِیْرِ
یَا مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْیَا
وَ لَمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ

Marfat.com

يَا مَنِ اخْتَارَ الْحَصِيْرَ عَلَى السَّرِيْرِ

وَيَا مَنْ لَّمْ يَنَمْ بِاللَّيْلِ مِنْ خَوْفِ السَّعِيْرِ

اے نبی! تُم نے نہ پہنا ریشمی　　　فرشِ نازک پر نہ سوئے تم کبھی

تُم گئے دُنیا سے اے سرتاجِ مَن　　　پیٹ بھر روٹی نہ کھائی تادفن

تخت چھوڑا بوریا تُم نے لیا　　　راہِ حق میں جو ہوا سب دے دیا

اپنے مولا کا چمن بھایا تُمھیں　　　واسطے غم کے یہاں چھوڑا ہمیں

(۴) حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مشہور مدّاح صحابی تھے، آپ کے وصال کے رنج و غم میں بکثرت اشعار کہے:۔

چنانچہ من جملہ اُن کے دو شعر یہ ہیں:۔ ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ　　　فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

آپ میری آنکھ کی پتلی تھے　　　اب آپ کے ماتم میں بے نُور ہو گئی

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ　　　فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

آپ کے بعد جو چاہے مر جائے (کوئی پرواہ نہیں) مجھے تو آپ ہی کا ڈر تھا

(۵) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد یہ اشعار کہے:۔ ؎

وَدَّعْنَا الْوَحْيَ إِذَا وَلَّيْتَ عَنَّا　　　فَوَدَّعْنَا مِنَ اللّٰهِ الْكَلَامُ

ہم نے وحی کو رُخصت کیا جب آپ ہم سے چلے گئے

پس اللہ تعالیٰ کا کلام ہم سے رُخصت ہوا

Marfat.com

سِوٰی مَاقَدْتَرَکْتَ لَنَا رَهِیْنًا   تَضَمَّنَهٗ الْقَرَاطِیْسُ الْعِظَامُ

سوائے اِس کے جو آپ نے ہمارے لئے محفوظ چھوڑا

جو   اوراق   میں   مرقوم   ہے۔

غرض اِس قسم کے اشعار جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غائبانہ بطورِ خطاب پڑھے جاتے ہیں جائز ہیں، کیوں کہ آپ کا تصور دِل میں بندھا ہوا ہوتا ہے، اِس لئے غلبۂ عشق میں حاضرانہ خطاب حضور فی الذِّھن کے باعِث کیا جاتا ہے، مگر جن لوگوں کے دِلوں میں کجی ہے وہ کبھی ماننے کے نہیں، خواہ کتنے ہی دلائل پیش کئے جائیں۔

ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ ط (سورہ یونس رکوع ۴)

کُفّار نے اُس چیز کو جھٹلایا جس کا اُنہیں علم نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ ان کو چاہئے تو یہ تھا کہ وہ اپنی عقل کی کمی اور فہم کا قصور جانتے اُلٹا اِن کو جھٹلانے لگے۔

(۴) ندائے خبریہ:۔

بعض اوقات غائب کو مجازاً حاضر کا خطاب کیا جاتا ہے:۔

مثلاً کلمۂ یَاحسرت کی خبر دینے کے لئے آتا ہے:۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۔ اے حسرت یعنی افسوس ہے بندوں پر۔

(سورہ یٰس رکوع ۲)

Marfat.com

یَـا حرفِ ندا ہے جس سے مخاطب (حاضر) کو پکارا کرتے ہیں، لیکن اس آیت میں یَـا حسرت پر داخل ہوا ہے اور حسرت ایسی چیز ہے جو بے ادراک اور بے شعور ہے، اگر اِس کو پکارا جائے تو اُسے کبھی بھی محسوس نہیں ہو سکتا کہ مجھ کو کوئی پکار رہا ہے۔

اِمام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں یوں تحریر کرتے ہیں:۔

اَلْمَقْصُوْدُ أَنَّ ذٰلِکَ وَقْتُ الْحَسْرَۃِ فَإِنَّ النِّدَاءَ مَجَازٌ وَالْمُرَادُ الْاِخْبَارُ۔

ترجمہ:۔ اِس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ یہ حسرت کا وقت ہے (نہ یہ کہ حسرت کو پکارتے اور بلاتے ہیں) بلکہ اِس مقام پر ندا مجازاً ہے جس کا مطلب اور مراد خبر دینا ہوتا ہے۔

پس اِس سے یہ امر ثابت ہوا کہ ندا کبھی مجازاً بمعنی خبر بھی ہوتی ہے۔

(۵) ندائے حکائی:۔

بعض ندا بطریق حکایت اور عبادت کی جاتی ہے:۔

چنانچہ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر یہ ندا پائی جاتی ہے۔ مثلاً:۔

(۱) سورۃُ الْمُزَّمِّل میں ہے:۔ یَآ أَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَہٗ أَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۝ (سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلُ رکوع ۱/۱)

ترجمہ:۔ اے چادر لپیٹنے والے! رات کو (نماز کے لیے) قیام فرمایا کیجئے مگر تھوڑا یعنی نصف رات یا کم کر لیا کریں اس سے بھی تھوڑا سا۔

Marfat.com

(۲) سُوْرۃُ الْمُدَّثِّر میں ہے:۔

يَآأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○ (رکوع ۱/۱)

ترجمہ:۔ اے چادر لپیٹنے والے اُٹھیے اور (لوگوں کو) ڈرایئے اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کیجیے۔

(۳) سورۃ المائدۃ میں ہے:۔يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ أَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قف

ترجمہ:۔ اے عیسیٰ بن مریم یاد کرو میرا انعام اپنے پر اور اپنی والدہ پر جب میں نے مدد فرمائی تمہاری روح القدس سے۔ (رکوع ۱۵/)

(۴) سورۃ النّمل میں ہے:۔

يَا مُوْسٰى اِنَّهٗ أَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (رکوع ۱/)

ترجمہ:۔ اے موسیٰ! وہ میں اللہ ہوں عزت والا دانا۔

(۵) سورۂ مریم میں ہے:۔يَا زَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ن اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ○ (رکوع ۱/)

ترجمہ:۔ اے زکریا! ہم مژدہ دیتے ہیں تجھے ایک بچے (کی ولادت) کا اس کا نام یحیٰ ہوگا ہم نے نہیں بنایا اس کا کوئی ہم نام اس سے پہلے۔

(۶) سورۂ آلِ عمران میں ہے:۔يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ ○ (رکوع ۵/)

Marfat.com

ترجمہ:۔ اے مریم! خلوص سے عبادت کرتی رہ اپنے رب کی، سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

گویا اس کا پڑھنے والا کلام اللہ کو حکایۃً عبادت کے واسطے تلاوت کرتا ہے۔

ندائے غائب کی صحت کی متعدد صورتیں

ہمارا موضوعِ سخن ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہے، لہٰذا اب ہم ندائے غائب کے اِس فردِ خاص پر گفتگو کرتے ہیں۔

ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں تین طرح کا احتمال پیدا ہو سکتا ہے:۔

(۱) یا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم تک فرشتوں کے ذریعے اِس نداء کو پہنچایا جاتا ہے۔

(۲) یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم خود بنفسِ نفیس روضۂ مُقدّسہ سے اپنی قدرت اور قوّتِ شنوائی سے سُنتے ہیں۔

(۳) یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم خود ہر ایک کی پُکار پر ہر جگہ حاضر اور موجود ہو جاتے ہیں۔

پہلی قسم فرشتوں کے ذریعے ندا کا پہنچایا جانا

بعض اَحکامِ شرعیہ و غیر شرعیہ بذریعہ ملائکہ بدرگاہِ رسالت پہنچائے جاتے ہیں علیٰ ہذا ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بھی بذریعہ ملائکہ پہنچائی جاتی ہے۔

چنانچہ درود وسلام کا پہنچایا جانا حدیث شریف میں ہے:۔

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ أُمَّتِی السَّلَامَ ۔

(رَوَاہُ النِّسَائِی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے فرشتے زمین میں سیاحت کرتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ کو پہنچاتے ہیں۔(ترغیب وترھیب)

حدیث التحیات میں سلام کرنے کا طریقہ اِس طرح پر سکھلایا گیا ہے:۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ الخ ۔

(۲) حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:۔

حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ۔

(رواہ الطبرانی)

ترجمہ:۔ جہاں تم ہو مجھ پر درود بھیجا کرو، کہ تمہارا درود مجھ پر پہنچتا ہے۔

(۳) اعمالِ امت کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں پیش کیا جانا وغیرہ۔

اِن روایات سے معلوم ہوا کہ ہمارے اقوال وافعال ہر روز بلا ناغہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربارِ عالی میں بذریعۂ ملائکہ پہنچائے جاتے ہیں تو پھر

منکر کو ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہنچنے اور پکارنے میں کیا شک وشبہ ہوسکتا ہے۔

شرح مُلا جامی اور غایت التحقیق وغیرہ نحو کی کتابوں میں تصریح ہے کہ یَا کا کلمہ قائم مقام "أَدْعُوْ" کے ہے۔اور "أَدْعُوْ" کے معنی یہ ہیں کہ میں پکارتا ہوں یا عرض کرتا ہوں۔

پس جو شخص یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کہتا ہے اِس کا مطلب یہ ہے کہ میں:۔

رَحمَةً لِّلعٰلَمِيْن کو اپنی عاجزانہ حالت کی طرف متوجہ کرتا ہوں، یا یاد کرتا ہوں،تو پھر اس میں شرک کی کونسی وجہ ہے۔

قرآنِ مجید میں وارِد ہے"یَاحَسْرَةً" "یَالَیْتَ" "یَاجِبَالُ" "یَاأَرْضِ" "یَاسَمَآءُ" وغیرہ ۔یہاں یَا حرفِ ندا کا اِستعمال غیر ذی روح اشیاء کے لئے نہیں ہوا؟ ضرور ہوا ہے،منکرِین ذرا غور کریں کہ پھر وہ کس طرح کلمۂ یَا کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری چیز کے لئے استعمال کرنے سے منع کرتے ہیں۔

جب حرف "یَا" قریب وبعید دونوں کے لئے بطریقہ وضع مُستعمل ہوتا ہے تو پھر بھلا قریب کے لئے ہی مختص کرنا کس دلیل سے ہوسکتا ہے۔

حالاں کہ شرح مُلا جامی میں ہے:۔

یَاأَعَمُّهَا لِأَنَّهَا مُسْتَعْمَلٌ لِنِدَاءِ الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ.

یَا سب سے عام ہے قریب وبعید ہر دو کے لئے آتا ہے۔

Marfat.com

پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ حرف یَــا صرف قریب کے لئے آتا ہے اس لئے :۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کہنا جائز نہیں ہے۔ اُن کا یہ دعوے اصولِ نحو سے باطل ہو گیا کیوں کہ '' یَا '' بعید کے لئے بھی آتا ہے۔

لہٰذا ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' کہنا جائز ہے اور اُس میں کسی طرح کا شرک نہیں پایا جاتا۔

دُوسری قسم قُوتِ شنوائی سے سننا

بعض لوگ کہتے ہیں کہا انبیاء و اولیاء دور سے نہیں سُن سکتے ،دُور سے سننا خدا تعالیٰ کی صِفت ہے، غیرِ خُدا میں یہ طاقت ماننا شرک ہے۔

جواب:۔ دُور سے سننا اللہ تعالیٰ کی صِفت نہیں ہے، کیوں کہ دُور سے تو وہ سُنے جو کہ پُکارنے والے سے دُور ہو، اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ

ترجمہ:۔ اور ہم تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ (سورہ ق رکوع ۲)

لہٰذا اللہ تعالیٰ تو قریب ہی کی آواز سنتا ہے، وہ اُس سے قریب ہی ہوتی ہے، کہ وہ خود قریب ہے۔ قریب کی آواز سننا بھی تو اُس کی صِفت ہے، لہٰذا قریب کو سننا بھی شرک کیوں نہیں کہتے۔

آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قوّتِ شنوائی

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسی قوّتِ شنوائی عطاء فرمائی تھی کہ جس سے آپ قریب اور بعید سے یکساں سنتے تھے۔

چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے:۔

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ أَرٰی مَالَاتَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَالَاتَسْمَعُوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقٌّ لَّھَااَنْ تَئِطَّ لَیْسَ فِیْھَا مَوْضِعُ رُبْعِ أَصَابِعَ اِلَّا وَھُنَاكَ وَاضِعٍ جَبْھَتَهٗ سَاجِدًا ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَة)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تُم نہیں دیکھتے، اور میں وہ سنتا ہوں جو تُم نہیں سُنتے، آسمان بوجھ کے سبب سے چرچراتا ہے، اور یہ بات اُس کو سزاوار ہے کیوں کہ اس میں کوئی چار اُنگل کی ایسی جگہ نہیں ہے جس میں کوئی فرشتہ پیشانی رکھے سجدہ میں نہ ہو۔ (مشکوٰۃ)

ملائکہ درود کی قوّتِ شنوائی

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلاموں کو حیرت انگیز قوّتِ شنوائی عطاء فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:۔

عَنْ عَمَّارِبْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَامِنْ أَحَدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلٰوةً اِلَّابَلَّغَنِيْهَا ۔ (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ)

ترجمہ:۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فرشتہ میری قبر پر متعین ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اِس قدر قوّتِ سماعت عطاء فرمائی ہے کہ وہ تمام مخلوق کا درود سن لیتا ہے، اور وہ سب کے درود مجھے قیامت تک پہنچاتا رہے گا۔(زرقانی)

جائے غور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کے ادنٰے خادمِ درود کو تو یہ قدرت اور طاقتِ شنوائی ہے کہ وہ رُوئے زمین کے تمام درود خوانوں کا درود روضۂ مقدسہ پر ہی کھڑا کھڑا سنتا ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر ایک درود خوان کا درود بھی پہنچاتا ہے۔

پس جب آپ کے ایک ادنٰے خادِم میں یہ طاقت پائی جاتی ہے کہ وہ جہان بھر کے درود شریف خود سُن لیتا ہے تو کیا آپ اپنے اِس خادِم اور غلام سے بھی کم تر ہیں کہ وہ خود سُن نہیں سکتے بلکہ وہ دوسروں کے محتاج ہیں، انصاف شرط ہے۔

حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بغیر نورِ ایمان کے نظر نہیں آتے، اور یہ نورِ ایمان بغیر فضلِ ایزدی کے ہر ایک کو میسّر نہیں ہوتا۔

Marfat.com

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ o(سورۃ الجمعۃ رکوع ۱/)

ترجمہ:۔ یہ اللہ کا فضل ہے عطاء فرماتا ہے اُسے جسے چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحِب فضلِ عظیم ہے۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
اے صاحِب جمال کے اور اے سید انسانوں کے
آپ کے روشن چہرے سے تحقیق چاند نے روشنی پائی
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ تُوئی قِصّہ مُختصر
آپ کی تعریف نہیں ہوسکتی جیسا کہ اُس کا حق ہے
خدا کے بعد آپ ہی بزرگ ہیں، قصہ مختصر

غرض اگر دُور و نزدیک سے سننا خاصۂ خدا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ شرک فرشتے کے حق میں کیوں جائز رکھا؟ معلوم ہوتا ہے کہ دُور و نزدیک سے کِسی نبی ولی کا کِسی کی آواز سُن لینا شرک نہیں ہے بلکہ یہ صِفت عطائی ہے مُستقل بالذات نہیں ہے۔ فَتَدَبَّرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔

Marfat.com

تیسری قسم ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا

علمائے محققین اور صوفیائے کرام کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسمِ مثالی کے ساتھ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں۔

چنانچہ اِس دعوی کے ثبوت میں چند دلائل لکھے جاتے ہیں:۔

اِس بحث کے دو جزو ہیں، ایک "تعدُّدِ ارواح" دُوسرا "تعدُّدِ اجسام" اِن ہر دو امر پر بحث کرنے سے پہلے حاضر و ناظر پر روشنی ڈالی جاتی ہے کہ آیا اسمائے حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کی صِفات سے ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات سے۔

اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا

صاحِبِ دُرِ مختار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

يَا حَاضِرُ وَ يَانَاظِرُ لَيْسَ بِكُفْرٍ۔

ترجمہ:۔ يَا حَاضِرُ وَ يَانَاظِرُ کہنا کفر نہیں ہے۔

ظاہر ہے کہ نفی کفر مُستلزِم جواز نہیں ہوسکتا اِس لئے کہ ممکن ہے کہ حرام ہو، یا مکروہ۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اِس کی شرح ردالمحتار میں یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

فَاِنَّ الْحُضُوْرَ بِمَعْنَی الْعِلْمِ شَائِعٌ "مَايَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَرَابِعُهُمْ" وَالنَّظْرُ بِمَعْنَی الرُّؤْيَةِ "أَلَمْ يَعْلَمْ

Marfat.com

بِأَنَّ اللّٰہَ یَرٰی" بِالْمَعْنٰی عَالِمٌ یَا مَنْ یَّرٰی۔ (رَدُّالمُحتار)

ترجمہ:۔ حاضر وناظر کہنے والے کی تکفیر اِس وجہ سے نہیں کی جائے گی کیوں کہ حضور بمعنی عِلم شائع ہے۔ جہاں تین آدمیوں کا مشورہ ہو وہ ضرور اُن کا چوتھا ہوتا ہے، اور نظر بمعنی رؤیت بھی مُستعمل ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بالمعنی دیکھتا ہے ۔

دیکھئے فقہائے کرام حاضر وناظر کے لفظ اللہ تعالیٰ کی شان میں اِطلاق کرنے والے کو تکفیر سے بچانے کے لئے تاویل کر رہے ہیں، اِس سے معلوم ہوا کہ بلاتاویل اِس کا اِطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر جائز نہیں چہ جائیکہ یہ صِفت خاصہ پروردگارِ عالَم بتلائی جائے۔

وجہ یہ ہے کہ حاضر وہ ہے جو مکان میں موجود ہے اور ناظِر وہ ہے جو آنکھ کی پتلی سے دیکھے، اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو کسی مکان میں مُقید کرنا اور یہ کہنا کہ وہ ہر جگہ حاضر یا آنکھ کی پتلی سے دیکھتا ہے جس طرح ہم دیکھتے ہیں یہ کفر صریح ہے۔

علاوہ اس کے یہ اسماء توقیفی ہیں۔ یعنی جن اسماء کا اِطلاق قرآن وحدیث میں کیا گیا ہے اُنہیں اسماء کے ساتھ پُکاریں گے، یا اُس لفظ کے ساتھ پُکاریں گے جِس میں بجز خوبی کے کوئی معنی منافی ذات وصِفات نہ پائے جائیں:۔

جیسے لفظِ یزدان، خدا، ایزد۔

چنانچہ خود اللہ تعالیٰ سُوْرَۃُ الْأَعْرَاف رکوع ۲۲ میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَلِلّٰہِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا.

(سورۃ الأعراف رکوع ۲۲)

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ کے لئے اچھے نام ہیں پس اِن ناموں سے اُس کو پکارو۔

نبراس مع التعلیقات القسطاس کے صفحہ ۱۷۲: میں جہاں جسم وجوہر کے اِطلاق کو ذاتِ باری عزّ اسمہٗ پر منع فرمایا ہے اِس کی دلیل میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

لِوَجْهَيْنِ أَحَدُ هُمَا أَنَّهُ لَمْ يُوجَدْ هٰذَاالْاِطْلَاقُ فِي الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِيْثِ وَمَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنْ لَّا يُسَمَّى اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اِلَّا بِمَاوَرَدَ فِيْهِمَالِقَوْلِهٖ تَعَالٰى "وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ أَسْمَآئِهٖ ط
(نبراس)

ترجمہ:۔ یہ منع دو وجہ سے ہے، ایک وجہ یہ ہے کہ اِن لفظوں کا اِطلاق قرآن وحدیث میں نہیں پایا گیا، اور مذہب اہلِ سُنّت یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں جو اسماء مذکور ہیں اُن کے سوا دوسرے نام سے اللہ تعالیٰ کو نہیں پکاریں گے:۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَاوَذَرُواالَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ أَسْمَآئِهٖ۔

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے اچھے نام ہیں پس اُس کو اُن کے ساتھ پکارو، اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اُس کے ناموں میں نئی راہ نکالتے ہیں۔

قَالَ الْقَاضِيْ أَبُوْبَكْرٍ كُلُّ لَفْظٍ دَلَّ عَلٰى مَعْنًى ثَابِتٍ

Marfat.com

لِلّٰہِ تَعَالٰی وَلَمْ یَکُنْ مُوْھِمًا بِنَقْصٍ جَازَ اِطْلَاقُہٗ وَشَرَطَ اٰخِرُوْنَ مَعَ ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ مُشْعِرًا بِاِجْلَالٍ وَّتَعْظِیْمٍ ۝ وَتَوَقَّفَ اِمَامُ الْحَرَمَیْنِ وَفَصَّلَ الْاِمَامُ الْغَزَالِیُّ وَقَالَ یَجُوْزُ مَایَدُلُّ عَلَی الصِّفَةِ لَامَایَدُلُّ عَلَی الذَّاتِ وَقَالَ الْاَشْعَرِیُّ لَابُدَّمِنْ اِذْنِ الشَّارِعِ وَفِیْ شَرْحِ الْمَوَاقِفِ ھُوَالْمُخْتَارُ۔

ترجمہ:۔ قاضی ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جولفظ ایسے معنی پر دلالت کرے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہے اور اُس میں نقص کا وہم بھی نہ ہو تو ایسے لفظ کا اطلاق جائز ہے۔ اور دُوسرے اماموں نے اِس کے ساتھ یہ شرط اضافی کی ہے کہ وہ لفظ تکریم و تعظیم ظاہر کرتا ہو۔ اور امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ نے اِس میں توقّف کیا ہے۔ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس میں تفصیل کی ہے اور کہا ہے کہ جو اسم کسی صفت پر دال ہو وہ جائز ہے نہ کہ وہ جو ذات پر دلالت کرے۔ اور اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ شارع کی اجازت ضروری ہے اور شرح مواقف میں ہے کہ یہی مختار ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں زیرِ آیت وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی تحریر فرماتے ہیں:۔

دَلَّتْ ھٰذِہِ الْاٰیَةُ عَلٰی اَنَّ اَسْمَآءَ اللّٰہِ تَعَالٰی لَیْسَتْ اِلَّا لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالصِّفَاتِ الْحُسْنٰی لَیْسَتْ اِلَّا لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَجِبُ کَوْنُھَا مَوْصُوْفَةً بِالْحُسْنِ وَالْکَمَالِ فَھٰذَا یُفِیْدُ اَنَّ

Marfat.com

كُلّ اسمٍ لّا يُفِيدُ فِي الْمُسَمّٰى صِفَةَ كَمَالٍ وَجَلَالٍ فَإنَّهُ لَا يَجُوزُ اِطْلَاقُهُ عَلَى اللّٰهِ تعالىٰ۔

ترجمہ:۔ آیتِ کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسماءِ باری تعالیٰ اُسی کے ساتھ خاص ہیں، اور صفاتِ حُسنیٰ اُسی کے لئے ہیں، تو اسماء کا متصف بالحسن والکمال ہونا واجب ہوا اور اس نے یہ فائدہ دیا کہ جو اسم مسمّٰی میں صفتِ کمال وجلال کا فائدہ نہ دے اُس کا اِطلاق اللہ تعالیٰ پر جائز نہیں۔

بنابریں لفظِ ناظر جب کہ آنکھ کی پتلی کے لئے از رُوئے لغت موضوع ہے تو اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر بلا تاویل جائز نہیں۔

اس کے بعد امام موصوف فرماتے ہیں:۔

يَجِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ أَنْ يَّدْعُوَ اللّٰهَ بِهَا وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ أَسْمَآءَ اللّٰهِ تَعَالٰى تَوْقِيْفِيَّةٌ لَّا اصْطِلَاحِيَّةٌ وَيُؤَكِّدُ هٰذَا أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يُّقَالَ يَاجَوَادُ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُّقَالَ يَاسَخِيُّ وَلَا يُقَالُ يَاعَاقِلُ وَيَاطَبِيبُ وَيَافَقِيهُ وَذٰلِكَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ أَسْمَآءَ اللّٰهِ تَعَالٰى تَوْقِيْفِيَّةٌ لَّا اصْطِلَاحِيَّةٌ۔

ترجمہ:۔ انسان پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اسمائے حُسنیٰ کے ساتھ پکارے اور یہاں سے معلوم ہوا کہ اُس کے اسماء توقیفی ہیں اصطلاحی نہیں، یعنی جو اسماء قرآن وحدیث میں ہیں وہی جائز ہیں، اور اس سے یہ بات مؤکد ہو جاتی ہے کے "یاجَوَادُ"

Marfat.com

کہنا جائز ہے اور "یَاسَخِیُّ" کہنا ناجائز اور اسی طرح "یَاعَاقِلُ وَیَاطَبِیْبُ وَیَافَقِیْهُ" کہنا ممنوع ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں، اصطلاحی نہیں۔

حاضر و ناظر کے لغوی معنی

(اوّل) حاضر کہتے ہیں جو پہلے غائب ہو پھر کسی جگہ آئے۔

چنانچہ مصباحُ المُنیر میں ہے:-

(۱) حَضَرَ الْغَائِبُ حُضُوْرًا قَدِمَ مِنْ غَیْبَةٍ۔

ترجمہ:- حاضر ہوا غائب حاضر ہونا، یعنی آیا اپنی غیبت سے۔

(۲) اور منتہی الارب میں ہے:- حَاضِرٌ، حاضِر شونده۔

ترجمہ:- اور منتہی الارب میں حَاضِرٌ کے معنی ہیں حاضر ہونے والا۔

(دوم) ناظر کہتے جو پتلی سے دیکھے

چنانچہ مصباحُ المُنیر میں ہے:-

وَالنَّاظِرُ السَّوَادُ الْأَصْغَرُ مِنَ الْعَيْنِ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهِ الْاِنْسَانُ شَخْصَهٗ۔

ترجمہ:- ناظر آنکھ کی پتلی کو کہتے ہیں جس کے ساتھ انسان ہر ایک چیز کی صورت دیکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مکان و نظر سے منزّہ اور پاک ہے اِس کو 'سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ عَلِیْمٌ' کہیں گے۔

Marfat.com

قاموس اللغات میں ہے:۔

وَالنَّاظِرُ الْعَيْنُ أَوِالنُّقْطَةُ السَّوْدَآءُ فِى الْعَيْنِ أَوِالْبَصَرُنَفْسُهٗ أَوْعِرْقٌ بِالْأَنْفِ وَفِيْهِ مَآءُ الْبَصَرِ۔

ترجمہ:۔ ناظِر سے مُرادآنکھ ہے، یاوہ سیاہ نقطہ جوآنکھ میں ہے، یاخودقوتِ بینائی مراد ہے، یاناک کی وہ رگ مُراد ہے جس میں بینائی کی رطوبت ہے۔

امام ابوبکر رازی رحمۃ اللہ علیہ مختارُالصِّحاح میں لکھتے ہیں:۔

نَظَرٌبِفَتْحَتَيْنِ تَأَمُّلُ الشَّيْئُ بِالْعَيْنِ، وَالنَّاظِرُ فِى الْمُقْلَةِ السَّوَادُالْأَصْغَرُالَّذِىْ فِيْهِ اِنْسَانُ الْعَيْنِ۔

ترجمہ:۔ نظر ’’بفتحِ نون وظاء‘‘ کے معنی ہیں دیکھنا کسی چیز کوآنکھ سے، اور ناظِر آنکھ کے ڈیلے میں وہ چھوٹی سی سیاہی ہے جس میں آنکھ کی پتلی ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ کوحاضِر وناظِر کہنا بلاتاویل جائز نہیں، کیوں کہ حاضِر وناظِر مخلوق ہی ہوسکتی ہے۔لہٰذا رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوحاضِر وناظِر جاننا جائز ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تمام دُنیا کوآپ کے روبرومثلِ کفِ دست کے ظاہر اور روشن کردیا ہے، عالَم کا ذرّہ ذرّہ آپ کے پیشِ نظر ہے، اورساتوں آسمان کا کوئی ٹکڑا، ساتوں زمین کا کوئی ذرّہ سمندروں کا کوئی قطرہ، اشجار کا کوئی پتہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مخفی نہیں ہے، مخلوقات کے تمام احوال ہرآن ہرساعت آپ پرظاہر ہیں، حتیٰ کہ انسانوں کے تمام اعمال وافعال،

نفاق وایمان اور خطراتِ قلوب پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باذنِ الٰہی اپنے نورِ نبوت سے مطلع ہیں۔ (تفسیرِ عزیزی)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ہ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ہ (سورۃ الاحزاب رکوع ۱/)

ترجمہ:۔ اے نبی (غیب کی خبریں بتانے والے) بے شک ہم نے تم کو بھیجا گواہ (حاضر وناظر) اور خوشخبری دینے والا، اور ڈر سنانے والا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف اُس کے حکم سے بلانے والا اور روشن (چمکا دینے والا) آفتاب۔

شاہد کے معنی گواہ بھی ہو سکتے ہیں، اور حاضر وناظر بھی، گواہ کو شاہد اِس لئے کہتے ہیں کہ وہ موقعہ پر حاضر ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شاہد یا تو اِس لئے فرمایا گیا کہ آپ دُنیا میں عالمِ غیب کی دیکھ کر گواہی دے رہے ہیں، ورنہ سارے انبیاء گواہ تھے، یا اِس لئے کہ قیامت میں تمام انبیاء کی عینی گواہی دیں گے، یہ گواہی بغیر دیکھے ہوئے نہیں ہو سکتی۔

اور سورۃ البقرہ رکوع ۱۷/ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ہ

ترجمہ:۔ اور بات تو یوں ہی ہے کہ ہم نے تم کو سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے نگہبان اور گواہ۔

Marfat.com

اور سورۃ النساء رکوع ۵/ میں ارشاد ہوتا ہے :۔

فَكَيْفَ إِذَاجِئْنَامِنْ كُلِّ أُمَّةٍبِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ٥

ترجمہ:۔ تو کیسی ہوگی جب ہم ہرامت سے ایک گواہ لائیں اور تم کو (اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان سب پر گواہ بنا کر لائیں۔

اِن آیتوں میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے روز دیگر انبیاء کی اُمتیں عرض کریں گیں کہ ہم تک تیرے پیغمبروں نے تیرے احکام نہ پہنچائے تھے ، انبیاء عرض کریں گے کہ ہم نے سب احکام پہنچادیئے تھے، اور اپنی گواہی کے لئے اُمتِ محمدی کو پیش کریں گے، اُن کی گواہی پر اعتراض ہوگا کہ تم نے اُن پیغمبروں کا زمانہ نہ پایا، تم بغیر دیکھے کیسے گواہی دے رہے ہو؟ یہ عرض کریں گے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تب آپ کی گواہی لی جائے گی، آپ دو گواہیاں دیں گے، ایک تو یہ کہ نبیوں نے تبلیغ کی، دوسری یہ کہ میری امت والے قابلِ گواہی ہیں۔

اب اگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے گزشتہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی تبلیغ اور آیندہ اپنی اُمت کے حالات کو خود چشمِ حق بیں سے ملاحظہ نہ فرمایا تھا تو آپ کی گواہی پر جرح کیوں نہ ہوئی جیسی کہ اُمّت کی گواہی پر جرح ہوئی تھی۔ معلوم ہوا کہ یہ گواہی دیکھی ہوئی تھی اور پہلی سنی ہوئی۔ اِس سے آپ کا حاضر وناظر ہونا ثابت ہوا۔

Marfat.com

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جامع البرکات میں تحریر فرماتے ہیں:۔

وے صلّی اللہ تعالٰی علیه وسلّم بر احوالِ وافعالِ اُمّتِ خود مطلع اُست وبر مقرّبان وخاصانِ خود مُمِدّ ومُفِیض وحاضِرو ناظِر است۔

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اپنی تمام اُمّت کے احوال اور افعال کی خبر اور اطّلاع ہے اور اپنے مقرّبوں اور خواصوں کو مدد دینے اور فیض پہنچانے والے اور حاضِر وناظِر ہیں۔

دیکھئے شیخ صاحِب باوجود محدّث اور فقیہ ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو حاضِر وناظِر جانتے اور مدد دینے والے بھی مانتے ہیں۔

شیخ شہابُ الدین سُہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

پس چاہیئے کہ بندہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو برابر اپنے تمام حالات پر ظاہر وباطن میں واقِف اور خبردار جانتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو بھی ظاہر وباطن میں خبردار اور حاضِر وناظِر جانے، تاکہ اُس کی تعظیم اور وقار کی صورت کا دھیان حضرت کے دربار کے آداب کی محافظت پر دلیل ہو، اور ظاہر وپوشیدہ اُس کی محافظت میں شرمائے، اور کوئی باریکی حضرت کے آداب سے ترک نہ کرے۔

دیکھئے شیخ صاحِب موصوف رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

Marfat.com

کو حاضر و ناظر جانتے ہیں۔ اگر یہ شرک ہوتا تو آپ کبھی بھی ایسے کلمات زبان پر نہ لاتے کیوں کہ آپ بڑے مُتَبَحِّر فاضل اور ولی اللہ تھے۔ لکھوکھا اشخاص آپ کے سلسلۂ سُہروردیہ میں مُنسلک ہو کر فیض یاب ہو چکے ہیں، ہو رہے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔

حاضر و ناظر ہونے کے عقلی دلائل

دُنیا میں ایک آفتاب اور ایک مہتاب ہے جو زمین سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہیں، لیکن لُطف یہ ہے کہ باوجود اتنے دُور ہونے کے ہر مُلک اور ہر گھر میں حاضر و ناظر ہیں، مشرق سے مغرب تک ایک آفتاب اور ایک مہتاب ہی ہے جن کو تمام عالَم دیکھتا ہے، اور وہ تمام عالَم کو دیکھتے ہیں باوجودیکہ وہ ایک ذرّہ ہیں نورِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا، کیوں کہ آپ کا نور تمام مخلوقات کی اصل ہے، اور تمام مخلوق اُس کی فرع۔

چناں چہ حدیث شریف میں ہے:۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کِس چیز کو پیدا کیا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ نُوْرَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ۔ الحدیث (مسند عبد الرزاق)

Marfat.com

ترجمہ:۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا نور پیدا کیا۔

پس جب آفتاب جو ایک ذرّہ ہے نورِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا وہ تو تمام عالَم میں حاضر وناظِر ہے تو کیا رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے جن کے نورِ مبارک کا یہ آفتاب ایک ذرّہ ہے، حاضِر وناظِر ہونے میں شک وشبہ ہو سکتا؟ ہرگز نہیں۔

اللہ تعالیٰ بالذّات حاضِر وناظِر ہے، اور رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بالعطاء۔ پس جب اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر لحظہ حاظِر وناظِر بالذّات ہے تو رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم جو مظہرِ صِفاتِ الٰہی ہیں کیوں کر حاضِر وناظِر بالعطاء نہ ہوں گے۔

چاند میں نور بالذات نہیں، جو کچھ ہے وہ سورج کا عطیہ ہے پس جس طرح آفتاب کے مُقابل چاند آتا ہے تو وہ روشن مُنوّر ہو جاتا ہے اِسی طرح آفتابِ اُلوہیّت کے مُقابل ماہتابِ رسالتمآب منوّر ہو گیا خود بالذّات کُچھ نہ تھا۔

جب آیئنہ کو آفتاب کے مُقابل کریں تو وہ عکسِ آفتاب سے آفتاب کے جلوے ظاہر کرنے لگتا ہے، اِسی طرح آیئنۂ رسالت مآب جب آفتابِ اُلوہیّت کے مُقابل آیا تو جلوۂ اُلوہیّت کا مظہر بن گیا، پھر بوساطتِ قمرِ نبوّت تمام عالَم انوارِ آفتابِ الوہیّت سے مُستَنِیر ہو گیا۔

یہی سبب ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا:۔

اَللّٰهُ مُعْطِیْ وَأَنَا الْقَاسِمُ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ یعنی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے، اور ہم دیتے ہیں۔

یعنی آفتابِ احدیّت مہتابِ رسالت کے اندر جلوہ ڈال کر عالَم کو مُستنِیر کرتا ہے۔ تعجب اور سخت تعجب ہے کہ آفتاب تو عالَم میں روشن وجلوہ افروز ہو اور منبعِ انوار احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم جن کے نور کا آفتاب ایک پرتو اور ایک ذرّہ ہے، عالَم میں جلوہ افروز نہ ہو۔

حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے:۔

أَنَامِنْ نُورِ اللّٰهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ نُورِىْ ۔

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوق میرے نور سے ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ ۶ر رکوع ۳ر میں ارشاد فرماتا ہے:۔

قَدْجَآءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌوَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نورِ مجسّم یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور کتابِ روشن (یعنی قرآنِ مجید) آ گیا۔

پس جب قرآنِ مجید سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا نورِ مُجسّم ہونا ثابت ہوا تو پھر کون سی چیز نور کو حاجب ہو سکتی ہے۔

Marfat.com

تعدّدِ ارواح کے اِثبات میں نقلی دلائل

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی روح (مثالی) ہر ایک مومن کے گھر میں موجود اور حاضر ہے۔

چناں چہ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شِفا جلد دُوم میں تحریر فرماتے ہیں:۔

قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَوْلُهٗ تَعَالٰى "فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ" فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ فَقُلْ 'اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ' لِأَنَّ رُوْحَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ فِيْ بُيُوْتِ أَهْلِ الْاِسْلَامِ وَقَالَ عَلْقَمَةُ إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ أَقُوْلُ 'اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ترجمہ:۔ حضرت عمرو بن دینار تابعی مکّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے آپ پر سلام کرو، پس اگر گھر میں کوئی شخص موجود نہ ہو تو کہو 'اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ' کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مُبارک تمام مسلمانوں کے گھروں میں موجود اور حاضر ہے، اور حضرت علقمہ تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب میں مَسجد میں داخل ہوتا ہوں تو کہتا ہوں:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں۔
ایسا ہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں لکھا ہے۔

تعددِ اجسام کے اثبات میں نقلی دلائل

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک شخص کے پاس خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ
بجسمِ (مثالی) کے ساتھ حاضر ہو جاتے ہیں۔ چناں چہ حدیث شریف میں ہے:۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ اِذَاوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ وَذَهَبَ أَصْحَابُهٗ أَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَّأَمَّا الْكَافِرُ أَوِالْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَادَرَيْتَ وَلَاتَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے دوست اُس سے چلے جاتے ہیں تو وہ اُن کی جُوتیوں کی آہٹ سنتا ہے، پھر دو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں اور اُس کو قبر میں بٹھا لیتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق یہ بندے خاص اللہ تعالیٰ کے اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر وہ فرشتے کہتے ہیں کہ دیکھ اپنی جگہ دوزخ میں جس کو اللہ تعالیٰ نے بہشت سے بدل دیا ہے، پس وہ دیکھتا ہے اُن دونوں جگہوں کو۔ اور کافر یا منافق سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں کُچھ نہیں جانتا، وُہی کہا کرتا تھا جو عوام کہتے تھے، پس اُس کو کہا جاتا ہے کہ کیا تو عقل نہیں رکھتا تھا ؟ اور قرآنِ مجید نہیں پڑھا کرتا تھا؟ پھر اُس کو فرشتے لوہے کے گُرزوں سے اُس کے کانوں کے مابین چوٹ لگاتے ہیں تب وہ چلاّتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اِس چلاّنے کو سب سنتے ہیں جو اُس کے پاس ہوتے ہیں سوائے انسانوں اور جنوں کے۔

(مِشکٰوۃ)

اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب مُردے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اُس سے دو فرشتے (منکر اور نکیر) یہ سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

مطلب یہ ہوا کہ جتنے لوگ اس دن اور اس ساعت میں مرتے ہیں خواہ مُسلمان یا کافر سب سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بابت سوال ہوتا ہے کہ یہ

Marfat.com

کون صاحب ہیں؟

فرض کرو کہ اگر ایک ساعت میں دس لاکھ آدمی مرتے ہیں تو اِن سب کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرا کر یہ سوال کیا جاتا ہے۔

اِس حدیث شریف کی شرح میں علماء وصلحاء کا اختلاف ہے۔

چناں چہ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ مُسلمان مُردے کو نورِ ایمان سے اِس جواب کی توفیق ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ روضۂ مبارک سے اُس کی قبر تک تمام حجاب اور پردے اُٹھ جاتے ہیں اور وہ مُردہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شکلِ مبارک کو دیکھ لیتا ہے۔

گویا جیسے آفتاب رُوئے زمین سے سب کو یکساں نظر آتا ہے اِسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ مبارک سے سب کو نظر آجاتے ہیں، اور درمیان کا حجاب اُٹھ جاتا ہے۔ اِس تاویل سے تعدّدِ اجسام کا اعتراض رفع ہو جاتا ہے۔ (تفسیر عزیزی، رُوح البیان)

بعض علماء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسمِ مثالی کے ساتھ ہر ایک مُردے کے پاس موجود اور حاضر ہو جاتے ہیں۔ بظاہر حدیث شریف کے لفظوں سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر یہ بات سمجھ میں آجائے تو پھر تاویل کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

الغرض مطلب ہر دو تقدیر پر حاصل ہے، کیوں کہ جس تقدیر پر آپ بنفسِ

Marfat.com

نفیس ہر جگہ تشریف لاتے ہیں، تو یہ امر بالکل ظاہر ہے۔ اور اِس تقدیر پر کہ آپ روضۂ اطہر سے ہر مُردہ کے سوال و جواب کے وقت تشریف نہیں لاتے بلکہ پردہ اور حجاب اُٹھا دیا جاتا ہے۔ جب ہر مُردہ آپ کے وجودِ انور کو مشاہدہ کرتا ہے اور مابین کوئی حجاب نہیں ہوتا تو کیا حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک مُردہ کو ایک ہی آن میں نہیں دیکھتے ہوں گے؟ ضرور دیکھتے ہیں، کیوں کہ قبر شریف میں جب بصارت اور سماعت ثابت ہو گئی، اور یہ امر ظاہر ہے کہ دیکھنا تب ہی متصور ہو سکتا ہے کہ ہر دو ایک دوسرے کے بالمُقابل واقع ہوں، تو یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ ایک ہی آن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہزاروں کیا بلکہ کروڑوں مُردوں کی طرف دیکھتے ہیں۔

ارواحِ انبیاء کا متعدد جسموں میں صورت پذیر ہونا

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب جذبُ القلوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

آوردہ اند کہ شیخ علاؤالدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ می گوید کہ بعید نیست کہ گفتہ شود کہ ارواحِ مُقدّسۂ انبیاء بعداز مفارقت بمنزلۂ ملائکہ است بلکہ افضلِ ایشاں، ہم چناں کہ ملائکہ متمثِّل مے شوند درصورتِ مُختلف، کذٰلک جائز باشد کہ ارواحِ مُقدّسۂ انبیاء نیز متمثل گردند۔ وممکن است کہ ایں تصرُّف مر

Marfat.com

بعض خواص عباد را در حالتِ حیات نیز دست دهد ورُوحِ واحد در ابدانِ متعدّدہ غیر بدنِ معہود متصرّف گردد۔

ترجمہ:۔ ذکر کرتے ہیں کہ شیخ علاؤالدین قونوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ کہا جائے کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں مفارقت کے بعد فرشتوں جیسی ہیں۔ بلکہ اُن سے افضل ہیں۔ جس طرح فرشتے مختلف صورتوں میں صورت پذیر ہوتے ہیں، اِسی طرح سے انبیاء علیہم السلام کی پاک روحیں بھی صورت پذیر ہوتی ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ خاص خاص بندوں کو زندگی کی حالت میں بھی یہ امر نصیب ہو، اور ایک روح بدوں مقررہ بدن کے کئی اجسام میں متصرّف ہو۔

اولیاء اللہ کی ارواح کا مثالی جسموں میں صورت پذیر ہونا

مکتوبات امام ربّانی مجدّدِ الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدّس اللہ سرّہ العزیز کی جلدِ دوم مکتوب نمبر ۵۸ میں ہے:۔

ہر گاہ جنّیاں را بہ تقدیر اللّٰہ سُبحانہ ایں قُدرت بود کہ متشکّل باشکال گشتہ أعمالِ غریبہ بوقوع آرند، ارواحِ اکمل را اگر ایں قُدرت عطاء فرمایند چہ محلِّ تعجُّب است، وچہ احتیاج بہ بدنِ دیگر۔ ازیں قبیل است آن چہ از بعضے اولیاء اللّٰہ نقل مے کُنند کہ در یک

Marfat.com

ساعت در امکنۂ متعدّدہ حاضِر مے گردند،وأفعالِ متبائنہ بوقوع مے آرند۔ایں جا نیز لطائفِ ایشاں متجسّدباجسادِمُختلفہ ومتشکّل متبائنہ مے گردند۔ وھم چنیں عزیزے کے مثلاً در ھندوستان توطُّن دارد وازاں دیار نہ برآمدہ است جمعے ازحضرت مکّہ معظّمہ مے آیند ومے گویند کہ آں عزیز را درحرمِ کعبہ دیدہ ایم وچُناں وچُنیں درمیانِ ما وآں عزیز گذشت ۔ وجمعے دیگر نقل مے کنند کہ مااُورادر رُوم دیدہ ایم ۔وجمعے دیگر دربغداد دیدہ اند۔ ایں ھمہ تشکُّل لطائفِ آں عزیز است بأشکالِ مُختلفہ۔ وایں شکل گاہ در عالَمِ شھادت بود، وگاہ در عالَمِ مثال ، چناں چہ در یک شب ھزار کس آں سرور را علیہ الصلوۃ والسلام بصُوَرِمُختلفہ در خواب مے بینند ، واستفادھائے مے نمایند۔ ایں ھمہ تشکُّل صِفات ولطائفِ اُو است علیہ وعلٰی اٰلِہ الصّلوۃ والسلام بصورت ھائے مثالی۔ وھم چنیں مریداں از صُوَرِ مثالیٔ پیراں استفادھائے مے نمایند وحلِّ مُشکلات مے فرمایند۔

ترجمہ:۔ جب جنوں کو اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اِس قسم کی طاقت حاصِل ہے کہ مختلف

Marfat.com

شکلوں میں ظاہر ہوکر عجیب وغریب کام کریں، تو اگر کاملین کی ارواح کو یہ طاقت بخش دیں تو کونسی تعجب کی بات ہے اور بدنِ دیگر کی کیا حاجت؟ اِسی قسم کی وہ حکایتیں ہیں جو بعض اولیاء اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ساعت میں مختلف مکانوں میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام اُن سے وقوع میں آتے ہیں یہاں بھی اُن کے لطائف مختلف جسموں میں متجسّم ہوکر مختلف شکلوں میں متشکّل ہوجاتے ہیں۔ اِسی طرح اِس عزیز کا حال ہے جو ہندوستان میں وطن رکھتا ہے اور کبھی اپنے مُلک سے باہر نہیں نکلا بعض لوگ جو مکّہ معظمہ سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اِس عزیز کو حرمِ کعبہ میں دیکھا ہے اور فُلاں فُلاں باتیں اُن سے ہوئیں، اور بعض کہتے ہیں ہم نے اُن کو روم میں دیکھا ہے، اور بعض کہتے ہیں کہ بغداد میں دیکھا ہے، یہ سب اس عزیز کے لطائف ہیں جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوئے ہیں۔ یہ شکلیں کبھی عالَمِ شہادت میں ہوتی ہیں اور کبھی عالَمِ مثال میں۔ جس طرح ایک رات میں ہزاروں آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتے ہیں مختلف صورتوں میں، اور فائدے حاصل کرتے ہیں یہ سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صِفات ولطائف کی مثالی صورتیں ہیں۔ اور اِسی طرح مرید اپنے پیروں کی مثالی صورتوں سے فوائد حاصل کرتے ہیں اور مُشکلات حل کرتے ہیں۔

Marfat.com

آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر ایک نیک بخت کے جنازے پر حاضر ہونا

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر ایک نیک بخت مُردے کے جنازے پر ایک ہی وقت میں متعدد مقامات پر حاضر ہوتے ہیں۔

چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ انتباہ الأذکیا فی حیات الأنبیاء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اَلنَّظَرُ فِیۡ أَعۡمَالِ أُمَّتِہٖ وَالۡاِسۡتِغۡفَارُ لَھُمۡ مِّنَ السَّیِّئٰاتِ وَالدُّعَآءُ بِکَشۡفِ الۡبَلَاءِ عَنۡھُمۡ وَالتَّرَدُّدُ فِیۡ أَقۡطَارِ الۡأَرۡضِ بِحُلُوۡلِ الۡبَرَکَۃِ فِیۡھَا وَحُضُوۡرُ جَنَازَۃِ مَنۡ مَّاتَ مِنۡ صَالِحِیۡ أُمَّتِہٖ فَاِنَّ ھٰذِہِ الۡأُمُوۡرُ مِنۡ أَشۡغَالِہٖ کَمَا وَرَدَتۡ بِذٰلِکَ الۡأَحَادِیۡثُ وَالۡاٰثَارُ۔

ترجمہ:۔ اعمالِ امّت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نظر کرنا اور اُن کے گُناہوں کے لئے بخشش مانگنا، اور دفعِ بلاء کے لئے دُعاء فرمانا، اور اطرافِ زمین میں پھرنا اس میں برکت پہنچانے کے لئے، اور اپنی امّت کے نیک آدمیوں کے جنازے پر حاضر ہونا، پس یہ تمام باتیں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اشغال میں سے ہیں جیسا کی احادیث اور آثار میں وارِد ہے۔

Marfat.com

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ جواھر البحار میں تحریر فرماتے ہیں:۔

قَالَ الْحَافِظُ السَّيُوطِيُّ فِيْ كِتَابِهِ الْمُسَمّٰى "بِتَنْوِيْرِ الْحَلَكِ بِاِمْكَانِ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَلَكِ" بَعْدَ اسْتِيْعَابِهِ لِأَكْثَرِ نُقُوْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْأَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى اِمْكَانِ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بِجَسَدِهٖ وَرُوْحِهٖ وَاَنَّهٗ يَتَصَرَّفُ حَيْثُ شَآءَ فِيْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَفِي الْمَلَكُوْتِ وَهُوَ بِهَيْئَتِهِ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا قَبْلَ وَفَاتِهٖ لَمْ يَتَبَدَّلْ مِنْهُ شَيْئٌ وَاَنَّهٗ يَغِيْبُ عَنِ الْأَبْصَارِ كَمَا غَابَتِ الْمَلٰئِكَةُ مَعَ كَوْنِهِمْ أَحْيَاءً بِأَجْسَادِهِمْ فَاِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَفْعَ الْحِجَابِ عَمَّنْ أَرَادَ كَرَامَتَهٗ بِرُؤْيَتِهٖ رَاٰهُ عَلٰى هَيْئَتِهِ الَّتِيْ هُوَ عَلَيْهَا لَا مَانِعَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا دَاعِيَ اِلَى التَّخْصِيْصِ بِرُؤْيَةِ الْمِثَالِ۔

ترجمہ:۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "بِتَنْوِيْرِ الْحَلَكِ بِاِمْكَانِ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَلَكِ" میں بکثرت اقوالِ علماء واحادیثِ کثیرہ جو بیداری اور خواب میں رویتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امکان حتّٰی کہ جسم اور روح کے ساتھ رویت پر دال ہیں، کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقطارِ ارض اور طبقات السمٰوٰت میں جہاں چاہتے ہیں تصرّف

Marfat.com

فرماتے ہیں۔اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی ہیئت پر تاہنوز جلوہ افروز ہیں جس ہیئت پر وفات سے قبل ہماری آنکھوں کے سامنے تھے،آپ کی کسی چیز میں تبدیلی واقع نہیں ہوئی،اور آپ ہماری آنکھوں سے اِسی طرح غائب ہیں جس طرح ملائکہ باوجود زندہ موجود ہونے کے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہیں،تو جس وقت اللہ تعالیٰ کسی بندے کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جمالِ جہاں آراء سے مشرّف کرنا چاہتا ہے تو حجاب اُٹھا دیتا ہے اور وہ خوش نصیب آپ کو آپ کی ہیئتِ اصلیہ میں دیکھتا ہے جس میں کوئی مانع نہیں نہ کسی نظیر ومثال کے دیکھنے کی تخصیص کا کوئی موجب ہے۔

اِس کے بعد امام سیوطی علیہ الرّحمۃ تحریر فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الَّذِیْ أَرَاہُ أَنَّ جَسَدَہٗ الشَّرِیْفَ لَایَخْلُوْمِنْہُ زَمَانٌ وَّلَامَکَانٌ وَّلَامَحَلٌّ وَّلَاعَرْشٌ وَّلَالَوْحٌ وَّلَاکُرْسِیٌّ وَّلَاقَلَمٌ وَّلَابَرٌّ وَّلَابَحْرٌوَّلَاسَھْلٌ وَّلَاجَبَلٌ وَّلَابَرْزَخٌ وَّلَاقَبْرٌ۔

ترجمہ:۔ میں جو دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ مبارک سے نہ زماں خالی ہے نہ مکاں،نہ محل خالی ہے نہ عرش خالی ہے،نہ لوح،نہ کُرسی خالی ہے نہ قلم،نہ زمین خالی ہے،نہ سمندر،نہ نرم زمین نہ پہاڑ نہ برزخ اور نہ قبر خالی ہے۔

غرضیکہ تمام عالَم کے ذرّہ ذرّہ میں سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ افروز ہیں۔

شہداء کا زندوں کی طرح مجالس میں آنا

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ شرح الصدور میں بحوالہ علامہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

مُلکِ شام کے تین بھائی بہادر سوار جہاد کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ رُومیوں نے اُنہیں گرفتار کرلیا، اُن سے بادشاہ نے کہا کہ میں تمہیں مُلک دوں گا، اپنی بیٹیوں سے شادی کردوں گا، تم عیسائی ہوجاؤ، اُنہوں نے اِنکار کیا اور پکارا: یَا مُحَمَّدَاہ! بادشاہ کے حُکم سے تین دیگیں آگ پر رکھ دی گئیں، اور اُن میں روغنِ زیتون جوش کیا گیا، تین دن تک وہ تیل کھولتا رہا، ہر روز اُن کو دکھلایا جاتا اور عیسائیت کی دعوت دی جاتی اور وہ انکار کرتے۔ آخر پہلے بڑے کو کھولتے تیل میں ڈالا گیا، پھر دُوسرا۔ پھر تیسرا قریب لایا گیا بادشاہ نے اُس کو دین سے منحرف کرنے کی ہر طرح کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی، آخر ایک درباری نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت! اِس کو میں اپنی تدبیر کے ساتھ دین سے منحرف کرلوں گا بادشاہ نے پوچھا کس طرح؟ اُس نے کہا میں جانتا ہوں کہ عرب عورتوں کی طرف جلد مائل ہوجاتے ہیں، اور رُوم میں میری بیٹی سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں ہے، اِس کو میرے حوالے کیجئے تاکہ میں اِس کو اُس کے ساتھ چھوڑ دوں وہ اِس کو بہکا لے گی چالیس روز کی میعاد مقرّر کر کے بادشاہ نے اس کو اُس درباری کے سپرد کیا، وہ اُس کو اپنے مکان پر لے آیا، اور بیٹی کو اِس واقعہ کی اِطلاع دی، اُس نے کہا آپ بے فکر رہیں یہ میرا کام ہے۔

Marfat.com

اب یہ شامی بہادر دن بھر روزہ دار رہتا اور تمام رات عبادتِ الٰہی میں گذارتا، جب میعاد ختم ہوگئی تو اُس درباری نے اپنی بیٹی سے پوچھا تو نے کیا کِیا؟ اُس نے جواب دیا میں نے کچھ نہیں کِیا چوں کہ اِس شخص کے دو بھائی اِس شہر میں مارے گئے ہیں اِس لئے مجھے خیال ہے کہ یہ شخص اُن کی وجہ سے غمگین اور افسردہ ہے، لہٰذا بادشاہ سے میعاد میں توسیع کرائی جائے اور اِس شخص کو کسی اور شہر میں بھیجا جائے، چناں چہ ایسا ہی کِیا گیا، لیکن اُس نوجوان شامی کی حالت وہاں بھی یہی رہی، وہی روز کا روزہ اور ہر رات کی شب بیداری حتّٰی کہ میعاد ختم ہوگئی۔

اُس لڑکی نے اُس شامی سے کہا کہ میں تم کو عبادت میں مصروف دیکھتی ہوں اِس سے میرے دل میں یہ اثر ہوا ہے کہ میں نے اپنا دین چھوڑ کر تمہارا دین اختیار کرلیا ہے۔ لہٰذا دونوں صلاح کر کے وہاں سے چل پڑے رات کو سفر کرتے، اور دن کو چھپ رہتے، ایک رات یہ دونوں جا رہے تھے کہ گھوڑوں کے آنے کی آواز آئی دیکھا تو وہ دونوں شامی کے بھائی تھے اور اُن کے ساتھ فرِشتوں کی ایک جماعت تھی، شامی نے اپنے دونوں بھائیوں کو سلام کیا اور اُن کا حال دریافت کیا، کہنے لگے وہ ایک غوطہ ہی تھا جو تم نے دیکھا کہ ہم نے کھولتے تیل میں مارا اور ہم جنت الفردوس میں جانکلے، اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے تا کہ اِس صالحہ لڑکی کے ساتھ تمہاری شادی میں ہم شرکت کریں چنانچہ شادی کر کے وہ واپس چلے گئے۔

عالَمِ مثال

عالَمِ مثال وہ عالَم ہے جس میں اولیاء اللہ اور ملائکہ کو جسمِ مثالی عطاء ہوتا ہے، اور اُس سے دُنیا میں کام لیا جاتا ہے اِس کی ضرورت ایسے موقعوں پر ہوتی ہے جب کہ اِس جسمِ فانی دُنیاوی میں وہ قوّت نہیں ہوتی جو اُس کارِ ضروری کو انجام دے سکے، تو اُسے جسمِ مثالی عطاء ہوتا ہے تا کہ وہ مُشکل اور عُجلت کا کام سرانجام ہو، کیوں کہ جسمِ مثالی کے چند عجیب خواص ایسے ہیں جو جسمِ عُنصری میں نہیں پائے جاتے وہ عُنصری جسموں سے زیادہ لطیف اور بہت قوی ہوتا ہے اور وہ عالَمِ ارواح اور عالَمِ شہادت میں برزخ ہے۔

فرشتے کو جب کوئی جسم ملے گا تو وہ مثالی ہوگا، اور اولیاء اللہ کو بھی یہی جسم ملتا ہے، مثلاً ایک ولی کامل کو ایک ہزار کوس پر اپنے جسم کے ساتھ پہنچنا ضروری ہے تو فوراً درگاہِ ایزدی سے جسمِ مثالی عطاء ہوتا ہے جس کو وہ شخص جس کے پاس یہ ولی اللہ پہنچا ہے سمجھ نہیں سکتا کہ یہ جسم بدلا ہوا ہے۔ کیوں کہ اِس جسم اور اُس جسم میں بظاہر سرِ مُو فرق نہیں ہوتا، اِسی لئے اِس کا نام مثالی ہے اور آواز بھی وہی۔

چنانچہ اکثر اولیاء اللہ نے ہر سال یا کم و بیش حج بھی کئے ہیں اور اپنے وطن میں بھی سب لوگوں کو نظر آئے ہیں۔

بعض اولیاء اللہ اپنے جسمِ عُنصری میں یہ قوّت رکھتے ہیں کہ جسمِ مثالی کی طرح جہاں چاہیں وہاں ایک ہی لمحہ میں پہنچ سکتے ہیں۔

فرشتے جب دُنیا میں کسی جسم میں آتے ہیں تو عالمِ مثال ہی سے اُن کو کوئی جسم ملتا ہے، کیوں کہ کسی کی مُلاقات بظاہر بغیر جسم کے ہو نہیں سکتی، اور جسمِ عنصری چوں کہ کثیف ہوتا ہے، لہٰذا اُن کی لطیف روح کو جو کسی جسم میں کبھی قید نہیں ہوئی، اُس کا تحمّل نہیں ہو سکتا لامحالہ ان کو جسمِ مثالی جو تمام جسموں سے زیادہ لطیف اور قوی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حُکم سے عنایت ہوتا ہے۔

اولیاء اللہ کا آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھنا

مولانا محمد اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں سُوْرَۃُ الْمُلْک کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

اَلرَّسُوْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَهُ الْخِيَارُ فِیْ طَوَافِ الْعَالَمِ مَعَ أَرْوَاحِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ لَقَدْرَاٰهُ كَثِيْرٌ مِّنَ الْأَوْلِيَاءِ۔

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ تمام عالم (زمین وآسمان) میں ارواحِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ سیر کرتے ہیں۔ اکثر اولیاء اللہ نے اُن کو بیداری کی حالت میں دیکھا ہے۔

دیکھئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکثر اولیاء اللہ نے بیداری میں دیکھا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیداری کی حالت میں دیکھنے کی شہادتیں

(۱) سیّد عبد اللہ قاری رحمۃ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عین بیداری میں دیکھا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ دُرِّ ثمین (حدیث ۱۷) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

أَخْبَرَنِیْ سَيِّدِیْ الْوَالِدُ قَالَ أَخْبَرَنِیْ شَيْخِی السَّيِّدُ عَبْدُ اللّٰهِ الْقَارِئُ قَالَ حَفِظْتُ الْقُرْاٰنَ عَلٰی قَارِئٍ زَاهِدٍ كَانَ

Marfat.com

يَسْكُنُ فِي الْبَرِيَّةِ فِيْنَا نَحْنُ نَتَدَارِسُ الْقُرْاٰنَ اِذَا جَآءَ قَوْمٌ مِّنَ الْعَرَبِ يَقْدُمُهُمْ سَيِّدُهُمْ فَاسْتَمَعَ قِرَاءَ ةَ الْقَارِئ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ أَدَّيْتَ حَقَّ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ رَجَعَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ بِذٰلِكَ الزِّيِّ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُمُ الْبَارِحَةَ أَنَّهُ سَنَذْهَبُ إِلَى الْبَرِيَّةِ الْفُلَانِيَةِ لِاسْتِمَاعِ قِرَاءَ ةِ الْقَارِئ هُنَاكَ فَعَلِمْنَا أَنَّ السَّيِّدَ الَّذِي كَانَ يَقْدُمُهُمْ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُهُ بِعَيْنَيَّ هَاتَيْنِ ۔

ترجمہ:۔ مُجھ کو میرے والِد ماجد صاحِب نے خبر دی کہا مُجھ کو خبر دی میرے اُستاد سیّد عبداللہ قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اُنہوں نے کہا کہ میں نے قرآن مجید ایک قاری زاہد سے جو جنگل میں رہتا تھا حفظ کیا۔ ایک دفعہ کا ذِکر ہے کہ ہم قرآن مجید کو حسبِ معمول پڑھ رہے تھے کے اتنے میں چند اعرابی آئے اور اُن کا سردار اُن کے آگے آگے تھا اُس نے قاری صاحب کا قرآنِ مجید سُن کر کہا کہ:۔

اللہ تعالیٰ تُجھ پر برکت نازِل کرے تو نے واقعی قرآنِ مجید کا حق ادا کیا۔

پھر وہ سب کے سب چلے گئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آدمی عربی وضع کا آ کر کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ ہم کل رات فُلاں جنگل میں فُلاں قاری کا قرآنِ مجید سُننے جائیں گے تو ہم نے سمجھ لیا کہ وہ صاحب جو تشریف لائے تھے وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے، اور کہا کہ میں نے اُن کو اپنی اِن دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے۔

Marfat.com

(۲) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیوض الحرمین میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے سامنے اکثر کاموں میں دیکھا ہے، یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اصلی صورت میرے سامنے بار بار ہوئی تو میں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کو طاقت ہے کہ بشکلِ جسم بن جاتی ہے، اور یہ وُہی بات ہے کہ جس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ کیا ہے کہ پیغمبر مرتے نہیں بے شک وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں، اور حج کرتے ہیں اور بے شک وہ زندہ ہیں"

(۳) شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوّت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"بہجۃ الاسرار میں جو ابوالحسن علی بن یوسف شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے کہ اُس کے اور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان دو واسطے ہیں۔ شیخ ابوالعبّاس احمد بن شیخ عبداللہ ازہری حُسینی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ:۔

میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوا اُس وقت وہاں دس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا اور اُن میں علی بِن ھیتی رحمۃ اللہ علیہ بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کو نیند کا غلبہ ہوا تو اُنہوں نے لوگوں سے کہا خاموش ہو جاؤ، چناں چہ سب لوگ چُپ چاپ ہو گئے اور آپ سو گئے۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ کُرسی سے نیچے اُتر کر اُن کے سامنے کھڑے ہو گئے، اور گھور کر اُس کی طرف دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بیدار ہو گئے تو حضرت شیخ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اُن سے پوچھا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے؟ اُس نے کہا بے شک دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اِسی واسطے میں کُرسی سے نیچے اُتر کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تُجھے کس چیز پر وصیّت کی؟ اُنہوں نے کہا کہ آپ کی ملازمت اور خدمت پر۔

پھر شیخ علی ھیتی رحمۃ اللہ علیہ نے حاضرین سے کہا کہ میں نے جو کُچھ خواب میں دیکھا ہے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے عین بیداری میں دیکھا ہے۔

(۴) شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ایک روز نمازِ ظہر سے پیشتر مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے فرزند! لوگوں کو نصیحت کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں ایک عجم کا رہنے والا ہوں فُصحائے بغداد کے سامنے کیوں کر کلام کر سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا منہ کھول میں نے کھول دیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات بار اپنا لعابِ دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا لوگوں کو خدا کے راستے کی طرف دعوت دو۔ میں نے نمازِ ظہر ادا کی اور منبر پر بیٹھ گیا دفعتاً دیکھا کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ تشریف لائے اور اُنہوں نے بھی چھ بار اپنا لعابِ دہن میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا:۔ اے میرے فرزند! وعظ کہو۔ (فتاوٰی ابنِ حجر مکّی)

Marfat.com

(۵) ایک اور روایت میں ہے کہ آپ منبر پر وعظ فرما رہے تھے کہ یکا یک آپ منبر پر سے اُتر آئے اور نیچے کے زینہ پر ادب کے ساتھ اِس طرح چُپ چاپ بیٹھ گئے کہ آپ کی پیٹھ تو حاضرین کی طرف تھی اور آپ کا منہ منبر کی طرف تھا۔ تھوڑی دیر بعد ایک خادم نے آپ سے دریافت کیا یا شیخ! آج یہ نئی بات کیا تھی؟ آپ نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اِس لئے میری کیا مجال تھی کہ میں منبر پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر بیٹھتا اور آپ کے سامنے بات کرتا۔ (بہجۃ الاسرار)

(۶) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب المیزان میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

محمد بن زین رحمۃ اللہ علیہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عاشق اور مدّاح تھے بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کیا کرتے تھے لیکن خدا کی شان ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی کسی ضرورت کے لئے حاکمِ وقت کے پاس سفارش کے لئے تشریف لے جانے کو کہا۔ وہ ظالم اور سفاک تھا آپ چوں کہ کسی سائل کے سوال کو رد نہیں کیا کرتے تھے اِس لئے آپ اُس شخص کو ہمراہ لے کر حاکمِ وقت کے پاس جا پہنچے۔ حاکمِ وقت نے اُن کو پہچان کر نہایت عزّت واحترام سے اُن کو اپنی مسند پر بٹھایا پھر دریافت کیا کہ آپ کیسے تشریف لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں محض اِس شخص کی سفارش کے واسطے آیا ہوں اِس کی یہ

Marfat.com

حاجت اور ضرورت ہے اور آپ کے اختیار میں ہے۔ حاکم نے اُسی وقت اُس کی حاجت روائی کردی۔ پھر آپ واپس گھر کو تشریف لے آئے۔

اِس شفارش سے گو سائل کی حاجت تو پوری ہوگئی مگر سفارش کرنے والے بزرگ پر یہ عتاب ہوا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بالمواجہہ دائمی زیارت سے محروم ہوگئے۔

پھر آپ عرصۂ دراز تک اِس زیارت کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غائبانہ درخواست کرتے رہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! اپنا روئے انور مجھے دکھلایئے۔

اِسی اشتیاق میں اُنہوں نے ایک نہایت محبت آمیز شعر پڑھا جس کا اثر یہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کو دور سے نظر آئے مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہیں سے ارشاد فرمایا کہ کیا تو میرے دیدار کا طالب ہے درآں حالیکہ تو ظالموں کے فرش پر بیٹھتا ہے۔

اس کے بعد امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

پھر ہم کو یہ اطلاع نہیں ہوئی کہ اُس بزرگ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر کبھی نظر آئے ہوں، بلکہ وہ یہ حسرت اپنے ساتھ قبر میں لے گئے اور اِسی اُمید میں چل بسے۔

Marfat.com

(۷) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے عرض کی کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر سلطان قائتائی سے سفارش کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

"بادشاہ و وزیر کے دروازے پر مجھے نعمتِ دیدار کے چھن جانے کا خوف ہے کیوں کہ بیداری میں اب تک پچھتر دفعہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہو چکی ہے اگر میں بادشاہ کے دروازے پر گیا تو ڈرتا ہوں کہ اِس نعمتِ عظمٰے سے محروم نہ ہو جاؤں" (المیزان شعرانی)

(۸) سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے تو آپ نے کہا:۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اِس سے پہلے میری روح حاضر ہوتی، اور آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرتی تھی، اب آپ کا یہ غلام اپنی روح اور جسم سمیت درِ اقدس پر حاضر ہے آپ اپنا دستِ مبارک بڑھائیے تا کہ میں اِس کا بوسہ لُوں۔

پس اُسی وقت روضۂ مبارک سے دستِ مبارک ظاہر ہوا اور ایسا عجیب و غریب نور نمودار ہوا کہ جس نے سب کو گھیر لیا، حاضرین تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گئے پھر سیّد احمد نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کا بوسہ لیا۔

(نفحات الانس)

(۹) سیّدعلی دنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

''میں پانچ برس کا تھا اور ایک مدرسہ میں قرآنِ مجید پڑھا کرتا تھا، ایک روز میں نے مدرسہ میں عین بیداری میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفید لباس پہنے ہوئے تشریف لائے، اور مجھ سے فرمانے لگے بیٹا کچھ پڑھو۔

میں نے سُورۂ والضُّحٰی اور سورۂ الم نشرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنائی پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکا یک میری نگاہ سے غائب ہو گئے، اِس کے بعد جب میری عُمر اکیس ۲۱ سال کی تھی میں نے فجر کی نماز کے لئے تکبیر کہی، اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور مُجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گلے سے لگا لیا، اور فرمایا:۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (یعنی اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار کرو)۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اُنہوں نے فرمایا:۔

''میں نے ایک بار اپنی ظاہری آنکھوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مُجھے مُردہ نہ سمجھے، میری موت صِرف عوام کی نظر سے میرا چُھپ جانا ہے ورنہ خواص مُجھے دیکھتے ہیں۔ اور مَیں اُن کو دیکھتا ہوں۔'' (طبقاتِ کُبریٰ)

ایک بزرگ ایک مولوی صاحب کے حلقۂ درس میں تشریف لائے، مولوی صاحب نے ایک حدیث شریف پڑھی، اُس بزرگ نے فرمایا یہ حدیث نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا؟۔

اُس نے کہا چلئے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لیجئے۔

چنانچہ اُس بزرگ نے مولوی صاحب کے اُوپر اپنی چادر ڈال دی۔ اُنہوں نے دیکھا کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور بزرگ بھی ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ بات میں نے نہیں کہی۔

(تنویر الحلک للسیوطی)

(۱۰) مولانا جلال الدین ابو یزید بورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمیں جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو بارگاہِ رسالت میں عرض کر دیتے ہیں۔ اور بلا واسطہ براہِ راست فیضانِ رُوحِ مُقدّس سے وہ مشکل حل ہو جاتی ہے۔

ایک روز مولانا نے لوگوں سے کہا کہ کنگھی لا کر مجھے دو۔ چنانچہ کنگھی حاضر کی گئی، آپ نے بالوں میں کنگھی کی، لوگوں نے اِس کی وجہ پوچھی۔ تو آپ نے فرمایا اِس وقت مُجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی، اُنہوں نے فرمایا تھا کہ اے ابا یزید! کبھی اپنی داڑھی میں بھی کنگھی کر لیا کرو۔ (نفحات الأنس)

(۱۱) شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النّبوّت میں تحریر فرماتے ہیں:۔

شیخ عباس مرسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمال مُجھ سے ایک گھڑی یا ایک لحہ بھی پوشیدہ ہو تو میں اپنے آپ کو مُسلمان نہیں سمجھتا اور یہ بات ہمیشگی اور مداومت پر محمول ہے۔

Marfat.com

(۱۲) "تذکرۃ الأولیاء" میں ہے کہ ایک شخص حدیث شریف پڑھنے کے لئے عراق جانا چاہتا تھا۔ اور حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو فرمایا کہ اِتنی دُور کیوں جاتے ہو یہیں کسی سے پڑھ لو۔ اُس نے کہا یہاں کوئی مُحدّث نظر نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک تو میں ہی اَن پڑھا شخص موجود ہوں مُجھ سے پڑھ لو۔ اُس نے کہا کہ آپ نے حدیث شریف کس سے پڑھی ہے؟

آپ نے فرمایا کہ میں نے براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھی ہے، اُس شخص نے اِس بات کا اعتبار نہ کیا، رات کو خواب میں اُس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوالحسن سچ کہہ رہا ہے۔

جب میں صُبح کو بیدار ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث شریف پڑھنی شروع کی آپ پڑھاتے وقت کہیں کہیں فرماتے کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ وہ پوچھتا آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟

آپ فرماتے کہ جب تم حدیث شریف پڑھتے ہو میری آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابرو مبارک پر لگی رہتی ہیں، جب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے مبارک پر شکن دیکھتا ہوں تو سمجھ جاتا ہوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِس سے بے زار ہیں۔ (مدارج النّبوۃ)

Marfat.com

(۱۴) مکتوباتِ امام ربانی مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ کی جلد اوّل کے ساٹھویں اور بیسویں مکتوب میں مرقوم ہے:۔

"امروز در حلقه بامداد مے بینم که حضرتِ الیاس وحضرتِ خِضر علی نبیّنا وعلیهما الصلوة والسلام بصُورتِ رُوحانیاں حاضِر شدند وبه تلقّی رُوحانی حضرت خضر علیه السلام فرمودند که ما از عالَمِ أرواحیم، حضرت سُبحانه وتعالی أرواحِ مارا قُدرتِ کامله عطاء فرموده است که بصُورتِ اجسام مُتَمَثّل شده کارهائے که از أجسام بوقوع مے آیند از أرواحِ ما صدور یابد۔

ترجمہ:۔ میں آج حلقہ میں صُبح کے وقت دیکھتا ہوں کہ حضرت الیاس اور حضرت خضر علیہما الصلوۃ والسلام صُورتِ رُوحانیاں میں حاضِر ہوئے، اور رُوحانی القاء سے حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم عالَمِ ارواح سے ہیں، اور اللہ سُبحانہ وتعالیٰ نے ہمارے ارواح کو قُدرتِ کامِلہ عطاء فرمائی ہوئی ہے کہ اجسام کی صُورت میں مُتمثّل ہو کر دُنیا کے کام جو وقوع میں آتے ہیں اُنہیں ہم پورا کرتے ہیں۔

غرض ایسے بے شُمار صحیح اور مُستند واقعات کُتُب معتبرہ میں پائے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہر

Marfat.com

وقت موجود اور حاضر رہتے ہیں۔ جن سے تعددِ اجساد کا ثبوت پایا جاتا ہے۔

ایسی باتیں بالعموم یا تو ایمان ویقین کے ساتھ ماننی پڑھتی ہیں، یا اہل اللہ کی صُحبت میں رہنے سے بالخصوص سمجھ میں آیا کرتی ہیں۔:۔

گر ہوائے ایں سفر داری دلا
دامنِ رہبر بگیر وپس بیا

ترجمہ:۔ اے دل! اگر تو اس سفر کی خواہش رکھتا ہے تو رہبر کا دامن تھام اور اس کے پیچھے آتا جا۔

جوازِ ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل احادیث سے

اب ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیلیں احادیث سے پیش کی جاتی ہیں، اگرچہ احادیث اِس کی تائید میں بکثرت وارِد ہوئی ہیں مگر اتمامِ حُجت کے لئے چند ایک تحریر کی جاتی ہیں:۔

تَشَہُّد میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطابِ حاضر کرنا

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَكَانَ يَقُوْلُ :۔

اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۰ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْمُسْلِمُ)

کیا تَشَہُّد میں خطابِ حاضر قِصّۂ معراج کی نقل ہے؟

بعض منکریں اَلتَّحِيَّاتُ کے کلمۂ أَيُّهَا النَّبِيُّ کی بابت کہتے ہیں کہ یہ قِصّۂ معراج کی نقل ہے اِس لئے یہاں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو خطابِ حاضر کرنا مُراد نہیں۔

جوابِ اوّل:۔ اَلتَّحِیَّات کو معراج کی حکایت سمجھنا مفصّلۂ ذیل وجوہات سے باطِل ہے:۔

(۱) محکی عنہ یعنی معراج کی رات میں ایسا ہونا بسندِ صحیح ثابت نہیں ہے۔

(۲) تَشَہُّد کی تعلیم کی بابت کسی حدیث میں نہیں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہو کہ یہ تخاطب شبِ معراج میں ہوا تھا، لہٰذا اِس کو بطورِ حکایت پڑھنا چاہئے۔

(۳) منکرین کا یہ کہنا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ خطاب چھوڑ دیا تھا۔ پس خطاب اگر حکایتی تھا تو کیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اِس کا حکایتی ہونا معلوم نہ تھا، اور اگر معلوم تھا تو پھر کیوں اِس خطاب کو ترک کیا؟

(۴) اگر یہ خطاب حکایتی ہوتا تو مُحدّثین اور فقہاء اس خطاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے خصائص میں کیوں لکھتے حکایت میں کوئی خُصُوصیت نہیں۔

چنانچہ قرآنِ مجید میں آتا ہے:۔ یَاعِیْسٰی، یَامُوْسٰی، یَایَحْیٰی، یَازَکَرِیَّا، یَاآدَمُ وغیرہ جو حکایۃً نماز میں پڑھا جاتا ہے، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا خطاب بھی حکایۃً ہے تو پھر خصوصیت نہ رہی۔ معلوم ہوا کہ یہ خطاب بطورِ انشاء ہے۔ اِسی واسطے حضرت کے خصائص میں سے ہے کہ نماز میں حضرت کے سوا کسی اور کو خطاب بطورِ انشاء درست نہیں۔

Marfat.com

چنانچہ احادیثِ نبویہ اور روایاتِ صحیحہ اِس دعوٰی کی تائید میں ہیں:۔

(۱) أَنَّ الْمُصَلِّیْ یُخَاطِبُہٗ بِقَوْلِہٖ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ" وَالصَّلٰوۃُ صَحِیْحَۃٌ وَّلَا یُخَاطَبُ غَیْرُہٗ

ترجمہ:۔ نمازی عین نماز میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو خطاب کرتا ہے اور حالتِ تَشَہُّد میں حاضِر کا لفظ بولتا ہے، اور اِس خطاب کرنے میں نماز صحیح ہے، لیکن کسی اور کو نماز میں خطاب کرنا جائز نہیں ہے۔ (مواہب اللّدنیّہ)

(۲) علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ شارح مواہب اللّدنیّہ تحریر فرماتے ہیں:۔

فَاِنْ قِیْلَ کَیْفَ شُرِعَ ھٰذَا اللَّفْظُ وَھُوَ خِطَابُ بَشَرٍ مَعَ أَنَّہٗ مَنْھِیٌّ عَنْہُ فِی الصَّلٰوۃِ فَالْجَوَابُ أَنَّ ذٰلِکَ مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ پس اگر کہا جائے کہ یہ لفظ کیوں کر مشروع ہوا؟ حالاں کہ وہ انسان کا خطاب ہے باوجودیکہ وہ نماز میں ممنوع ہے۔ پس جواب یہ ہے کہ یہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی خُصُوصیات سے ہے۔

(۳) مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

وَجَوَازُ الْخِطَابِ مِنْ خُصُوْصِیَّاتِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَلَوْ قَالَ لِغَیْرِہٖ:۔ اَلسَّلَام عَلَیْکَ بَطَلَتْ صَلٰوتُہٗ۔

(فتح الباری، خصائص الکبرٰی، مواہب اللّدنیّہ)

ترجمہ:۔ نماز میں خطاب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی خصوصیات میں سے ہے۔

Marfat.com

اگر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کو (خواہ وہ حاضر ہو یا غائب) کوئی شخص :۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ۔ کہے تو اُس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

(۵) حدیثِ تَشَہُّد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِکَ أَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ)

ترجمہ:۔ جب بندہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ کہتا ہے تو پھر یہ سلام ہر اس بندے کو جو زمین و آسمان میں ہے پہنچتا ہے۔

(مشکوۃ باب التَّشَهُّد صفحہ ۸۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس جملہ کے فرمانے سے حکایت کے خیال کو بالکل باطل کر دیا۔ کیوں کہ اگر تَشَہُّد میں انشاء نہ ہوتا تو زمین و آسمان کے صالحین بندوں پر سلام کیسے پہنچتا؟ سلام تو مقصود ہی نہیں تھا وہ تو حکایت تھی پھر پہنچتا کیا؟

اسی واسطے علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ فِی الصَّلٰوةِ حَقًّا لِّلْعِبَادِ مَعَ حَقِّ اللّٰهِ فَاِنَّ مَنْ تَرَکَهَا أَخَلَّ بِحَقِّ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنْ مَّضٰی وَمَنْ یَّجِیْٓءُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لِوُجُوْبِ قَوْلِهٖ فِیْهَا "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ" (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ نماز میں بندوں کا بھی حق ہے اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ، اور جس نے اس

Marfat.com

کو ترک کیا اُس نے اپنا، اقرباء اور تمام گذشتہ اور آیندہ مومنوں کا جو قیامت تک آنے والے ہیں سب کا حق تلف کیا کیوں کہ نمازی پر یہ کہنا واجب ہے کہ:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔

"ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو"۔

وَقَالَ قَفَّالٌ تَرْكُ الصَّلٰوةِ يَضُرُّ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ لِأَنَّ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَّقُوْلَ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" وَلَابُدَّ أَنْ يَّقُوْلَ فِي التَّشَهُّدِ "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ" فَيَكُوْنُ مُقَصِّرًا بِخِدْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفِيْ حَقِّ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَقِّ نَفْسِهٖ وَفِيْ حَقِّ كَافَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلِذٰلِكَ عَظُمَتِ الْمَعْصِيَةُ بِتَرْكِهَا۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ قفّال نے کہا ہے کہ نماز کا چھوڑ دینا اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے نقصان رساں ہے۔ کیوں کہ یہ کہنا نمازی پر لازم ہے کہ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ الٰہی بخش مجھ کو اور مومن مردوں اور عورتوں کو" اور واجب ہے کہ تشہّد میں کہے:۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ' سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر" پس نماز کا تارک اللہ تعالیٰ کی خدمت اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حق اور اپنے آپ کے حق اور

Marfat.com

تمام مسلمانوں کے حق میں کوتاہی کرنے والا ہوگا، اور اِسی لئے نماز کے ترک کرنے سے معصیت بڑھ جاتی ہے۔

(۲) اِنَّمَا ذَكَرْنَا بَعْضَ مَعَانِي التَّشَهُّدِ لِمَا أَنَّ الْمُصَلِّيَ يَقْصُدُ بِهٰذِهِ الْأَلْفَاظِ مَعَانِيَهَا مُرَادَةً لَّهُ عَلٰى وَجْهِ الْاِنْشَاءِ مِنْهُ كَمَا صَرَّحَ بِهٖ فِي الْمُجْتَبٰى بِقَوْلِهٖ وَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَّقْصُدَ بِأَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ مَعْنَاهَا الَّتِيْ وُضِعَتْ لَهَا مِنْ عِنْدِهٖ كَأَنَّهُ يُحَيِّي اللّٰهَ وَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى نَفْسِهٖ وَأَوْلِيَائِهٖ۔ وَعَلٰى هٰذَا الضَّمِيْرُ فِيْ قَوْلِهٖ "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا" عَائِدٌ إِلَى الْحَاضِرِيْنَ وَالْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ كَمَا نَقَلَهُ فِي الْغَايَةِ عَنِ النَّوَوِيِّ وَاسْتَحْسَنَهُ۔ وَبِهٰذَا يَضْعَفُ مَا ذَكَرَهُ فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ أَنَّ قَوْلَهُ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ" حِكَايَةُ سَلَامِ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَا ابْتِدَاءُ سَلَامٍ مِّنَ الْمُصَلِّيْ عَلَيْهِ۔ (بحر الرائق جلد اول، صفحہ ۳۲۵)

ترجمہ:۔ ہم تَشَہُّد کے بعض معانی ذکر کر چکے ہیں، اِس لئے کہ نمازی اِن الفاظ سے اُن کے مرادی معنی بطورِ انشاء مقصود رکھتا ہے۔ جیسے کہ مجتبیٰ میں اِس قول کے ساتھ تصریح کی ہے:۔ کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ تَشَہُّد کے الفاظ سے وہ معنے جن کے لئے وہ موضوع ہیں اپنی طرف سے مراد رکھے، گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو تحیہ کرتا

Marfat.com

ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلّم پر سلام بھیجتا ہے اور اپنے آپ پر اور اُس کے اولیاء وغیرہ پر، پس اِس بنا پر اُس کے قول "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا" کی ضمیر جمع متکلِّم حاضرین اور امام اور مقتدی اور ملائکہ کی طرف عائِد ہے۔ جیسا کہ غایت میں نقل کیا گیا ہے، اور اُس نے اُس کو مُستحسن کہا ہے۔ اور اِس بیان کی رُو سے سراج الوہاج کا یہ قول ضعیف ٹھہرتا ہے کہ نمازی کا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ" کہنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلّم پر سلام بھیجنے کی حکایت ہے، نہ کہ ابتداءً نمازی کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلّم پر سلام ہے۔

(۷) أَيْ لَا يَقْصُدُ الاِخْبَارَ وَالْحِكَايَةَ عَمَّا فِي الْمِعْرَاجِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ رَّبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَمِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ (ردّالمحتار)

ترجمہ:۔ یعنی معراج میں جو واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے پروردگار سُبحانہ تعالیٰ میں اور ملائکہ میں تھا وہ مُراد نہ رکھے۔

(۸) لَابُدَّ أَنْ يَّقْصُدَ بِأَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ مَعَانِيَهَا الَّتِيْ وُضِعَتْ لَهَا مِنْ عِنْدِهٖ كَأَنَّهٗ يُحَيِّي اللّٰهَ وَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى نَفْسِهٖ وَأَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(فتاوٰی عالمگیری، شرح قدوری)

ترجمہ:۔ نہایت ضروری ہے کہ تَشَہُّد کے الفاظ سے وہ معنی اپنی طرف سے مُراد

رکھے جن کے لئے وہ الفاظ موضوع ہوئے ہیں، گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو تحیہ کر رہا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلّم پر اور اپنے آپ پر اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر سلام بھیج رہا ہے۔

(۹) امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاءُ العلوم میں نماز کے بیان میں تحریر فرماتے ہیں:۔

وَاحْضُرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَلْیَصْدُقْ أَمَلُکَ فِیْ أَنَّہٗ یَبْلُغُہٗ وَیَرُدُّ عَلَیْکَ مَاھُوَأَوْفٰی مِنْہُ ۔ (اتحاف جلد نبمر/۳/صفحہ/۲۵۵۔)

ترجمہ:۔ اور حاضر کرے اپنے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے وجودِ گرامی کو، اور عرض کر:۔ کہ سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم پر اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ۔اور تجھ کو سچا یقین ہو جانا چاہئے کہ یہ سلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو پہنچتا ہے، اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اُس کا جواب تجھے اپنی شانِ کرم کے لائق عطاء فرماتے ہیں۔

(۱۰) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ المیزان (بابِ صفتِ نماز) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

سَمِعْتُ سَیِّدِیْ عَلِیَّ الْخَوَاصَّ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یَقُوْلُ اِنَّمَا أَمَرَ الشَّارِعُ الْمُصَلِّیَ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی

Marfat.com

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى التَّشَهُّدِ لِيُنَبِّهَ الْغَافِلِيْنَ فِىْ جُلُوْسِهِمْ بَيْنَ يَدَىِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّ نَبِيَّهُمْ فِىْ تِلْكَ الْحَضْرَة فَاِنَّهُ لَايُفَارِقُ حَضْرَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى أَبَدًا فَيُخَاطِبُوْنَهُ بِالسَّلَامِ مُشَافَهَةً۔

ترجمہ:۔ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ شارِع علیہ السلام نے نمازی کو تَشَہُّد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلّم پر سلام اور درود عرض کرنے کا اِس واسطے حکم کیا ہے تا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں اُنہیں آگاہ کردے کہ جس پروردگار کے رُوبرو تم بیٹھے ہو اُسی دربار میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم بھی موجود ہیں، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم لفظِ سلام کے ساتھ روبرو خطاب کرتے ہیں۔

سُبحان اللہ! کیا ہی اچھی آپ نے توجیہ فرمائی کہ نماز کے وقت جس دربار میں نمازی بیٹھا ہوتا ہے وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بھی موجود ہوتے ہیں، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کے دربار سے کبھی بھی جُدا نہیں ہوتے، اب تو تمام جھگڑے ہی مٹ گئے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اللہ تعالیٰ کی حضوری سے کبھی بھی علیحدہ نہیں ہوتے پس جب اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر وناظر ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے حاضر وناظر ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے۔

فَتَدَبَّرُوْا يَاأُولِى الْأَبْصَارِ ٥ ﷲ

(۱۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوۃ میں التحیات کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

نیز آں حضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ همیشه نصب العینِ مؤمناں وقُرّة العَیْنِ عَابِداں است درجمیعِ احوال وا وقات خصوصًا در حالتِ عبادت که وجودِ نورانیّت وانکشاف دریں محلّ بیشتر وقوی ترست۔ وبعضے ازعُرفاء قدّس سرّهم گفته اند ایں خطاب بجهتِ سریانِ حقیقتِ محمدیّه است علیه الصلوة والسلام در ذرّاتِ موجودات وافرادِ مُمْکِنات، پس آں حضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ در ذواتِ مُصَلّیان موجود وحاضِر است۔ پس مُصلّی باید که ازیں معنی آگاه باشد، وازایں شهود غافِل نبود تا بانوارِ قُرب واسرارِ معرفت متنوّر وفائز گردد۔ آرے ؎

درراه عشق مرحلهٔ قُرب وبُعد نیست
مے بینمت عیاں ودُعائے مے فرستمت

(اشعة اللمعات، جلد اول، ص/۴۰۱، مطبوعه مکتبه رضویه سکھر)

ترجمہ:۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ایمانداروں اور عبادت کرنے والوں

Marfat.com

کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور تمام احوال اور اوقات میں خصوصاً عبادت کی حالت میں کہ اُس وقت نورانیت وانکشاف زیادہ اور قوی تر ہوتا ہے، اور بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ "أَيُّهَا النَّبِيُّ" کا خطاب اِس جہت سے کہ حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذرّوں اور ممکنات کے افراد میں سرایت کئے ہوئے ہے تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں، پس نمازی کو چاہئے کہ اِس سے باخبر رہے اور اُس شہود سے غافل نہ ہو، تا کہ قُرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے منوّر اور فائز ہو۔ بے شک ؎

دراہ عشق مرحلۂ قُرب وبُعد نیست
مے بینمت عیاں ودُعائے مے فرستمت

عشق کی راہ میں قُرب وبُعد کی مسافت نہیں
تجھ کو سامنے دیکھتا ہوں اور دُعا بھیجتا ہوں

جوابِ دوم:۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے اپنے گاؤں، شہروں، اور گھروں میں نمازیں پڑھتے تھے، اور سب کے سب "التحیات" میں بصیغہ خطاب "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ" ہی پڑھتے تھے، حالاں کہ سب کے سامنے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر موجود نہیں ہوتے تھے۔

اور یہ خطاب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے خود سکھلایا، لیکن کسی صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے سامنے یہ امر پیش نہیں کیا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلّم! جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ جماعت میں شامل ہوتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلّم ہمارے سامنے ہوتے ہیں مگر جب ہم سُنّتیں اور نوافل گھروں میں پڑھتے ہیں، یا سفر میں کسی اور شہر یا گاؤں میں نماز پڑھتے ہیں تو اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلّم ہمارے سامنے موجود نہیں ہوتے پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کو بصِیغۂ خطاب ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَاالنَّبِیُّ'' کِس طرح پڑھیں؟

لیکن کسی صحابی نے دریافت نہیں کیا، کیوں کہ اُن کو یقین تھا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو ہمارا اسلام پہنچتا ہے، قُرب و بُعد کا شک اُن کے اعتقاد میں نہ تھا۔ اِسی واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد صحابۂ کرام، تابعین، تبعِ تابعین غرض کہ تمام اُمّت میں یہ خطاب جاری رہا۔ اور اب تک ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی قیامت تک جاری رہے گا۔

فتح القدیر میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اِسی صیغے کے ساتھ ''اَلتَّحِیَّات'' سکھلایا، اور اُن سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بصیغۂ خطاب پہنچا۔

Marfat.com

تشہد میں صیغۂ خطاب کو غائب میں بدلنے کا اختلاف

بعض لوگ کہتے ہیں کہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ" کے بجائے "اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیّ" پڑھنا چاہئے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد ایک صحابی نے یہی فرمایا تھا۔

چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت موجود ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ" کے بجائے "اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیّ" پڑھنے کی رائے دی۔

اہلِ تحقیق نے اِس حدیث شریف کے بارے میں چند جواب لکھے ہیں؛۔

چنانچہ مِن جُملہ اُن کے دو جواب یہ ہیں:۔

جوابِ اوّل یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذاتی اجتہاد ہے، اور اِس پر دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع اور اتفاق ثابت نہیں ہوا۔

مگر ہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِس اجتہاد سے اتنا تو پتہ چل گیا کہ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ" حکایۃً نہیں پڑھا جاتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اِس میں نمازی کی طرف سے خطاب کیا جاتا ہے۔

کیوں کہ اگر اِن الفاظ کا حکایۃً پڑھا جانا صحیح ہوتا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اِن الفاظ کے صیغۂ غائب میں بدلنے کی صورت ہی نہ پڑتی۔ معلوم

Marfat.com

ہوتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دِل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تو وصال فرما چکے اور وہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلّم) سامنے موجود نہیں رہے اِس لئے اُنہوں نے اِن الفاظ کو اپنی ذاتی رائے سے بدل دیا، مگر اُن کے اِس اِجتہاد پر باقی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اتفاق نہیں کیا اِس واسطے یہ قابلِ حُجت نہیں ہوسکتا۔

جوابِ دُوم جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی حضوری میں موجود نہیں رہتے تھے بلکہ دور و دراز مقامات میں سکونت رکھتے تھے تو اِس صُورت میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بظاہر اُن کے سامنے حاضر اور موجود نہیں ہوتے تھے مگر پھر بھی "اَلتَّحِيَّات" میں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ" ہی پڑھا کرتے تھے۔

اگر ایسے لوگوں کے لئے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی موجودگی میں صیغہ مخاطب کے بجائے صیغہ غائب یعنی "اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ" کی تعلیم کی ہوتی تو البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اجتہاد تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ماننا پڑتا، پس جو امر رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی موجودگی اور زندگی میں شرک نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد کِس طرح شرک ہوسکتا ہے۔

(۱) وصالِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ سے ایک شخص کی مراد یَـامُـحَـمَّد بطورِ توسّل کہنے سے پوری ہوگئی :۔

چناں چہ طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کی ہے:۔

اِنَّ رَجُلًا کَـانَ یَـخْـتَـلِفُ اِلٰـی عُثْـمَـانَ ابْـنِ عَفَّانَ فِیْ حَـاجَۃٍ لَّـہٗ وَکَـانَ عُثْـمَانُ لَایَلْتَفِتُ اِلَیْہِ وَلَایَنْظُرُفِیْ حَاجَتِہٖ۔ فَـلَقِیَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَیْفٍ فَشَکٰی ذٰلِکَ اِلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ عُثْمَانُ ابْنُ حُـنَیْفٍ ائْـتِ الْمِیْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْـہِ رَکْعَتَیْـنِ ثُـمَّ قُـلِ الـلّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ وَأَتَوَجَّـہُ اِلَیْکَ بِـنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ۔ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ أَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِیُقْضٰی حَاجَتِیْ۔ وَتَذْکُرُ حَاجَتَکَ وَرُحْ اِلَـیَّ حَتّٰـی أَرُوْحَ مَـعَکَ فَـانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَاقَالَ لَـہٗ ثُمَّ أَتٰی بَـابَ عُثْـمَـانَ فَـجَـآءَہُ الْبَوَّابُ حَتّٰی أَخَذَہٗ بِیَدِہٖ فَـأَدْخَلَـہٗ عَـلٰی عُثْـمَـانَ ابْنِ عَـفَّـانَ فَأَجْلَسَـہٗ مَعَـہٗ عَلَی الطُّنْفَسَۃِ وَقَالَ مَاحَاجَتُکَ؟ فَذَکَرَ حَاجَتَہٗ فَقَضَاھَا۔ ثُمَّ قَالَ مَـاذَکَرْتُ حَاجَتَکَ حَتّٰی کَانَتْ ھٰذِہِ السَّاعَۃُ وَقَالَ: مَاکَانَ لَکَ مِـنْ حَاجَۃٍ فَأْذْکُرْنَا۔ ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِہٖ فَلَقِیَ

Marfat.com

عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ فَقَالَ لَهُ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا مَّا كَانَ يَنْظُرُنِيْ حَاجَتِيْ وَلَا يَلْتَفِتُ اِلَيَّ حَتّٰى كَلَّمْتَهُ فِيَّ. فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُهُ وَلٰكِنْ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ ضَرِيْرٌ فَشَكٰى اِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ الْمِيْضَاةَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ادْعُ بِهٰذِهِ الدَّعْوَاتِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ فَوَاللّٰهِ مَاتَفَرَّقْنَا وَطَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهٖ ضَرٌّ قَطُّ۔

(رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ) جلدنمبر/۹ صفحہ/۳۱/رقم نمبر/۸۳۱۱ مطبوعہ/داراحیاء التراث العربی)

ترجمہ:۔ ایک شخص کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حاجت تھی وہ بارہا اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا، مگر آپ اُس کی طرف مطلق توجہ نہ فرماتے، اِس لئے اُس نے حضرت عثمان بن حنیف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاکر اس امر کی شکایت کی، اُنہوں نے اُسے فرمایا کہ تو وضو کر کے مسجد میں آ اور دوگانہ ادا کر پھر نہایت الحاح اور زاری سے یہ دُعا مانگ:۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَامُحَمَّدُ! اِنِّیْ أَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ لِيُقْضٰى حَاجَتِیْ" اے اللہ! میں اپنی حاجت تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نبی رحمت ہیں وسیلہ پکڑ کے متوجہ ہوتا

Marfat.com

ہوں، یَا مُحَمَّدُ! (یارسول اللہ!) صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی حاجت کے لئے آپ کی شفاعت کا وسیلہ پکڑ کے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوا ہوں تا کہ میری یہ حاجت روا ہو"

یہ دُعا پڑھ کر اپنی حاجت اور ضرورت کو عرض کر، اور میری طرف چلا آ، تا کہ میں تیرے ساتھ چلوں۔ پس اُس شخص نے جا کر اُن کے کہنے پر عمل کیا، اس کے بعد وہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر گیا، اُسی وقت دربان آیا اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو اپنے پاس گدّی پر بٹھا کر پوچھا کہ تیری کیا حاجت ہے؟

اُس نے اپنی ضرورت ظاہر کی، آپ نے اُس کی حاجت برآری کر دی، پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری حاجت اب یاد آئی، اور فرمایا جب کبھی تمہیں کوئی حاجت اور ضرورت ہوا کرے تو مُجھے اطلاع دے دیا کرو، پھر وہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا، اور اُنہیں کہا اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو پہلے میری طرف نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے تھے شاید آپ نے اُن سے میری کچھ سفارش کی ہے، آپ نے فرمایا:۔ کہ میں نے ان سے بخدا کچھ نہیں کہا، لیکن بات یہ ہے کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر تھا، ایک اندھے نے آ کر یوں فریاد کرنی شروع کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی بینائی جاتی رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو

Marfat.com

فرمایا:۔ وضو کے مقام میں آؤ، اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور یہ دُعائیں مانگو، حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی، ہم ابھی جُدا نہیں ہوئے تھے کہ وہ (اندھا) ہمارے پاس آیا اور اُس کی آنکھیں ایسی روشن تھیں گویا کہ کبھی ضرر ہی نہیں ہوا تھا۔ (طبرانی)

اِس حدیث شریف سے صراحۃً معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو غائب میں حاضر کا خطاب کرنا جائز ہے، کیوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار سے ایک شخص کی مراد کے پورا ہونے کا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد کا ہے، کہ جب اُس نے توسّل کے طور پر "یَا مُحَمَّد" پُکارا تھا۔

(۲) ایک اندھا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ کے زمانہ میں یَا مُحَمَّد کہنے سے بینا ہو گیا:۔ چناں چہ حدیث شریف میں ہے:۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ أَنْ يُعَافِيَنِيْ فَأَمَرَهٗ أَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ! اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔

Marfat.com

ترجمہ:۔ حضرت عثمان بن حنیف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر یوں عرض کرنے لگا، یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کے واسطے دُعا کیجئے، کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرمائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھ اور یہ دُعاء مانگ:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسۡئَلُکَ وَأَتَوَجَّهُ اِلَیۡکَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحۡمَةِ یَامُحَمَّدُ! اِنِّیۡ قَدۡتَوَجَّهۡتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ هٰذِهٖ لِتُقۡضٰی اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ۔

اے اللہ میں اپنی حاجت تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نبیِ رحمت ہیں، وسیلہ پکڑ کے متوجہ ہوتا ہوں یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی حاجت کے لئے آپ کی شفاعت کا وسیلہ پکڑ کے اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت روا ہو، الٰہی پس میرے بارے میں اُن کی شفاعت قبول فرما۔

ابونعیم اور بیہقی کی روایت میں اتنا زیادہ آیا ہے:۔

فَقَامَ وَقَدۡ أَبۡصَرَ بِبَرَکَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ وہ نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُٹھ کھڑا ہوا، اور اُس کی آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے منور اور روشن ہو گئیں۔

Marfat.com

طبرانی کی روایت میں اتنا اور زیادہ آیا ہے:۔

كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ ضَرٌّ ۔ (طبرانی)

اُس کی آنکھیں ایسی روشن ہوگئیں گویا کہ اُس کی آنکھوں کو کبھی ضرر ہوا ہی نہ تھا۔

اِس حدیث شریف کو ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ، حاکم بیہقی نے، طبرانی نے معجم کبیر میں، بخاری نے اپنی تاریخ میں، اور ابو نعیم نے روایت کیا۔

اعتراض:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے عہدِ مبارک میں اندھے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو واقعہ اِس حدیث شریف میں آیا ہے اِس پر بعض معترضین کہتے ہیں کہ اِس حدیث شریف میں جو خطاب حاضر ہے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی حاضری اور موجودگی میں تھا نہ کہ غائب میں۔

جواب:۔ اِس حدیث شریف کے بعض طرقِ روایت کے الفاظ ''فَرَجَعَ'' اور ''حَتّٰی دَخَلَ عَلَيْنَا'' پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس اندھے نے یہ دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے سیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کی غیبت میں ہی پڑھی تھی، اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے روبرو پڑھتا تو یہ الفاظ نہ ہوتے۔

علاوہ اِس کے دُعاء میں يَا مُحَمَّدُ بصیغۂ خطاب آپ کی طرف التفات وتضرّع ہے اور ''أَتَوَجَّهُ بِكَ'' میں بائے اِستعانت ہے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو معلوم تھا کہ میری تعلیم تمام اُمّت کے لئے ہے، اور یہ خطاب جو میں نے سکھلایا ہے میرے بعد بھی لوگ اِسی طرح پڑھیں

Marfat.com

گے، پھر بھی آپ نے ایسا ہی سکھلایا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم نے اِس کو جائز رکھا، اِسی واسطے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اِس خطاب کی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے وصال کے بعد بھی اِسی طرح تعلیم دی۔ جس سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کو غائب میں خطابِ حاضر کرنا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا۔

اگر اِس دُعاء میں خطابِ حاضر حکایۃً سمجھا جائے تو پھر:۔

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَتَوَجَّهُ اِلَیۡکَ " بھی حکایت ہوگی جو صریح غلط ہے۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما غائب میں یَا مُحَمَّد پُکارا کرتے تھے:۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:۔

عَنِ ابۡنِ عُمَرَ خَدِرَتۡ رِجۡلُهٗ فَقِیۡلَ لَهٗ اذۡكُرۡ أَحَبَّ النَّاسِ اِلَیۡکَ یَزُلۡ عَنۡکَ فَصَاحَ یَامُحَمَّدَاهُ فَانۡتَشَرَتۡ۔

(حصن حصین، شفا قاضی عیاض)

ترجمہ: حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں مبارک سو گیا اور بے حس وحرکت ہوگیا، کسی نے آپ کو اِس کا علاج بتلایا کہ آپ اُس شخص کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو فوراً یہ عارضہ جاتا رہے گا، آپ نے اسی وقت چلّا کر کہا؛ یامحمداہ ! تو وہ شکایت اور عارضہ جاتا رہا۔ (مدارج النبوۃ)

ایسا ہی حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واقعہ ہے، جس کو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے "کتاب الأذکار" میں لکھا ہے۔

Marfat.com

(۴) صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میدانِ کارزار میں یا محمّد پکارا کرتے تھے۔ چنانچہ:۔

اِنَّ الصَّحَابَةَ بَعْدَمَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شِعَارُهُمْ فِي الْحُرُوْبِ يَا مُحَمَّدُ۔

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے وصال کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت تھی کہ جب کسی جنگ میں جاتے تو یَا مُحَمَّدُ کی ندا کیا کرتے تھے۔ (تاریخ ابن جریر وطبری)

(۵) حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غائب میں یَا مُحَمَّدُ پکارا کرتے تھے:۔ چنانچہ فتوح الشّام میں ہے:۔

''حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قِنَّسْرِیْن سے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ہزار سوار دیکر لُوقا سے جنگ وجدل کرنے کے لئے روانہ کیا، جس کی فوج کی تعداد دس ہزار تھی، غرضیکہ ایک ہزار مُسلمانوں کا مقابلہ دس ہزار کُفّار سے ہوگیا، جب لڑائی بڑی گھمسان سے ہورہی تھی تو حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے چین ہوکر باآوازِ بلند یوں پُکارتے تھے:۔ يَا مُحَمَّدُ، يَا مُحَمَّدُ، يَانَصْرَاللّٰهِ اِنْزِلْ''

یعنی اے محمد! اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اے اللہ تعالیٰ کی مدد! نزول فرما، پھر مسلمانوں کی طرف مخاطب ہوکر فرماتے تھے؛

يَامَعَاشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اثْبِتُوْا لَهُمْ فَإِنَّمَاهِيَ سَاعَةً وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ۔

ترجمہ:۔ اے مُسلمانوں کے گروہ! دشمنوں کے مقابلہ میں ثابت قدم رہو، صرف یہی ایک گھڑی ہے اور تم عنقریب غالِب آنے والے ہو۔ صفحہ ۲۰۵، مطبوعہ ادارا اسلامیات

غرضیکہ کفّار کو شکستِ فاش ہوئی، اور مُسلمانوں کو فتح، یہ محض یَا مُحَمَّدُ کے پُکارنے کی برکت سے ہوئی۔

(۶) حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ غائب میں یَا مُحَمَّدُ پُکارا کرتے تھے:۔ چناں چہ ابنِ اثیر رحمۃ اللہ علیہ الکامل میں تحریر فرماتے ہیں:۔

کہ ۱۸ھ ہجری میں مُلکِ عرب میں بہت بڑا قحط پڑا، قوم بنی مُزَینہ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض کی، کہ عالی جاہا! ہم سب لوگ بھوک سے ہلاک ہو رہے ہیں، لہٰذا آپ ہمارے لئے بکری ذبح کیجئے، تاکہ ہم شکم پُری کریں، اُنہوں نے فرمایا کہ خشک سالی کے سبب سے بکریوں میں گوشت نہیں رہا، صرف ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ گئی ہیں، لیکن اُنہوں نے اصرار کیا، تو آپ نے ایک بکری ذبح کر دی جب کھال اُتاری تو واقعی اس میں گوشت کا نام ونشان نہ تھا، یہ حالت دیکھ کر حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بآوازِ بلند پُکارا یَا مُحَمَّدَاہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے آپ کو بشارت دی، کہ تیری بکریاں صبح کو موٹی تازی ہو جائیں گی، اور

قحط بھی جاتا رہے گا، چنانچہ صبح کو جب وہ بیدار ہوئے تو بکریوں کو دیکھا کہ وہ واقعی موٹی تازی ہوگئی ہیں، اور قحط بھی جاتا رہا۔ جلد نمبر ۲/صفحہ ۳۸۹/مطبوعہ بیروت۔

(۷) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غائبانہ یارسول اللہ کہا کرتے تھے:۔ چنانچہ:۔

وَلَمَّا تَحَقَّقَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَفَاتَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ أَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ وَھُوَ یَبْکِیْ بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ لَکَ جِذْعٌ تَخْطَبُ النَّاسَ عَلَیْہِ فَلَمَّا کَثُرُوْا اتَّخَذْتَ مِنْبَرًا لِتُسْمِعَھُمْ۔ حَنَّ الْجِذْعُ لِفِرَاقِکَ حَتّٰی جَعَلْتَ یَدَکَ عَلَیْہِ فَسَکَنَ فَأُمَّتُکَ أَوْلٰی بِالْحَنِیْنِ عَلَیْکَ حِیْنَ فَارَقْتَھُمْ۔

بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِکَ عِنْدَ رَبِّکَ أَنْ جَعَلَ طَاعَتَکَ طَاعَتَہٗ فَقَالَ:۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰہَ

بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِکَ عِنْدَہٗ أَنْ بَعَثَکَ اٰخِرَ الْأَنْبِیَاءِ وَذَکَرَکَ فِیْ أَوَّلِھِمْ فَقَالَ:۔ وَاِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِیِّیْنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ الآیۃ

بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ لَقَدْبَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِکَ عِنْدَہٗ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ یَوَدُّوْنَ أَنْ یَّکُوْنُوْا أَطَاعُوْكَ وَهُمْ بَیْنَ أَطْبَاقِهِمْ یُعَذَّبُوْنَ یَقُوْلُوْنَ یَالَیْتَنَاأَطَعْنَااللّٰہَ وَأَطَعْنَاالرَّسُوْلَ،

بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ لَقَدِاتَّبَعَکَ فِیْ قِصَرِعُمُرِكَ مَنْ لَّمْ یَتَّبِعْ نُوْحًا فِیْ کِبَرِسِنِّہٖ وَطُوْلِ عُمُرِہٖ۔

ترجمہ:۔ جب کہ بقولِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کا یقین ہو چکا۔ تو آپ روتے ہوئے فرماتے تھے:۔ کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کے لئے ایک ستون تھا جس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ سنایا کرتے تھے، اور جب کہ آدمی زیادہ ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اس لئے کہ لوگوں کو ستون کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مفارقت میں رونا سنائیں، حتیٰ کہ آپ نے اُس پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا، جس کی وجہ سے اُس کو تسکین ہوئی، پس اس لحاظ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت مفارقت کے وقت زیادہ مستحق ہے کہ روئے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلّم پر قُربان ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی فضیلت اللہ تعالیٰ کے دربار میں
اس قدر ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا اور کہا
''مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْأَطَاعَ اللّٰه''

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلّم پر قُربان ہوں، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی فضیلت اس قدر ہے کہ آپ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کو نبیوں علیہم السلام میں اخیر میں بھیجا، اور آپ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلّم کا تذکرہ اوّل میں کیا، اور کہا کہ:۔

وَاِذْأَخَذْنَامِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ الأية

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلّم پر قُربان ہوں، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کی فضیلت دربارِ الٰہی میں اس
قدر ہے کہ دوزخیوں کو جب کہ وہ دوزخ میں طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہوں
گے تو یہ خواہش پیدا ہوگی، ''يَالَيْتَنَاأَطَعْنَااللّٰهَ وَأَطَعْنَاالرَّسُوْلَ۔

کاش کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلّم پر قُربان ہوں، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلّم کے متّبع (فرماں بردار) اِس قدر
تھوڑی سی مدّت میں اس کثرت سے نمودار ہوئے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی
باوجود عُمر طویل ہونے کے نہ ہوئے۔

Marfat.com

(اس کو ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بروایتِ امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، قاضی عِیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شِفا شریف میں، امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم میں، امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مواہب اللدُنیہ میں اور امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدخل میں روایت کیا)

دیکھئے یائے نداء کا استعمال صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کس کثرت سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوں فرمانا ایک صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت کے سامنے تھا، کسی نے انکار نہیں فرمایا۔

ان احادیثِ مبارکہ سے گو استمداد و اِستِعانت ثابت ہوتی ہے، مگر یہی احادیثِ مبارکہ ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحالتِ غائب کو بھی مستلزم ہیں۔

ندائے یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جواز کے دلائل اجماعِ اُمّت سے

سلف سے خلف تک ہر مُلک اور قرن میں عوام وخواص نے مختلف اوقات میں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ کر ندا کی، علماء وصلحائے زمانہ میں سے کسی نے اِس پر اعتراض نہیں کیا یہی اجماع ہے۔ایک نے ندا کی اور تمام نے اِس پر سکوت کیا تو بھی اجماع ہے۔

جس کی ہزار ہا نظائر میں سے چند ایک نقل کی جاتی ہیں:۔

(ا) مُلک شام کے چند مُسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غائبًا خطابِ حاضر فرماتے ہیں:۔ چناں چہ علّامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 'شرح الصُّدور' میں بحوالہ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں:۔

أَنَّ ثَلاثَةَ إِخْوَةٍ مِنَ الشَّامِ كَانُوا يَغْزُوْنَ وَكَانُوا فُرْسَانًا شُجْعَانًا فَأَسَرَهُمُ الرُّوْمُ مَرَّةً فَقَالَ لَهُمُ الْمَلِكُ اِنِّیْ أَجْعَلُ فِيْكُمُ الْمُلْكَ وَأُزَوِّجُكُمْ بَنَاتِیْ وَتَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ النَّصْرَانِيَّةِ فَأَبَوْا وَقَالُوْا يَامُحَمَّدَاهُ الخ .

ترجمہ:۔ مُلکِ شام میں تین بھائی بہادر سوار جہاد کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ رُومیوں نے اُنہیں گرفتار کرلیا اُن سے بادشاہ نے کہا کہ میں تمھیں مُلک دوں گا، اور اپنی بیٹیوں سے شادی کردوں گا تُم عیسائی ہو جاؤ۔ اُنہوں نے انکار کردیا اور پُکارا یامُحَمَّدَاہُ الخ . (عیون الحکایت)

Marfat.com

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "اخبار الاخیار" میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک قصیدہ میں یوں مخاطب فرماتے ہیں:۔

(۱) بہر صورت کہ باشد یارسول اللہ کرم فرما
بلُطفِ خود سر وساماں جمع بے سروپا کُن

جس طرح سے ہو یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرم فرمایئے اور اپنی مہربانی سے مُجھ بے سروپا کا فکر کیجئے۔

(۲) مُحِبِّ آل و اصحاب تو ام کارِ من حیراں
بلطفِ خویش هم امروز هم در روزِ فردا کُنْ

میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل اور اصحاب سے محبت کرنے والا ہوں مُجھ حیران کا کام اپنی مہربانی سے آج بھی اور کل بھی سرانجام کیجئے۔

دیکھئے اِن مذکورہ بالا دو شعروں میں ندائے غیبیہ بھی موجود ہے اور مدد کا طلب کرنا بھی پایا گیا۔ اگر یہ شرک ہوتا تو آپ جیسے محدّث اور فاضلِ اجلّ ہرگز ہرگز ایسے اشعار زبان پر نہ لاتے شیخ ممدوح شاہجہان بادشاہ کے قاضی القضاۃ اور سرزمینِ ہند میں سب سے پہلے محدّث صاحبِ تصانیفِ کثیرہ گذرے ہیں۔

(۳) شیخ موصوف "اخبار الاخیار" میں شیخ بہاء الحق والدین بن ابراہیم عطاء اللہ انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذکر میں رسالۂ شطاریہ سے یوں نقل کرتے ہیں:۔

ذکرِ کشفِ ارواح 'یَا أَحْمَدُ' 'یَا مُحَمَّدُ' بر دو طریق است۔ یک طریق آں است 'یَا أَحْمَدُ' را در راست بگوید

وَیَامُحَمَّدُ' درچپ بگوید۔ ودر دل ضرب کند 'یَارَسُوْلَ اللّٰهِ' ۔ طریقِ دوم آں است که 'یَاأَحْمَدُ' را در راست بگوید۔ وَ'یَامُحَمَّدُ' در چپ ودر دل وهم کند 'یَامصْطَفٰی ۔ دیگر ذکر 'یَاأَحْمَدُ' یَامُحَمَّدُ' 'یَاعَلِیُّ' 'یَاحَسَن" یَاحُسَیْن" 'یَافَاطِمَةُ' شش طرفے ذکر کند۔ کشفِ جمیع ارواح شود۔ ودیگر اسمائے ملائکه مقرّب همیں تاثیر دارند، یعنی 'یَاجِبْرَائِیْلُ' یَااسْرَافِیْلُ' یَاعِزْرَائِیْلُ' یَامِیْکَائِیْلُ' چهار ضربی۔ ودیگر اسمِ شیخ یعنی "یَاشَیْخ یَاشَیْخ" هزار بار بگوید۔ که حرفِ ندا ازدل بکشد طرفِ راست هر دولفظِ شیخ را در دل ضرب کند۔

ترجمہ:۔ 'یَاأَحْمَدُ ، 'یَامُحَمَّدُ' کے ارواح کے کشف کا ذکر دو طریقہ پر ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ 'یَاأَحْمَد کو دائیں طرف کہے، اور 'یَامُحَمَّدُ' کو بائیں طرف۔ اور دل میں 'یَارَسُوْلَ اللّٰهِ' کی ضرب لگائے، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ یَاأَحْمَدُ ' کو دائیں طرف کہے، اور "یَامُحَمَّدُ' کو بائیں طرف، اور دل میں یَامُصْطَفٰی کا خیال رکھے۔

دوسرا ذکر 'یَاأَحْمَدُ 'یَامُحَمَّدُ 'یَاعَلِیُّ' 'یَاحَسَن 'یَاحُسَیْن' 'یَافَاطِمَةُ' کو چھ طرف ذکر کرے تو تمام ارواح کا کشف ہو جائے۔ اور دوسرا ذکر

Marfat.com

مقرب فرشتوں کے نام مبارک بھی یہی تاثیر رکھتے ہیں، یعنی 'یَاجِبْرَائِیْلُ' 'یَااِسْرَافِیْلُ' ''یَاعِزْرَائِیْلُ'' 'یَامِیْکَائِیْلُ' چاروں طرف ضرب لگائے۔ دوسرا ذکر اسمِ شیخ یعنی کہے 'یَاشَیْخ یَاشَیْخ' ہزار بار اس طرح کہے کہ حرف ندا کو دل سے دائیں طرف کھینچے، شیخ کے دونوں لفظوں پر دل میں ضرب لگائے۔

دیکھئے اِن اوراد میں تو ندائے غیبیہ کی کھلم کھلا اجازت پائی جاتی ہے، کیا ایسے جید عالم وصوفی بزرگ اپنے مریدوں کو شرک کی تعلیم دیتے تھے؟ نہیں، اگر یہ شرک ہوتا تو یہ بزرگ کبھی بھی ایسے اوراد پڑھنے کی اجازت نہ دیتے۔

(۴) شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصیدہ ''اطیب النغم'' میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بحالتِ غائب خطابِ حاضر فرماتے ہیں:۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

(۱) وَصَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰهُ یَاخَیْرَ خَلْقِهٖ
وَیَاخَیْرَ مَامُوْلٍ وَّ یَاخَیْرَ وَاهِبٍ

اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمت کرے اے سب خلقت سے اچھے، اور اے بہتر اُمیدگاہ اور اے بہتر بخشنے والے۔

(۲) یَاخَیْرَ مَنْ یُّرْجٰی لِکَشْفِ رَزِیَّةٍ
وَمَنْ جُوْدُهٗ قَدْفَاقَ جُوْدَالسَّحَائِبِ

اور اے بہتر اُمید کئے گئے واسطے کشفِ مصیبت کے، اور بخشش آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فائق ہے بارشوں والے ابر کی بخشش سے۔

Marfat.com

(۵) علّامہ موصوف" انتباہ فی سلاسلِ اولیاء اللہ" میں
اورادِ فتحیۃ کے پڑھنے کے واسطے یہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

فریضۂ نماز بامداد گذارد وچوں سلام دھد باورادِ فتحیّہ خواندن مشغول شود کہ از برکاتِ انفاسِ چہار صد ولی کامِل شدہ است۔

ترجمہ:۔ جب صبح کی نماز پڑھے اور سلام پھیرے تو "اورادِ فتحیّہ" کے پڑھنے میں مشغول ہو جائے جو چار سو اولیاء کے انفاسِ پاک سے تکمیل کو پہنچا ہے۔

اور "اورادِ فتحیّہ" میں سترہ بار ندائے غیبیہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطابِ حاضر کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ کلمات یہ ہیں:۔

(۱) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
(۲) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
(۳) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ
(۴) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
(۵) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہِ
(۶) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ
(۷) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہُ
(۸) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ أَرْسَلَہُ اللّٰہُ

Marfat.com

(۹) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ

(۱۰) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ شَرَّفَہُ اللّٰہُ

(۱۱) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ کَرَّمَہُ اللّٰہُ

(۱۲) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللّٰہُ

(۱۳) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

(۱۴) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

(۱۵) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

(۱۶) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

(۱۷) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ذرا شاہ صاحب کے اس ارشاد پر جو آپ نے ''اورادِ فتحیۃ'' کے متعلق فرمایا ہے غور وخوض کریں کہ اس اوراد کو چار سو اولیاء اللہ کی زبانوں نے مکمل کیا ہے، منکرین کے اعتقاد کے مطابق تو چاہئے تھا کہ ایک ولی اللہ بھی اس اوراد کو بنظرِ پسندیدگی نہ دیکھتا چہ جائیکہ اس کی تکمیل میں مدد دیتا ہے جس میں ندائے غیبیہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطابِ حاضر کیا گیا ہے، کیا شاہ صاحب جیسے علامہ محدث بھی شرک کی حقیقت کو نہ سمجھ سکے؟ اور وہ لوگوں کو کفر وشرک کی تعلیم دیتے رہے، کیا ایسے جید فاضل کو بھی (معاذ اللہ) کافر ومشرک کہا جائے گا؟۔

خود ہی انصاف کیجئے۔

Marfat.com

(۶) شیخ شہاب منصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاأَعْظَمَ الشُّفَعَآءِ عِنْدَاللّٰهِ کُنْ لِیْ شَافِعًا یَاأَعْظَمَ الشُّفَعَآءِ

اے سب سے بڑے شفاعت کرنے والے میری اللہ تعالیٰ کے ہاں شفاعت فرمائیے۔

(۷) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

وَأَرْجُوْیَا کَرِیْمُ الْعَفْوَ عَمَّا جَنَتْهُ یَدَایَ یَارَبَّ الْحِبَاءِ

اے کریم! اے صاحبِ جود! میں اُمید کرتا ہوں کہ مجھے ان گناہوں سے جن کا ارتکاب میرے ہاتھوں نے کیا معافی دلوائیں گے۔

(۸) شیخ ابوعبداللہ بن زمرک غرناطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَامَلْجَاءِ الْخَلْقِ الْمُشَفَّعِ فِیْهِمِ یَارَحْمَةَ الْأَمْوَاتِ وَالْأَحْیَآءِ

اے مخلوقات کے ماویٰ جن کے حق میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت مقبول ہے اے زندوں اور مُردوں کے لئے ابرِ رحمت۔

(۹) شیخ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

سَیِّدَ الْعَالَمِیْنَ یَابَحْرَجُوْدٍ قَطْرَةٌ مِّنْ سَخَائِهِ الْأَسْخِیَآءُ

اے سردار جہانوں کے اے بحرِ جود! تمام سخی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سخاوت کے آگے ایک قطرہ ہیں۔

Marfat.com

(۱۰) علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاأَجَلَّ الرُّسُلِ الْکِرَامِ وَیَامَنْ حَسَدَتْنَا لِفَضْلِهِ الْقُدَمَآءُ

اے سب مکرّم رسولوں سے برتر اور اے وہ ذات جس کی وجہ سے ہم پر
تمام پہلے لوگوں نے حسد کیا ہے۔

(۱۱) شیخ عبدالعزیز بن زمزمی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَامَحَطَّ الرِّحَالِ یَامَنْ لَّدَیْهِ لِمُرْجِیْهِ مَاعَسٰی أَنْ یَّشَآءُ

اے سب قافلہ والوں کے نزول کی جگہ، اے وہ ذات جس کے پاس وہ چیز
ہے جو کہ اُمیدوار کو چاہیئے۔

(۱۲) علامہ سلمان الدّین بن خطیب اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاسَیِّدَالْأَرْسَالِ ظَهْرِیْ مُوْقَرٌ فَعَسٰی تَخِفُّ بِجَاهِکُمْ أَوْقَارُهٗ

اے سردار ہر جماعت کے! گناہوں کے بارسے میری پیٹھ بوجھل ہے، اُمید
ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے اس کے بوجھ ہلکے ہوجائیں گے۔

(۱۳) امام عمر بن وردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاخَاتِمَ الْأَنْبِیَآءِ قَدْکَانَ مُفْتَقِرًا
اِلٰی قُدُوْمِکَ أَهْلُ النَّفْعِ وَالضَّرَرِ

اے خاتم انبیاء آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے لئے جملہ کائنات
خوشحال و بدحال محتاج ہے۔

Marfat.com

(۱۴) علامہ ہبۃ اللہ بن بارزی حموی شیخ ابنِ وردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

أَيَاسَيِّدَ الرُّسُلِ الْكِرَامِ وَمَنْ غَدَتْ
لَهُ مُعْجِزَاتٌ مَّا لِتَعْدَادِهَا حَصَرُ

اے سیدِ رُسُل کرام اور اے وہ ذات جس کے معجزات اس قدر ہیں جو کہ شمار میں نہیں آسکتے۔

(۱۵) حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَاسَيِّدَ الرُّسُلِ الَّذِىْ فَاقَ الْوَرٰى
بَأْسًا سَمَا كُلَّ الْوُجُوْدِ وُجُوْدًا

اے سیدِ رُسُل جو کہ مخلوقات پر بلحاظ جاہ وجلال کے فوقیت رکھتا ہے، اور بحیثیت وجود کے ممتاز ہے۔

(۱۶) علامہ شمس الدین بن جابر اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَامَنْ إِذَا لَجَأَ الضَّعِيْفُ لِبَابِهٖ
أَبَتِ الْمَكَارِمُ أَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ لَجَا

اے وہ ذات جب کہ کوئی ناتواں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درِاقدس پر پناہ لیتا ہے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ اس کو ضائع کرنا گوارا نہیں کرتے۔

Marfat.com

(۱۷) امام عبدالرّحیم برعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

وَاعْطِفْ عَلَیَّ وَخُذْ یَاسَیِّدِیْ بِیَدِیْ

اِذْ دَهَشَنِیَ الْمُلِمَّاتُ الْمُهِمَّاتُ

اے میرے سردار میری دست گیری فرمایئے، اور مجھ پر نظر عنایت کیجئے جب کہ سخت مہلکات حیران کردیں۔

(۱۸) شیخ عبداللہ شیراوی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ مُذْنِبٌ وَمِنَ الْجُوْدِ قُبُوْلُ الْمُذْنِبِ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں گناہ گار ہوں اور کرشمۂ سخاوت سے یہ ہے کہ گناہ گار کو رد نہ کیا جائے۔

(۱۹) شیخ مُصطفیٰ بابی حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

اِلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْجَآءَ ضَارِعًا

أَخُوْ عَثْرَةٍ یَّرْجُوْ الْاِقَالَةَ مُذْنِبٌ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ایک گناہ گار تقصیروار عاجزی کرتا ہوا اس لئے حاضر ہوا ہے کہ وہ معافی کا اُمیدوار ہے۔

(۲۰) امام عبدالرحمٰن بن خلدون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

اِنِّیْ دَعَوْتُکَ وَاثِقًا بِاِجَابَتِیْ یَاخَیْرَ مَدْعُوٍّ وَّخَیْرَ مُجِیْبٍ

اے بہتر مدعو اور بہتر مجیب میں نے اپنی قبولیت کی توقع رکھتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا ہے۔

Marfat.com

(۲۱) شیخ سلمان الدین بن خطیب اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

أَيَا خَاتِمَ الرُّسُلِ الْمَكِيْنِ مَكَانُهُ

حَدِيْثُ الْغَرِيْبِ الدَّارِ فِيْكَ غَرِيْبُ

اے خاتمِ رُسُل بزرگ مرتبہ والے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی درگاہ میں غریب کی عرض کس قدر قبولیت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔

(۲۲) امام صرخری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَارَسُوْلَ الْالٰهِ كُنْ لِّيْ مُغِيْثًا فِيْ أُمُوْرِيْ لَعَلَّ قَلْبِيْ يَؤُوْبُ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میری جملہ امور میں فریادرسی فرمایئے اُمید ہے کہ میرا دل راہِ راست پر آجائے گا۔

(۲۳) شیخ علاّمہ شہاب خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

مَنْ لِّيْ سِوَاكَ يَامَلَاذَأَمَلِيْ انْ جَارَدَهرِيْ وَتَعَدّٰى مُشْتَكِيْ

اے فریادرس اگر مجھ پر زمانہ ظلم کرے اور میری شکایت سے تجاوز کرے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرا کون ہے۔

(۲۴) امام شہاب محمود حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَارَسُوْلَ الْالٰهِ ضَاقَتْ بِأَمْرِيْ

حِيْلَتِيْ وَاعْتَرَتْ وَسَاوِسُ فِكْرِيْ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میری عقل میرے کام میں کوتاہ نظر ہے اور میرے فکر پر غلبۂ وساوس ہے۔

وَأُنْشِدُ يَاشَافِعَ الْمُذْنِبِيْنَ أَجِرْ مَنْ بِبَابِ حِمَاكَ اسْتَجَارَكَ

اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے! میں قسمیہ عرض کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے شخص کو جو کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پناہ چاہے ضرور پناہ دیجئے۔

(۲۵) علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

يَا غِيَاثِيْ فِي الْمُهِمَّاتِ وَيَا مَنْ بِهٖ نِلْتُ الْهُدٰى وَالرُّشْدَا

اے میرے فریادرس جملہ مشکلات میں، اور اے وہ ذات جس کی برکت سے میں نے ہدایت پائی اور بھلائی حاصل کی۔

(۲۶) علامہ ابن کمیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

يَاسَيِّدِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْبِيَدِيْ

فَأَنْتَ قَصْدِيْ وَأَنْتَ السُّؤْلُ وَالْأَدَبُ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! یا سیدی! میری دستگیری فرمایئے کیوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی میرے مقصد اور سوال اور ادب ہیں۔

(۲۷) علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

يَاسَيِّدَ الْأَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ أَجْمَعِهِمْ

يَامَنْ بِهٖ زَالَ عَنَّا الْهَمُّ وَالتَّعَبُ

اے تمام نبیوں اور رسولوں کے سردار! اے وہ ذات جس کی برکت سے ہم سے جملہ غم اور مصیبتیں اٹھ گئیں۔

Marfat.com

(۲۸) شیخ احمد صغدی امام درویشیہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاشَافِعَ الْخَلْقِ فِیْ یَوْمِ الرِّجَافِ أَغِثْ
مَنْ جَآءَ بِالذَّنْبِ وَالْعِصْیَانِ یَنْتَحِبُ

اے قیامت کے دن لوگوں کے شفیع ایسے شخص کی جو کہ اپنے گناہ اور عصیاں کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہو فریاد رسی فرمائیے۔

(۲۹) علاّمہ ابومدین مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَاخَیْرَ الْوَرٰی
مَالَاحَ بَرْقٌ فِی السَّمَآءِ وَمَاخَفٰی

اے بہترین خلائق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو جب تک کہ آسمان پر بجلی کا چمکنا اور مخفی ہونا جاری ہے۔

(۳۰) شیخ امام احمد عروسی مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

أَیَاأَکْرَمَ الْأَرْسَالِ یَا أَشْرَفَ الْوَرٰی
وَمَنْ مِّثْلُہٗ فِی الْقَبْلِ وَالبَعْدِ لَایُلْقٰی

اے تمام اصنافِ مخلوقات سے اکرم اور تمام مخلوقات سے اشرف! جس کی نظیر نہ ہوئی، اور نہ ہوگی۔

(۳۱) شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

أَلَایَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَاأَشْرَفَ الْوَرٰی
وَمَنْ لَّیْسَ فِی الْعُلْیَا لَہٗ مَنْ یُّنَازِعُ

Marfat.com

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جملہ مخلوقات سے افضل ہیں، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بلندیِ مرتبہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی شریک نہیں (توجہ فرمایئے)۔

(۳۲) علامہ محمد بن حنیف تلمسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

فَیَاخَاتَمَ الرُّسُلِ الْکِرَامِ وَمَنْ بِہٖ
لَنَامِنْ مُّھُوْلَاتِ الذُّنُوْبِ تَخَلُّصُ

اے خاتمِ رُسُلِ کرام اور اے وہ ذات جس کی وجہ سے ہمیں گناہوں کی بڑی مشکلات سے نجات ہوگی۔

(۳۳) علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

سَیِّدِیْ یَاأَبَاالْبُتُوْلِ أَغِثْنِیْ   أَنْتَ أَدْرٰی بِمَاحَوَاہُ الضَّمِیْرُ

اے میرے سردار! اے حضرت بتول کے والد ماجد میری فریادرسی فرمایئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے دل کی بات خوب جانتے ہیں۔

(۳۴) امام وِتری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

زَمَانِیْ رَمَانِیْ بِالذُّنُوْبِ فَھَاأَنَا
لِجَاھِکَ یَاخَیْرَ الْخَلَائِقِ أَعُوْذُ

میری زندگی نے مجھے گناہوں میں رکھا پس اب تو میں اے خیر الخلائق تیری قدر بلند کی طرف پناہ گیر ہوں۔

(۳۵) امام فتح اللہ بن نحاس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَامَنْبَعَ الْجُوْدِ الَّذِىْ مِنْ رَّاحَتَيْهِ الْمَاءُ نَابِعُ

اے وہ ذات منبع جودوکرم جن کی ہتھیلیوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔

(۳۶) علامہ شہاب محمود حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَاسَيِّدِىْ وَوَسِيْلَتِىْ أَنَاخَائِفٌ مِنْ هَوْلِ يَوْمٍ فَمَا لَهٗ مِنْ رَّافِعٍ

اے میرے سردار اور وسیلہ میں ایسے روز کے حساب سے ڈرتا ہوں جس کو کوئی اُٹھا نہیں سکتا۔

(۳۷) علامہ علاؤالدین بن ملیک حموی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

فَيَاسَيِّدَ الْكَوْنَيْنِ أَنْتَ وَسِيْلَتِىْ

اِلَى اللّٰهِ اِنِّىْ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْخَطَاءُ

اے سیّدالکونین! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے اللہ تعالیٰ کے ہاں وسیلہ ہیں کیوں کہ میں ایک بندہ خطا کار ہوں۔

(۳۸) علامہ جمال الدین نباتہ مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَاخَاتِمَ الرُّسُلِ لِىْ فِى الْمُذْنِبِيْنَ غَدًا

عَلٰى شَفَاعَتِكَ الْغَرَّآءِ تَعْوِيْلُ

اے خاتمِ رُسُل! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہر و باہر شفاعت پر گناہ گاروں میں مجھے بھی قیامت میں بھروسا ہے۔

Marfat.com

(۳۹) امام کمال الدین بن زملکانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَاأَفْضَلَ الرُّسُلِ يَامَوْلَى الْأَنَامِ وَيَا
خَيْرَ الْخَلَائِقِ مِنْ انْسٍ وَّ أَمْلَاكِ

اے تمام رسولوں سے افضل اے مخلوقِ خدا کے آقا اور تمام انسانوں اور تمام فرشتوں سے افضل۔

(۴۰) امام صرخری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَامَنْ إذَا نَالَنِیْ ضَیْمٌ وَضِقْتُ بِهٖ
ذَرْعًافَقَلْبِیْ بِهٖ فِیْ كَشْفِهٖ يَثِقُ

اے وہ ذات جب کہ مجھ پر کوئی ظلم ہوتا ہے اور نہایت دل تنگ ہوتا ہوں اُس وقت میرا دل بھروسہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی پر ہے۔

(۴۱) امام ابومحمد عبداللہ بن ابی زکریا شقراطیسی مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

قُمْ يَامُحَمَّدُ فَاشْفَعْ فِی الْعِبَادِ وَقُلْ
يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ عَائِذًاوَّسَلْ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اُٹھو اور خدا تعالیٰ کے بندوں کی شفاعت کرو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو فرمائیں گے دیا جائے گا اور دوبارہ پھر شفاعت کرو اور سوال کرو۔

(۴۲) شیخ حسین دجانی مُفتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَارَحْمَةَ اللّٰهِ فِی الدَّارَيْنِ كَنْزَ غِنًى لَهٗ مِنَ اللّٰهِ اِكْرَامٌ وَتَبْجِيْلٌ

Marfat.com

اے دونوں جہاں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور خزانہ غنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہتر اکرام و تعظیم ہے۔

(۴۳) شیخ قلقشندی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاخَیرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ
أَنْتَ الْمُرَادُ وَأَنْتَ الْقَصْدُ وَالسُّؤْلُ

اے اُن سب لوگوں سے بہتر جن کے اجسام زمین میں مدفون ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہی (ہماری) مراد اور قصد اور مطلوب ہے۔

(۴۴) سیدنا محمد بکری بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاأَکْرَمَ الْخَلْقِ عَلٰی رَبِّهٖ وَخَیرَ مَنْ فِیهِمْ بِهٖ یُسْئَلُ

اے سب کائنات سے اپنے خداوند تعالیٰ کے ہاں مکرّم اور اے سب سے بہتر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سے سوال کیا جاتا ہے۔

(۴۵) علامہ ابنِ جابر اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

فَیَا خَیرَ خَلْقِ اللّٰهِ جَاهُکَ مَلْجَئِیْ
وَحُبُّکَ ذُخْرِیْ فِی الْحِسَابِ وَمَوْئِلِیْ

اے سب مخلوق سے بہتر! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتبہ میری پناہ ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت حساب کے لئے میرا ذخیرہ ہے، اور پناہ ہے۔

(۴۶) علامہ ابوعبداللہ محمد شراف اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاسَیِّدَ الرُّسُلِ اصْطَفَاهُ وَیَا خَاتِمَهُمْ جَمْعًا لِمَعْنَی الْکَمَالِ

اے سب رسولوں سے برگزیدہ اور اے تمام کے لئے معنیٔ کمال کو ختم کر دینے والے۔

(۴۷) مولانا نجم الدین محمد بن سوار شیبانی دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

يَانَبِيَّ الْهُدٰى أَدْرَكَ الْأُمَّةُ مِنْ هَدْيِهِ الْمُنِيرِ هُدَاهَا

اے ہدایت دینے والے نبی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے روشن طریقے سے اُمت نے اپنی ہدایت حاصل کی۔

(۴۸) علّامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

يَاعِمَادِيُ أَنْتَ أَدْرٰى بِالزَّمَانِ مَالِأَهْلِيْهِ وَفَاءٌ وَعُهُوْدُ

اے میرے بھروسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمانے کے متعلق خوب جانتے ہیں کہ اپنے اہل کے ساتھ کیسا بے وفا اور عہد شکن واقع ہوا ہے۔

(۴۹) شیخ باعور علوی حُسینی مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

يَاأَكْرَمَ الْخَلْقِ وَخَيْرَ الْوَرٰى وَسَيِّدَ الرُّسُلِ وَجَدَّ الْحُسَيْنِ

اے جُملہ مخلوقات اور کائنات سے مکرّم اور تمام رسولوں کے سردار اور امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا۔

(۵۰) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

يَا صَاحِبَ الْعِلْمِ الْهَادِيُ لِقَاصِدِهٖ

حُسْنَ الْبَيَانِ أَجِرْنِيُ فِيُ حِمَى الْعِلْمِ

اے آقا جو طالب علم کو حُسنِ بیان کی ہدایت فرماتے ہیں پس مجھے دائرۂ علم میں پناہ دیجئے۔

(۵۱) امام شہاب احمد بن خلوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

یَاصَاحِبَ الْجَاہِ عِنْدَاللّٰہِ خُذْبِیَدِیْ

حَاشَاكَ تَتْرُكُ أَهْلَ الْحُبِّ فِیْ عَدَمِ

اے اللہ تعالیٰ کے ہاں صاحب مرتبہ میری دستگیری فرمائیے یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعید ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہلِ محبت کو محروم رکھیں۔

(۵۲) علامہ امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔ ؎

یَا أَکْرَمَ الرُّسُلِ مَالِیْ مَنْ أَلُوْذُبِہٖ

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے سب نبیوں سے زیادہ مکرّم میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغیر کِس کی پناہ لوں جب طرح طرح کے حادثے وقوع میں آئیں۔

(۵۳) علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

نَبِیَّ الْهُدٰی یَاأَعْظَمَ النَّاسِ مَائِلًا

وَمَنْ جُوْدُهٗ فِی الْعَالَمِیْنَ عَمِیْمٌ

اے ہدایت کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں سے سخاوت میں بڑھے ہوئے اور جن کا جودوکرم تمام جہانوں میں عام ہے۔

(۵۴) علامہ برعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَاأَمَلِیْ

یَامَوْئِلِیْ یَامَلَاذِیْ یَوْمَ یَلْقَانِیْ

Marfat.com

اے میرے سردار اے اللہ تعالیٰ کے رسول اور میری اُمید اے میرے مرجع

اے جائے پناہ قیامت میں۔

(۵۵) امام حسن بن مسعود لویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَارَسُوْلَ الْاِلٰہِ اِنِّیْ نَزِیْلٌ وَنَزِیْلُ الْکِرَامِ لَیْسَ یُضَامُ

اے اللہ تعالیٰ کے رسول میں مہمان ہوں، اور بزرگوں کے مہمان پر ظلم نہیں ہوسکتا۔

(۵۶) علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

أَیَاخَیْرَالْأَنَامِ بِکُلِّ خَیْرٍ وَخَیْرُخِیَارِھِمْ نَسَبًاوَّنَسْلًا

اے ہر قسم کی خوبی میں سارے جہاں سے بہتر اور نسب و نسل کے سب اچھے

لوگوں سے زیادہ اچھے۔

(۵۷) علامہ ابوالسرور بن نورالدین شعراوی مصری، معاصرِ شہاب مقری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَارَسُوْلَ الْاِلٰہِ یَامَنْ یُّرْجٰی وَیُنَادٰی عِنْدَ الْکُرُوْبِ وَیُسْئَلُ

اے اللہ تعالیٰ کے رسول! اے وہ ذات جس کو مصیبتوں کے وقت پکارا جاتا

ہے اور سوال کیا جاتا ہے۔

(۵۸) شیخ فتح اللہ بیلونی حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَامَلَاذِیْ یَاعَیَاذِیْ کَمْ عَنًی زَالَ عَنِّیْ بِکَ فَوْرًا وَانْجَلٰی

اے میرے ماویٰ اے میری پناہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت

سے میری کس قدر مشکلیں فوراً زائل ہوگئیں۔

Marfat.com

(۵۹) علاّمہ شہاب محمود حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

یَاخَاتِمَ الرُّسُلِ الْکِرَا ... مِ وَمَبْدَءَ الْفَضْلِ الْجَزِیْلِ

اے سب مکرّم نبیوں کے خاتم اور فضیلتِ کثیرہ کے سرچشمہ۔

(۶۰) علاّمہ امام صرخری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

یَاحَبِیْبَ الرَّحْمٰنِ أَنْتَ الْمُرْجٰی ... وَالْوَجِیْهُ الْمُشَفَّعُ الْمَامُوْلُ

اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُمیدیں وابستہ ہیں اور صاحبِ شفاعت ہیں جن سے اُمیدیں ہیں۔

(۶۱) علاّمہ برعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

یَاخَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرْبِ أَعْظُمُهٗ
فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ السَّهْلُ وَالْجَبَلُ

اے اُن سب سے بہتر جو مٹی میں مدفون ہیں، جن کی وجہ سے نرم اور سخت زمین متبرک ہو چکی ہے۔

(۶۲) علاّمہ شیخ عبدالرحمٰن بہلول دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

أَلَا یَا أَجَلِّ الْخَلْقِ مَرْحَمَةً وَّ یَا
أَتَمَّ الْوَرٰی حُسْنًا وَّأَعْظَمُهُمْ صِلَةً

اے سب مخلوق سے زیادہ رحیم، اور سب سے زیادہ حسین، اور سب سے زیادہ حُسنِ سلوک کرنے والے۔

Marfat.com

(۶۳) علامہ شیخ عبدالرحیم شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاسَیِّدَ الرُّسُلِ وَمَنْ جُوْدُہٗ لِکُلِّ خَلْقِ اللّٰہِ مُسْتَرْسِلٗ

اے سب رسولوں کے سردار! اور اے وہ ذات جس کی بخشش تمام کائنات کے لئے وسیع ہے۔

(۶۴) علامہ شہاب احمد مقری صاحب ''نفخ الطّیب'' رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

فَیَاأَزْکی الْوَرٰی شَرَفَا وَشِفَافِیْھِمْ مِنَ الْعِلَلِ

اے سب مخلوق سے پاکیزہ شرافت والے اور اُن کو بیماریوں سے شفاعت عنایت فرمانے والے۔

(۶۵) علامہ شیخ امام یحییٰ صرخری حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَاحَبِیْبَ الرَّحْمٰنِ فِی الْخَلْقِ یَامَنْ
تَعْرِفُ الْأَرْضُ فَضْلَہٗ وَ السَّمَاءُ

اے مخلوقات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب! اے وہ ذات پاک جس کے فضل وکرم سے زمین وآسمان واقف ہیں۔

(۶۶) علامہ شمس الدین نواجی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

یَارَسُوْلَ الْاِلٰہِ اِنِّیْ غَرِیْبٌ فَأَغِثْنِیْ یَامَلْجَأَالْغُرَبَاءِ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں ایک پردیسی ہوں، اے مرجع غرباء میری فریادرسی فرمائیے۔

Marfat.com

(۶۷) علامہ شیخ بُرہان الدین قیراطی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَارَسُوْلَ الْاِلٰهِ يَاسَيِّدَ الرُّسُلِ اِلٰى بَابِكَ الرَّحِيْبِ الْتِجَائِىْ

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اور اے سب رسولوں کے سردار میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسیع درگاہ میں پناہ لیتا ہوں۔

(۶۸) شیخ امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

يَانَبِىَّ الْهُدٰى اسْتَغَاثَهٗ مَلْهُوْ ... فٌ أَضَرَّتْ بِحَالِهِ الْحَوْبَاءُ

یا نبی الہدیٰ! جن کے حضور میں ایک غمگین فریاد کررہا ہے جس کے حال کو گناہوں نے متغیر کردیا۔

(۶۹) امام زین العابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں:۔

يَارَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ أَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ

مَحْبُوْسُ أَيْدِى الظّٰالِمِيْنَ فِىْ مَوْكِبٍ وَالْمُزْدَحِمِ

اے رحمۃ للعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو، وہ لشکر اور ازدحام میں ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

(۷۰) شیخ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں جارہے تھے کہ راستہ میں یکایک مرضِ فالج میں مُبتلا ہوگئے، اُس وقت اُن کے ہمراہ نہ تو کوئی رفیق تھا اور نہ ہی کوئی اور مددگار تھا کہ جو اُن کو منزلِ مقصود تک پہنچادیتا، پس اُنہوں نے اِسی حالت میں قصیدہ بُردہ تصنیف کیا جس کے دو شعر یہ ہیں: جن میں آپ صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوں اِلتجا کرتے ہیں:۔ ؎

یَا أَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ أَلُوْذُبِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے بزرگ ترینِ خلائق میرے لئے عام حادِثہ اور مصیبت کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں ہے جس کے ساتھ پناہ مانگوں۔

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِیْ
اِذَا الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

اور اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ہماری شفاعت کرنے سے کچھ کم نہ ہوگی جس وقت اللہ تعالیٰ صِفتِ انتقام سے ظہور فرمائے گا۔

پس جب اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استغاثہ کیا اور قصیدہ ختم کیا تو اُن کو نیند آ گئی خواب میں زیارتِ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مُشرّف ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے جسم پر اپنا دستِ مبارک پھیرا جس سے وہ معارضِ فالج سے صحت یاب ہو گئے۔

(زرقانی، قسطلانی، انتباء فی سلاسلِ اولیاء اللّٰہ مصنّفہ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی)

(۷۱) حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

یَامَالِکِیْ کُنْ شَافِعِیْ فِیْ فَاقَتِیْ اِنِّیْ فَقِیْرٌ فِی الْوَرَآءِ لِغِنَاكَ

Marfat.com

اے میرے مالک میرے شفیع ہو جیے میرے فقر کی حالت میں، میں خلق میں سب سے زیادہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غنا کا محتاج ہوں۔

یَا أَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی
جُدْلِیْ بِجُوْدِكَ وَارْضِنِیْ بِرِضَاكَ

اے بزرگ ترین جنوں اور انسانوں کے اور اے خزانہ مخلوقات بخشئے مجھے اپنی بخشش سے اور راضی کیجئے اپنی رضامندی سے۔

أَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْکَ وَلَمْ یَکُنْ
لِأَبِیْ حَنِیْفَةَ فِیْ الْأَنَامِ سِوَاكَ

میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بخشش کا حریص ہوں، اور ابو حنیفہ کا بجز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی مددگار نہیں۔

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا
أَرْجُوْا رِضَاكَ وَاَحْتَمِیْ بِحِمَاكَ

اے سرداروں کے سردار میں دِلی ارادے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور آیا ہوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضاء کا اُمیدوار ہوں اور اپنے آپ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ میں دیتا ہوں۔

(۷۲) شیخ ابنِ تیمیہ کتاب ''العقل والنّقل'' میں تحریر لکھتے ہیں:۔

فَإِذَا خَاطَبْنَاهُ یَعْنِیْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْنَا أَنْ نَتَأَدَّبَ بِأَدَبِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَيْثُ قَالَ "لَاتَجْعَلُوْادُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا" فَلَانَقُوْلُ "يَامُحَمَّدُ" "يَاأَحْمَدُ" كَمَايَدْعُوْا بَعْضُنَا بَعْضًا بَلْ نَقُوْلُ "يَارَسُوْلَ اللّٰهِ" "يَانَبِيَّ اللّٰهِ" وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى خَاطَبَ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بِأَسْمَآئِهِمْ فَقَالَ "يَآاٰدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ" "يَانُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ" "يَامُوْسٰى اِنِّىْ أَنَارَبُّكَ" "يَاعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ" وَلَمَّاخَاطَبَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ "يَآأَيُّهَاالنَّبِىُّ" "يَآأَيُّهَاالرَّسُوْلُ" "يَاأَيُّهَاالْمُزَّمِّلُ" "يَآأَيُّهَاالْمُدَّثِّرُ" فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَتَأَدَّبَ فِىْ دُعَآئِهٖ وَخِطَابِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ جب کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مخاطبہ ومکالمہ کریں تو ہم پر واجب ہے کہ ہم اُنہی آداب اور شرائط کو ملحوظ رکھیں جن کو خدائے ارحم الراحمین نے جب بھی اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا لحاظ رکھا ہے، دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔ لَاتَجْعَلُوْادُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ترجمہ:۔ ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو،" پس ہم یوں نہیں پکاریں

گے 'یَا مُحَمَّدُ' 'یَا أَحْمَدُ' جیسا کہ نام لے کر آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہیں۔ بلکہ یوں کہیں گے 'یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، یَا نَبِیَّ اللّٰهِ' اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اُن کے ناموں سے پکارا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'یَا آدَمُ اسْکُنْ أَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ' 'یَا آدَمُ، یَا نُوْحُ، یَا مُوْسٰی' 'یَا عِیْسٰی'، اور جب کہ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا تو نام نہیں لیا بلکہ یوں سرفراز کہ 'یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ' 'یَا أَیُّهَا الرَّسُوْلُ یَا أَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ' 'یَا أَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ' تو ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ جب ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکاریں اور خطاب کریں تو ضرور پاسِ ادب ملحوظ رکھیں۔

اس تقریر سے چار مسئلے ثابت ہوئے

ایک یہ کہ شیخ ابنِ تیمیہ کا مسلک صریح اور مذہب صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں حیات ہیں، اور اُسی پاسِ ادب کے مستحق جس کے وہ حیاتِ ظاہری میں مستحق تھے، ورنہ مخاطبہ اور مکالمہ محض فضول ہے، اور آداب وشرائط کو ملحوظ رکھنا بالکل بے کار۔

دوسرا یہ کہ عالمِ ناسوت اور دُنیا میں اس بدن کے ساتھ سننا خاص نہیں بلکہ جیسا کہ دُنیا میں انسان سنتا ہے ویسے ہی عالمِ برزخ میں، بلکہ زیادہ سنتا ہے، ورنہ مکالمہ ومخاطبہ کا کوئی معنیٰ نہیں، کیوں کہ جو شخص ایسی چیز کو پکارتا ہے جو سماعت رکھتی ہی نہیں اُس کا پکارنا مجنونانہ حرکت ہوگی۔

تیسرا یہ کہ موت صرف انتقال کا نام ہے، یعنی ایک عالم سے منتقل ہو کر

دُوسرے عالَم میں چلے جانا اور بس، لہٰذا اس انتقال کے بعد ارواح تمام زندہ ہیں، ہاں اختلاف اگر ہے تو اجسام کے فناء بقاء کے متعلق ہے۔ پس انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام کو قطعاً زمین نہیں کھا سکتی، باقی دُوسرے اشخاص کے مراتب مختلف ہوتے ہیں، لہٰذا قطعاً نہیں کہا جاسکتا کہ اُن کے وجود اسی طرح باقی ہیں، پس یہ امر ثابت ہوا کہ روح بعد مفارقت بلا تغیُّر و تبدُّل اسی طرح بالاتفاق باقی رہتی ہے۔

چوتھا یہ کہ بعد موت بمعنی مذکور ندا کرنا اور پکارنا اور مکالمہ ومخاطبہ نہ صرف جائز بلکہ تقاضائے ایمان ہے، نہ اس میں کفر لازم آتا ہے نہ شرک، کیوں کہ اگر کوئی محذورِ شرعی لازم ہوتا تو یہ کبھی متصوّر نہیں ہوسکتا کہ اس قدر ذی شان عالم، اور وہ بھی حنبلی مذہب کا امام جس کا ایک قدم بھی ظاہر حدیث سے آگے نہیں جاسکتا، ایک ایسی چیز کی تعلیم دیتا اور اشاعت کرتا جو کہ شرعاً ممنوع اور محذور ہو حاشا۔

(۷۳) مولوی محمد اسحاق دہلوی 'مائۃ مسائل' کے چوبیسویں سوال کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اگر کسے یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ بگوید برائے رسیدنِ درود وسلام جائز است۔

ترجمہ:۔ اگر کوئی شخص یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کہے درود وسلام پہنچانے کے واسطے تو جائز ہے۔

دیکھئے مولوی محمد اسحاق صاحب جو ظاہر احادیث پر عمل کرنے والے بڑے

Marfat.com

محتاط اور متشدّد ہیں وہ بھی ندائے غیبیہ کو جائز فرماتے ہیں، گو اس میں درود وسلام کی تخصیص کرتے ہیں مگر اس میں بھی ہمارے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے۔

(۷۴) شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوبت میں خطابِ حاضر فرماتے ہیں:۔ چناں چہ وہ بوستاں میں تحریر فرماتے ہیں:۔

چہ کم گردد اے صدرِ فرخندہ پے زِقدرِ رفیعت بدر گاہ حے

اے مبارک قدم سردار آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بلند قدر سے خدا تعالیٰ کی درگاہ میں کیا کمی آتی ہے۔

کہ باشند مُشتے گدایانِ خَیل بمہمانِ دارالسلامت طفیل

کہ چند فقیرانِ اُمت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلامتی کے گھر میں طفیلی مہمان بن جائیں۔

چہ وصفت کند سعدیٔ ناتمام عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عاجز سعدی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کیا توصیف کر سکتا ہے اے نبی آپ پر درود وسلام ہو۔

(۷۵) مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیبوبت میں خطابِ حاضر کرتے ہیں:۔ چناں چہ وہ اپنی کتاب زلیخا میں تحریر فرماتے ہیں:۔

زمہجوری برآمد جانِ عالَم تَرَحَّمْ یَانَبِیَّ اللّٰہِ تَرَحَّمْ

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدائی سے جہان والوں کی جان نکل رہی ہے رحم فرمائیے اے اللہ کے نبی رحم فرمائیے۔

نہ آخر رحمۃ لِّلعالَمینی　　زمحروماں چرا فارغ نشینی

کیوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تمام جہان کے لئے رحمت ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم مہجوروں پر توجہ کیوں نہیں کرتے۔

شبِ اندوہ مارا روز گرداں　　زرویت روزِما فیروز گرداں

ہمارے غم اور اندوہ کی رات کو خوشی کے دن سے بدل دیجئے، اپنے دیدار سے ہمارے نصیبہ کو فتح مند کیجئے۔

تو ابرِ رحمتی آن بہ کہ گاھے
کنی برحالِ لب خشکاں نگاھے

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رحمت کے بادل ہیں اس لئے عرض یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی تو ہم پیاسوں کے حال پر نظر عنایت فرمائیں گے۔

(۷۶) شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بحالتِ غائب خطابِ حاضر کرتے ہیں:۔ چناں چہ تحفۂ قادریہ میں ہے:۔

گر نبودے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ذات پاکِ تو
ھیچ پیغمبر نبُردے دولتِ پیغمبری

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجود نہ ہوتا تو کوئی رسول دولتِ رسالت سے ممتاز نہ ہوتا۔

Marfat.com

(۷۷) شاہ شمس تبریز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بحالتِ غائب خطابِ حاضرانہ کرتے ہیں:۔ چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:۔

(۱) یَارَسُوْلَ اللّٰہِ حبیبِ خالِقِ یکتا توئی
برگزیدہ ذُوالجلال پاک وبے ھمتا تُوئی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب بے مثل ہیں، خداوندِ بزرگ و پاک ولاشریک کے برگزیدہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔

(۲) نازنینِ حضرتِ حق صدروبدرِ کائنات
نُورِ چشمِ انبیاء چشم وچراغِ ما تُوئی

اللہ تعالیٰ کے پیارے لاڈلے اور تمام کائنات کے صدر اور ماہِ کامل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں نبیوں کی آنکھوں کے نور اور ہماری آنکھیں اور چراغ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔

(۳) یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُودانی اُمّتانت عاجزاند
عاجزاں را رھنماؤ جُملہ را ماوٰے تُوئی

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ جانتے ہیں کہ آپ کی اُمت عاجز اور گناہ گار ہے، عاجزوں اور گناہ گاروں کے رہنما اور سب کے جائے پناہ آپ ہی ہیں۔

Marfat.com

(۷۸) حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مہاجرِ مکہ معظمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بحالتِ غائب خطابِ حاضرانہ فرماتے ہیں:۔

چنانچہ اُن کی نعتیہ نظم میں ہے:۔

(۱) ذرا چہرے سے پردے کو اُٹھاؤ یارسول اللہ
مُجھے دیدار تم اپنا دکھاؤ یارسول اللہ [۱]

(۲) کرو رُوئے منوّر سے مری آنکھوں کو نورانی
مُجھے فُرقت کی ظلمت سے بچاؤ یارسول اللہ [۱]

(۳) اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
بس اب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یارسول اللہ [۱]

(۴) پھنسا ہوں بے طرح گردابِ غم میں ناخدا ہوکر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ [۱]

(۵) اگرچہ ہوں نہ قابل واں کے پر اُمید ہے تم سے
کہ پھر مُجھ کو مدینہ میں بلاؤ یارسول اللہ [۱]

(۶) جہاز اُمت کا حق نے کردیا آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ [۱]

(۷) پھنسا کر اپنے دامِ عشق میں امدادؔ عاجز کو
بس اب قیدِ دوعالَم سے چھڑاؤ یارسول اللہ [۱]

---

[۱] صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

Marfat.com

(۷۹) مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسۂ دیوبند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بحالتِ غائب خطابِ حاضرانہ فرماتے ہیں:۔ چناچہ اُن کے قصائدِ نعتیہ میں ہے:۔

اگر جواب دیا بے کسوں کو تو نے بھی تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار
کروڑوں جُرم کے آگے یہ نام کا اسلام کرے گا یانبی اللہ کیا یہ میری پکار
بہت دنوں سے تمنا ہے کیجئے عرضِ حال اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار
مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسمِ بے کس کا کوئی حامی کار

(۸۰) مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دیوانِ نعتیہ میں جابجا غائب میں خطابِ حاضر فرماتے ہیں:۔ چناں چہ من جملہ اُن کے ایک قصیدہ نعتیہ یہ ہے:۔

۱ ہے مجھے تیرا وسیلہ یامحمد مصطفیٰ
کون ہے جُز تیرے میرا یامحمد مصطفیٰ [1]

۲ کُچھ نہیں ہے میرے پاس اور راہِ عدم درپیش ہے
آسرا ہے ایک تیرا یامحمد مصطفیٰ [1]

۳ نقدِ توبہ رائگاں کھویا ہوا توبہ شکن
نفس نے مُجھ کو تو لوٹا یامحمد مصطفیٰ [1]

۴ کونسا وہ کارِ بد ہے جو نہیں مُجھ سے ہوا
میں رہا مُجرم خُدا کا یامحمد مصطفیٰ [1]

---

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

Marfat.com

۵ سر پر گٹھڑی ہے گناہ کی کیوں نہ پھر تشویش ہو
تم سے آکر کیا کہوں گا یا محمد مصطفےٰ [1]

۶ ایک دن بھی عاقبت کی فکر کچھ میں نے نہ کی
میں رہا پابندِ دُنیا یا محمد مصطفےٰ [1]

۷ جُز خطا مُجھ سے نہ کوئی بھی ہوا کارِ ثواب
کون ہے بد کار مُجھ سا یا محمد مصطفےٰ [1]

۸ میں غریقِ بحرِ عصیاں ہوں کرم کی ہو نظر
پار ہو اب میرا بیڑا یا محمد مصطفےٰ [1]

۹ آپ ہی اپنے درِ اقدس پہ جب رہنے نہ دیں
پھر کہاں میرا ٹھکانا یا محمد مصطفےٰ [1]

۱۰ اُمتِ عاصی کی کشتی کے نگہبان آپ ہیں
ناخدا کا کیا بھروسہ یا محمد مصطفےٰ [1]

۱۱ آرزو ہے دن قیامت کے لوائے حمد کا
ہو مرے سر پر بھی سایا یا محمد مصطفےٰ [1]

۱۲ یہ تمنا ہے کہ ہو خورشیدِ محشر تیز جب
چہرۂ انور دکھانا یا محمد مصطفےٰ [1]

---

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

Marfat.com

اولیاءاللہ کوغیبت میں حاضرانہ ندا کرنے کا جواز اور اِس کے دلائل

اِس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء واولیاء کو حاضر وناظر ہونے کی صفت عطا فرمائی ہے کہ وہ ہر ایک کی پکار اور ندا کو سُن لیتے ہیں:۔

چنانچہ حدیث قدسی ہے:۔

(۱) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَاتَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْئٍ أَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّاأَفْرَضْتُ عَلَیْهِ وَمَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحْبَبْتُهٗ فَاِذَاأَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُبِهٖ وَیَدَهُ الَّذِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَأُعْطِیَنَّهٗ۔ (الحدیث) (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے ولی کا دُشمن ہے میں اُس کے مقابلہ میں اِعلانِ جنگ کردیتا ہوں، اور میرے بندے نے اُس فرض کے ادا کرنے سے جو میں نے اُس پر فرض کیا ہے بڑھ کر اور کِسی شئے سے جو میرے نزدیک زیادہ عزیز ہے، مُجھ تک تقرُّب حاصِل نہیں کیا، اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے

Marfat.com

ساتھ مُجھ تک تقرُّب حاصِل کرتا ہے، حتیٰ کہ میں اُس کو دوست بنالیتا ہوں، اور جب میں اُس کو دوست بنالیتا ہوں تو پھر اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اُس کی آنکھ بن جاتا جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اور اگر مُجھ سے مانگتا ہے تو میں اُس کو ضرور دیتا ہوں۔ (مِشکوٰۃ)

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ جب کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ قُربِ فرائض اور قُربِ نوافل کے مدارج طے کرلیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے، جس کو ولی کہتے ہیں تو پھر اُس کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ اُس کے کان خدا تعالیٰ کے کان بن جاتے ہیں۔ یعنی اُس کی قوتِ سامِعہ اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ وہ خُدا تعالیٰ کی قوتِ سامعہ کا مظہر ہوجاتی ہے، جس طرح خُدا تعالیٰ کی سمع قریب وبعید سب جگہ سنتی ہے اُسی طرح ولی اللہ کی قوتِ سامعہ قریب وبعید سے برابر سنتی ہے۔ اُس کی آنکھ میں وہ قوت پیدا ہوجاتی ہے کہ اُس کو خدائی آنکھ کہہ سکتے ہیں یعنی دُور ونزدیک سے دیکھتی ہے۔

اُس کے ہاتھوں میں وہ طاقت ہوتی ہے کہ وہ خدائی ہاتھ ہو جاتے ہیں، یعنی دور ونزدیک سے جس چیز کو چاہے پکڑ لیتا ہے۔ اُس کے پاؤں خدائی پاؤں بن جاتے ہیں، یعنی جہاں چاہے ایک ہی آن میں پہنچ سکتا ہے۔

اِس کا نام اِصطلاحِ صُوفیہ میں قُربِ نوافِل ہے، اِس درجہ میں بندہ کا نام برائے نام ہی ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

اللّٰہ اللّٰہ گفتہ اللّٰہ مے شود
ایں سخن حقّ است باللّٰہ مے شود

یعنی بندہ اللہ اللہ کہنے سے شیونِ الٰھیہ کا مظہر بن جاتا ہے، یہ بات حق ہے بخدا پوری ہو جاتی ہے۔

پس جب کوئی شخص ایسے ولی اللہ کو پکارے جو اِس صفت سے موصوف ہو تو وہ بالضرور دور سے سُن لے گا، دیکھے گا، اور مدد بھی کرے گا۔

چناں چہ سینکڑوں صحیح واقعات کُتبِ معتبرہ میں موجود ہیں۔

دستِ پیر از غائباں کوتاہ نیست
قبضۂ ایں جُز قبضۂ اللّٰہ نیست

غائب مریدوں کے پاس پہنچنے سے پیر کا ہاتھ کوتاہ نہیں ہوتا، اس کی طرف سے کسی مرید کی دستگیری کرنا درحقیقت صرف اللہ تعالیٰ کی دستگیری ہوتی ہے۔

ولی اللہ کی شان:۔ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فیوض الحرمین میں ولی مرد کے حال میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) جُبِلَتْ نَفْسُهٗ نَفْسًا قُدْسِيَّةً لَايُشْغِلُهَا شَانٌ عَنْ شَانٍ وَّلَا يَأْتِيْ عَلَيْهِ حَالٌ مِّنَ الْاَحْوَالِ التَّجَرُّدِ اِلَى النُّقْطَةِ الْكُلِّيَّةِ اِلَّا وَهُوَ خَبِيْرٌ بِهَا الْاٰنَ وَاِنَّمَا الْاٰتِيْ تَفْصِيْلُ الْاِجْمَالِ۔

Marfat.com

ترجمہ: ولی فرد کا نفس اصل خِلقت میں نفسِ قدسی بنایا جاتا ہے، اُسے ایک بات دوسری سے مشغول نہیں کرتی، یعنی یہ نہیں ہوتا کہ ایک دھیان میں اور طرف کا خیال نہ رہے بلکہ ہر جانب اُس کی نگاہ ایک سی رہتی ہے، اور اَب سے لے کر وقتِ وصال تک جس قدر احوال اُس پر آنے والے ہیں اُن سب کی اُسے اِس وقت خبر ہے، وہ جو آئے گا اجمال کی تفصیل ہی ہوگا۔

دیکھئے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک ایک فرد غلام کے لئے اپنی زندگی بھر کے تمام احوالِ آیندہ کا اِس وقت علم بتا رہے ہیں، یہ کتنا بڑا شرک ہے، کیا آپ نے لوگوں کو شرک کی تعلیم دی؟ نہیں ہرگز نہیں، بلکہ ایسی باتیں شرک میں داخل نہیں ہیں۔

(۲) مولوی اسمٰعیل دہلوی صراطِ مستقیم میں تحریر کرتے ہیں:۔

بر آں کشفِ أرواح ومَلَک ومقاماتِ آنہا وسیرِ امکنۂ زمین وآسمان وجنّت ونار واطّلاع بر لوحِ محفوظ شغل دورہ کند، وباستعانت ہماں شغل بہر مقامے کہ از زمین وآسمان وبہشت ودوزخ خواہد متوجّہ شدہ بسیرِ آں مقام أحوالِ آنجا دریافت کُند، وبااھلِ آں مقام ملاقات سازد۔

ترجمہ: اس کو ارواح اور فرشتوں اور اُن کے مقامات کے کشف، اور زمین و آسمان اور بہشت و دوزخ کے مواضع کی سیر اور لوح محفوظ پر آگاہی کا شغل ہوتا ہے، اور اِس

Marfat.com

شغل کی مدد سے وہ زمین و آسمان اور بہشت و دوزخ کے جس مقام پر چاہتا ہے متوجہ ہو کر اس مقام کی سیر سے وہاں کے احوال دریافت کر لیتا ہے اور وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرتا ہے۔

(۴) امام شیخ الاسلام شہاب رملی انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجموعۂ فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

سُئِلَ عَمَّایَقَعُ مِنَ الْعَامَّةِ مِنْ قَوْلِهِمْ عِنْدَ الشَّدَائِدِ يَاشَيْخُ فُلَانٍ وَنَحْوَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِسْتِغَاثَةِ بَالْأَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ. وَهَلْ لِّلْمَشَآئِخِ اِغَاثَةٌ بَعدَ مَوْتِهِمْ أَمْ لَا ؟ فَأَجَابَ بِمَا نَصُّهٗ أَنَّ الْاِسْتِغَاثَةَ بِالْأَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالْعُلَمَآءِ جَآئِزَةٌ. وَّلِلْأَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ اِغَاثَةٌ بَعْدَ مَوْتِهِمْ۔

ترجمہ:۔ عام لوگ جو مصیبتوں کے وقت يَاشَيْخُ فُلَانٍ وغیرہ کہتے ہیں جس سے انبیاء و مرسلین اور صالحین کے حضور میں فریاد کرنا مقصود ہوتا ہے، اس کے متعلق سوال کیا گیا اور پوچھا کہ کیا مشائخ مرنے کے بعد فریاد رسی کر سکتے ہیں یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا جس کے اصل الفاظ یہ ہیں کہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء وعلماء کے پاس فریاد کرنا جائز ہے، اور انبیاء و مرسلین اور اولیاء و صالحین اپنی موت کے بعد فریاد کو پہنچنے کا حق رکھتے ہیں۔

Marfat.com

(۴) مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بُستان المحدثین میں شیخ ابوالعباس احمد زورق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہ شعر نقل کرتے ہیں:۔

أَنَالِمُرِيْدِيْ جَامِعٌ لِّشَتَاتِهٖ　　إِذَامَاسطَاجَوْرُ الزَّمَانِ بِنَكْبَةٖ

میں اپنے مرید کا اُس کی پراگندگیوں میں جامع ہوں، جب کہ جورِ زمانہ سختیوں کے ساتھ اُس پر حملہ کرے۔

وَاِنْ كُنْتَ فِيْ ضِيقٍ وَّكَرْبٍ وَّوَحْشَةٍ

فَنَادِ بِيَا زَوْرَقْ اٰتِ بِسُرْعَةٍ

اور اگر تو تنگی وسختی اور وحشت میں ہو تو ''یَا زَوْرَق'' کہہ کر پکارو میں جلدی آؤں گا۔

شیخ احمد بن زورق مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام شمس الدین لقانی، اور امام شہاب الدین قسطلانی شارِح صحیح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اُستاد ہیں، ابدالِ سبعہ اور محققین صوفیہ میں سے ہیں، شریعت اور حقیقت کے جامع ہیں، وہ ایک جلیل القدر بزرگ ہیں کہ اُن کے کمال کا مرتبہ ذکر سے بڑھ کر ہے۔

(۵) صاحِب دُرّ مختار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اولیاء اللہ کو بحالتِ غائب خطابِ حاضرانہ کرنے کا ایک قول نقل کرنا:۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَاضَاعَ لَهٗ شَيْئٌ وَّأَرَادَأَنْ يَّرُدَّهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلَيْهِ فَلْيَقِفْ عَلٰى مَكَانٍ عَالٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

Marfat.com

وَيَقْرَءُ الْفَاتِحَةَ وَيُهْدِىْ ثَوَابَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُهْدِىْ ثَوَابَ ذٰلِكَ لِسَيِّدِىْ أَحْمَدَبْنِ عَلْوَانَ وَيَقُوْلُ يَاسَيِّدِىْ أَحْمَدَ ابْنَ عَلْوَانَ بْنِ عَلْوَانَ انْ تَرُدَّ عَلَىَّ ضَالَّتِىْ وَالَّانَزَعْتُكَ مِنْ دِيْوَانِ الْأَوْلِيَآءِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرُدُّعَلٰى مَنْ قَالَ ذٰلِكَ ضَالَّتَهٗ بِبَرْكَتِهٖ۔ (درمُختار، شروع کتاب الأبق)

ترجمہ:۔ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے اور وہ یہ چاہے کہ اُس کی وہ چیز اللہ تعالیٰ اُس کو واپس دلادے تو اُس کو چاہئے کہ بلند مکان پر قبلہ رُخ ہوکر فاتحہ پڑھے اور اُس کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نذر کرے، پھر اس کا ثواب سیدی احمد بن علوان کی خدمت میں ہدیہ کرے پھر یوں عرض کرے اے سید احمد! اے ابن علوان یمنی! اگر میری گئی ہوئی چیز آپ نے مُجھے واپس دلادی تو خیر، ورنہ آپ کا نام اولیاء اللہ کے دفتر سے کٹوادوں گا، اُس ولی کی برکت سے اللہ تعالیٰ وہ گئی ہوئی چیز واپس دلادے گا۔

(۶) علاّمہ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "لواقح الانوار فی طبقاتِ الأخیار" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"محمد غمری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مُرید بازار میں جارہا تھا کہ اتفاق سے اُس کے گھوڑے کا پاؤں پھسل گیا جس سے وہ مُرید گر کر زخمی ہوگیا، اُس نے باآوازِ بلند پُکارا "یَاسَیِّدِیْ غَمْرِیْ لَاحِظْنِیْ" اے میرے سردار محمد غمری! مُجھ پر نظرِ عنایت کیجئے، آپ اُسی وقت تشریف لے آئے اور اُس کے بدن پر ہاتھ پھیرا، وہ تندرست ہوگیا"۔

Marfat.com

(۷) مولانا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سابق خطیب مسجد بیگم شاہی لاہور انبیاء اولیاء کو غائبانہ حالت میں خطابِ حاضر کرنا جائز فرماتے ہیں:۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔ ندائے أنبیائے کِرام وأولیائے عظام از دُور ونزدیک یکساں است وطلبِ حاجات ازوشان بطریق ارث از صحابہ کِرام وتابعینِ عظام وسالِکانِ فِخام جاری است، صحابۂ کرام در غزوات مددِ خیرالأنام مے خواستند وَ"یَامُحَمَّدُ! یَامَنْصُوْرُ! أَغِثْ أَغِثْ" مے گفتند. درغزوۂ یرموك وغزوۂ سرج القبائِل همیں ندائے اوشاں بود وایں طریقۂ صحابۂ کِرام است.

ترجمہ:۔ انبیائے کرام واولیائے عظام کو خواہ دُور سے خواہ نزدیک سے پکارا جائے برابر ہے، اور اُن سے مدد مانگنا صحابہ، تابعین اور اولیاء اللہ سے ورثہ چلا آتا ہے۔ چناں چہ صحابہ جنگ وجدل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگا کرتے تھے، اِس طرح "یَامُحَمَّدُ! یَامَنْصُوْرُ! مدد کرو، مدد کرو، پکارا کرتے تھے چنانچہ غزوۂ یرموک اور غزوۂ سرج القبائل میں اُن کی یہی پکار تھی، یہ طریقہ صحابہ کرام کا تھا۔

(۸) مولوی رشید احمد گنگوہی اولیاء اللہ کی روحانیت کو حاضر وناظر مانتے ہیں:۔

چناں چہ وہ امداد السلوک میں تحریر کرتے ہیں:۔

هم مُرید بیقین داند که رُوحِ شیخ مقیّد بیک مکان نیست. پس هر جا که مُرید باشد قریب یابعید اگرچه

Marfat.com

ازشخصِ شیخ دُور است، امّاروحانیّت دُور نیست، چُوں ایں امر مُحکم داند ھر وقت شیخ رابیاد دارد وربطِ قلب پیدا آید، وھر دم مُستفید بُود۔مُرید در حلِ واقعه محتاجِ شیخ بُوَد۔شیخ را بقلب حاضِر آورده بلسانِ حال سوال کُند، البته رُوحِ شیخ باذن اللّٰهِ تعالیٰ اُو را القا خواهد کرد، مگر رابطۂ تام شرط است، وبسببِ ربطِ قلبِ شیخ لسانِ قلب ناطِق مے بُوَد، وبسُوئے حق تعالٰی راه مے کشد، وحقّ تعالیٰ اُو را مُحدَّث مے کُند۔

ترجمہ:۔ مرید کو یقین رکھنا چاہیئے کہ مُرشد کی رُوح ایک مکان میں مقید نہیں ہے، پس جس جگہ مُرید ہوگا خواہ وہ قریب ہو یا بعید، اگرچہ مُرشد بظاہر مُرید سے دُور ہوگا لیکن رُوح سے دُور نہیں ہے، جب یہ بات خوب ذہن نشین ہوگئی تو پھر مُرشد کو ہروقت یاد میں رکھے، اِسی طریق سے رابطۂ دلی پیدا ہو، اور ہروقت فیض پائے، اور فائدہ اُٹھائے، چونکہ مُرید واقعات کے سمجھنے میں مُرشد کا مُحتاج ہے، لہٰذا مُرشد کو قلب میں حاضر کرکے اُس سے زبانِ حال سے سوال کرے، البتہ مُرشد کی رُوح اللہ تعالیٰ کے حُکم سے اس کو القا کرے گی، مگر رابطہ کامل رکھنا شرط ہے، اور مُرشد کے ربطِ قلب کے سبب زبانِ دل بولے گی، اور اللہ تعالیٰ کی طرف راستہ کُھل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو محدَّث کرے گا۔

Marfat.com

وُہ آیتیں جن میں کُفّار اور بتوں کا ذِکر ہے، اُن کا پڑھنا ذِکرُ اللہ ہے

مثلاً سُورۂ تبّت، اور سُورۂ مُنافِقُون وغیرہ، اگرچہ ان سُورتوں میں بتوں اور کافِروں کا ذِکر ہے مگر کلام تو اللہ تعالیٰ کا ہے۔

دیکھئے قُرآنِ مجید میں ہے "قَالَ فِرْعَوْنُ" یعنی فرعون نے کہا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک حرف قُرآن مجید پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، لہٰذا قَالَ کے پڑھنے سے تیس نیکیاں اور فِرْعَوْنُ کے پڑھنے سے پچاس نیکیاں مِلتی ہیں، گویا "قَالَ فِرْعَوْنُ" کے پڑھنے سے اسّی نیکیاں ملتی ہیں۔

تعجُّب ہے کہ فرعون کا نام قرآنِ مجید میں پڑھنے سے تو پچاس نیکیاں مِلتی ہیں لیکن مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ ،صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیه وسلم کا مبارک نام لینے سے شِرک ہو جاتا ہے؟

حالاں کہ قُرآنِ مجید میں 'مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ' محمد کا نام لینے سے چالیس نیکیاں مِلتی ہیں، اور رَسُوْلُ اللّٰہِ' کے پڑھنے سے اسّی نیکیاں ملتی ہیں، چار جگہ قرآنِ مجید میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاص نام آیا ہے تو اُن کی تلاوت کرنے سے چالیس چالیس نیکیاں مِلتی ہیں۔

مختص صفاتِ باری تعالیٰ

چار صِفات قابلِ عطا نہیں، کیوں کہ ان پر اُلوہیت کا مدار ہے 'وجوب' 'قِدم' "خلق" "نہ مرنا" دیگر صفات کی تجلّی مخلوقات میں بھی ہو سکتی ہے، جیسے 'سمع' 'بصر' 'حیات' وغیرہ، مگر ان میں بھی بڑا فرق ہے خدا تعالیٰ کی یہ

صفات ذاتی واجب، نہ مٹنے والی، اور مخلوق کی عطائی، ممکن، فانی:۔

جو ہوتی خدائی بھی دینے کے قابل خدا بن کے آتا وہ بندہ خدا کا

افسوس ہے لوگوں کی عقل و سمجھ پر کہ وہ بلا سوچے سمجھے شرک سے پاک اور مبرّا باتوں کو بھی شرک کہہ دیتے ہیں، اور وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ کہ اِس کے کہنے والے یا کرنے والے نبی ہیں یا صحابی، علماء ہیں یا صُلحاء، بلکہ اندھا دُھند ہر ایک کو کافر و مُشرِک کہہ دیتے ہیں جس سے وہ خود ہی کافر و مُشرِک ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:۔

(۱) عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تعالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَرْمِیْ رَجُلٌ رَّجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَايَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو بدکار کہتا ہے یا کافر کہتا ہے تو یہ باتیں اُس کہنے والے پر لوٹ جاتی ہیں اگر اُس کا حریف ایسا نہ ہو۔ (مِشکوٰۃ)

(۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنے مُسلمان بھائی کو کافر کہے تو اِن دونوں میں سے ایک ضرور اس کا مصداق بن جاتا ہے۔

Marfat.com

مُناجات

(۱) قدِ موزوں رُخِ روشن تُمہارا یارسول اللہ
قرارِجان و ایماں ہے ہمارایارسول اللہ ؎

(۲) شِکستہ تختہ ہے کشتی ہماری موجِ عِصیاں میں
نظر آتا نہیں کوئی کِنارا یارسول اللہ ؎

(۳) نہیں منظور دل کو اب قیامِ مُلکِ ہندوستاں
جُدائی سے جگر ہے پارہ یارسول اللہ ؎

(۴) پھنسا پنجہ میں شیطاں کے دوہائی نام اقدس کی
خبر لو نفسِ امّارہ نے مارا یارسول اللہ ؎

(۵) نجاتِ خادِمِ دَر کے لئے واللہ کافی ہے
ذرا چشمِ مبارک کا اشارہ یارسول اللہ ؎

(۶) بجُز ذاتِ مُقدّس کے نہیں ہے خانہ زادوں کا
دوعالَم میں کوئی تکیہ سہارایارسول اللہ ؎

(۷) پہنچ جائے مدینہ میں یہ صُوفی خستہ جاں واللہ
نہیں اب ہند میں رہنے کایارا یارسول اللہ ؎

؎ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

Marfat.com

بتوں کو پُکارنے اور اولیاء اللہ کو پُکارنے میں فرق

سوال:۔ وہ آیات زیرِ بحث جن میں بظاہر غیر اللہ کے پُکارنے کی ممانعت پائی جاتی ہے کیا اُن سے انبیاء واولیاء کو پُکارنے کا ابطال لازم آتا ہے ؟

جواب:۔ان آیات میں بتوں کو پکارنے کی ممانعت ہے نہ کہ انبیاء واولیاء کے پُکارنے کی، کیوں کہ اِن میں " یَدْعُوْا " کے معنی عبادت کے ہیں، مطلب یہ ہوا کہ کہ جو لوگ غیر اللہ یعنی بتوں کو پُکارتے ہیں بایں طور کہ اُن کی عبادت کرتے ہیں، اور اُن کو پوجتے ہیں، تو البتہ وہ گمراہ اور مُشرِک ہیں، لیکن مُسلمان انبیاء واولیاء کو توسُّل کے طور پر پُکارتے ہیں نہ کہ عبادت کے طور پر۔

دَعَا یَدْعُوْا کے معنی میں اختلاف

علاوہ اِس کے 'دَعَا یَدْعُوْا' کے بے شمار معنی ہیں:۔

چنانچہ من جُملہ اُن کے چھ معنی یہ ہیں:۔

(۱) عبادت:۔ چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَلَاتَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۝ (سورۃ القصص رکوع ۱۱/)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کو (بطورِ عبادت) نہ پُکارو۔

لَاتَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۝ (سورۂ یونس رکوع ۱۱/)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کے سوا (بطورِ عبادت) کسی کو نہ پُکارو۔

(۲) اِستعانت:۔ چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَادْعُوْاشُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (سورۃ البقرۃ رکوع ۳/)

Marfat.com

ترجمہ:۔ اور اپنے گواہوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا (مدد کے لئے) بلا لاؤ۔

(۳) سوآل:۔ چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:۔

اُدْعُوْنِیْٓ أَسْتَجِبْ لَکُمْ (سورۃ المؤمن رکوع/۲)

ترجمہ:۔ مجھ سے دُعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔

(۴) قول وکلام:۔ چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:۔

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلَامٌ ج

ترجمہ:۔ اُن کا کلام وہاں "سُبْحَانَکَ اللّٰھُم" اور اُن کی ملاقات اس میں "سَلَام" ہوگی۔ (سورۂ یونس رکوع/۱)

(۵) ندا:۔ چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:۔

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ أُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ (سورۂ بنی اسرائیل رکوع/۸)

ترجمہ:۔ جس روز ہم تمام لوگوں کو اُن کے پیشواؤں کے ساتھ بلائیں گے۔

یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِہٖ

(سورۂ بنی اسرائیل رکوع/۵)

ترجمہ:۔ جس روز وہ تُم کو پکارے گا پس تم اُس کی حمد کے ساتھ لبّیک کہو گے۔

(۶) نام لے کر پکارنا:۔ چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:۔

لَاتَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ۝ (سورۃ النور/رکوع/۹)

ترجمہ:۔ تم آپس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس طرح نام لے کر نہ پکارو جس طرح ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

Marfat.com

وہ آیات جن میں یَدْعُوا کے معنی پکارنے کے نہیں بلکہ عبادت کے ہیں

منکرین ذیل کی آیات پر غور وخوض کریں کہ آیا اِن میں بھی حسب ارشاد مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کا قاعدہ جاری ہوگا یا نہیں؟ یعنی یہ ندا اور پکار بھی جو اِن آیات میں ہے داخلِ شرک ہے یا نہیں؟

(۱) وَيَا قَوْمِ مَالِيْٓ أَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوة وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ لا (سورۃ المؤمن رکوع/۵)

ترجمہ:۔ اور اے میری قوم! میں تو تم کو نجات کی طرف بُلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بُلاتے ہو۔

(۲) اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝لا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآئِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ (سورۂ نوح رکوع/۱)

ترجمہ:۔ میں نے اپنی قوم کو رات دن پکارا بس میرے پکارنے سے وہ اور زیادہ گریز کرتے گئے۔

(۳) وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ ۝لا (سورۂ یونس رکوع/۳)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر (یعنی بہشت) کی طرف بُلاتا ہے۔

(۴) اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (سورۃ الاحزاب رکوع/۱)

ترجمہ:۔ اُن کو اُن کے باپوں کی نسبت سے پکارو، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت موزوں ہے۔

Marfat.com

(۵) فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ○ (سورۃ العلق ر کوع/۱)

ترجمہ:۔ پس چاہئے کہ اپنے دوستوں کو بُلائے ہم عنقریب زبانیہ (یعنی مؤکلانِ دوزخ) کو بُلائیں گے۔

(۶) يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (سورۂ بنی اسرائیل رکوع/۸)

ترجمہ:۔ جس روز ہم تمام لوگوں کو اُن کے پیشواؤں کے ساتھ بُلائیں گے۔

(۷) فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ۔ (سورۃ الکھف رکوع/۷)

ترجمہ:۔ پس اُنہوں نے اُن کو بُلایا تو وہ اُن کی طرف متوجہ نہ ہوئے۔

(۸) وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى (سورۃ الکھف رکوع/۸)

ترجمہ:۔ اور اگر تو اُن کو ہدایت کی طرف بُلائے۔

ان تمام مقامات پر لفظ دُعَاء کے معنی مختلف ہیں۔

کیا یہ دُعاء بھی لَاتَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ میں شامل ہے یا نہیں؟

تفسیر جلالینؔ ، مدارکؔ، اور معالم التنزیلؔ وغیرہ میں ''يَدْعُوْا'' کے معنی ''يَعْبُدُ'' ہیں، اور ''دُعَائِهِمْ'' کے معنی ''عِبَادَتِهِمْ'' لکھے ہیں۔

حدیث شریف میں دُعاء کے معنی عبادت ہیں، چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:۔ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ۔ (رواہ الترمذی، ومشکوۃ ص/۱۹۴)

یعنی دعاء عبادت کا مغز ہے۔ (مشکوۃ/ص/۱۹۴)

الغرض اگر ان آیات سے عام معنی پُکارنے کے لئے جائیں تو پھر تو اس شرک سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا، نبی ہو، یا ولی، عالم ہو، یا جاہل، مُنکِر ہو، یا مُقِر۔

کیوں کہ یہ سب کا دستور العمل ہے، کہ جب وہ ایک دُوسرے کو بُلاتے یا پُکارتے ہیں، مثلاً "یَازَیْد! یَاعَمْرو! یَافُلاں!" تو اس لحاظ سے سب کے سب مُشرِک ہوئے، حتیٰ کہ اِس اعتراض کی زَد سے مُعترِض بھی نہیں بچ سکتا، کیوں کہ وہ بھی اِس طرح غَیرُ اللّٰہ کو پُکارتا ہے۔

اگر مُعترِض کو باوجود ایسے بیّن دلائل کے پھر بھی کِسی طرح کا شک وشُبہ باقی رہ جائے تو اس کے مجوزہ معنیٰ "پُکارنے" کے مطابق تفسیر کیے دیتے ہیں تاکہ وہ مغالطہ سے بچ کر صراطِ مستقیم پر قائم ہو جائے۔

جب بُت پرست لوگ بُتوں کو پُکارتے تھے تو وہ اُن کو معبود جان کر پُکارتے تھے، اس واسطے اِس خیال کے مُطابق غیر اللہ کو پُکارنا واقعی ناجائز اور شرک ہے۔

لیکن انبیاء واولیاء کو پُکارنا اِن معنوں میں نہیں ہے، بلکہ وہ توسُّل کے معنیٰ میں ہے جو بالاتفاق جائز ہے۔

افسوس ہے کہ یہ غلط کار لوگ اُن آیات کو جو مُشرکین کے بارے میں نازِل ہوئیں وہ اہلِ ایمان پر چسپاں کر کے نہ صِرف گُمراہ ہوتے ہیں بلکہ تحریفِ قرآن کے مُرتکِب ہو کر خود گناہ گار ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ "سورۃ النّساء رکوع ۱۷" میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ۝

ترجمہ:۔ اور جو مخالفت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس کے بعد کہ اُس پر ہدایت کُھل چکی، اور چلے مسلمانوں کے راستے کے سوا دُوسرے راستے پر تو اُس کو ہم چلائے جائیں گے اُسی راستہ پر جس پر وہ چلا، اور اُس کو دوزخ میں جھونک دیں گے اور وہ بُری جگہ ہے۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

کسانے کہ زیں راہ بر گشتہ اند
برفتند و بسیار سر گشتہ اند

وہ لوگ جس اس راستے سے پھر گئے ہیں، بہت چلے ہیں لیکن حیران و پریشان ہوئے ہیں۔

خِلافِ پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہر گز بمنزل نخواھد رسید

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف جس کسی نے راستہ اپنایا کبھی بھی وہ منزل پر نہیں پہنچے گا۔

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جُزبر پئے مصطفیٰ[1]

اے سعدی! راہِ صفا پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر چل سکنا ناممکن ہے۔

---

[1] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

لُبّ لُبابِ ندائے غیبیہ

ندائے غیبیہ کی جتنی قسمیں اس کتاب میں بیان کی گئی ہیں ان سب کا خُلاصہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے تاکہ کم فُرصت شائقین کو اجمالی سَیر ہو جائے:۔

(۱) بمقتضائے ادّعائے مجرّد۔ جس کو اہلِ معنی و بیان التفات کہتے ہیں، کہ پُکارنے والا غائب کو حاضر قرار دے کر پُکارتا ہے، اور اپنے کلام میں مخاطب گردانتا ہے، یا صراحۃً کلامِ غائبانہ سے اِنتقال بسُوئے خطابِ حاضرانہ کر کے نداء کرتا ہے۔

(۲) بمقتضائے غم والم، کہ مغموم حالت میں اَموات کو پُکارتا ہے۔

(۳) بمقتضائے جوشِ محبت اور فرطِ مودّت، کہ محبّ عاشق غلبۂ شوق اور ولولۂ ذوق میں اپنے محبوبِ غائب کو پُکارتا ہے، کہ اس سے اُس کے دلِ مضطر کو کچھ تسکین ہو جاتی ہے۔

(۴) حالتِ خوف و مرض میں جیسے بیمار یا خائف سخت بیماری یا مُصیبت میں اپنے ماں باپ اور دیگر غم خواروں اور عزیزوں کو بے اختیار پُکار اٹھتا ہے، اور اُن کے حاضر و ناظر ہونے اور سُننے یا نہ سُننے کا اُس کے دل میں وہم بھی نہیں آتا۔

(۵) محض بقصدِ تبرّک باسمِ گرامی مُنادیٰ۔

(۶) بطریقِ حکایت اور عبادت، جیسے: یَاۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ٥ اے چادر لپیٹنے والے! اور "یَاۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ٥ اے چادر لپیٹنے والے" کہ اس کے پڑھنے والا کلامِ سُبحانہ وتعالیٰ کو حکایۂ عبادت کے واسطے تلاوت کرتا ہے۔

Marfat.com

(۷) واسطے امتثالِ امرِ شارِع کے جیسے تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام پہنچانا ندا کے ساتھ حکمِ شرع ہے اِس طرح پر کہ اپنے قلب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وجودِ باوجود بشخصہٖ حاضر کر کے ندا کرے، اور سلام پہنچائے، پھر یقین کرے کہ میرا اسلام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچ گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے سلام کا جواب دے دیا۔

(۸) بطریقِ توسّل واستمداد بنہجِ معہودِ شرعی ندا کرنا، اگرچہ اموات کی نِسبت ہو۔

(۹) فقط بطورِ عمل ندا کرنا۔

(۱۰) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حاضر و ناظر سمجھ کر ندا کرنا۔

غیظ سے جل جائیں بے دینوں کے دِل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب
اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

ظالمو ! محبوب کا حق تھا یہی
عِشق کے بدلے عداوت کیجئے

بیٹھتے اُٹھتے حضورِ پاک سے
التجاء و استعانت کیجئے

غوثِ اعظم ! آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک مِلّت کیجئے

یاخُدا ! تُجھ تک ہے سب کا مُنتہیٰ
اولیا کو حُکمِ نُصرت کیجئے

زیارتِ قُبور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ۔ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ عَلٰی أَنۡ أَوۡضَحَ لَنَا السَّبِیۡلَ ھُوَالۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ الۡخَلَّاقُ الۡجَلِیۡلُ الَّذِیۡ أَبۡدَعَ الۡأَرۡوَاحَ الۡعَوَالِیَ وَالۡأَجۡسَامَ الۡبَوَالِیَ وَجَعَلَ الرُّوۡحَ مُلۡتَزِمَۃً بِالۡبَدَنِ لَایَمِیۡلُ ۔ وَجَعَلَ فِی السَّمَآءِ مَلٰئِکَۃً عِظَامًا مِّنۡھُمۡ سُجَّدًا وَّمِنۡھُمۡ قِیَامًا اِلٰی أَنۡ یَّأۡذَنَ اللّٰہُ بِالۡمَوۡتِ وَالرَّحِیۡلِ ۔ وَأَشۡھَدُ أَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ اِلٰہٌ کُلُّ فِعۡلِہٖ جَمِیۡلٌ ۔ وَأَشۡھَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہُ الۡمُخَصَّصُ بِالۡوَحۡیِ وَالتَّنۡزِیۡلِ ۔ أَمَّا بَعۡدُ فَقَدۡقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ زُوۡرُوا الۡقُبُوۡرَ فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الۡمَوۡتٰی۔

قبروں کی زیارت کرنا سُنّت ہے خواہ وہ کسی نبی کی ہو، یا ولی کی، یا عام مومن کی، البتہ ابتدائے اسلام میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی خاص مصلحت کے باعث قبروں پر جانے سے منع کیا تھا جس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ وہ قبروں پر جانے کو شرک کہہ کر روکتے ہیں، اور آیات اور احادیث سے غلط

Marfat.com

استدلال کر کے عوام الناس کو دھوکا دیتے ہیں، حالاں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے بعد میں اجازتِ عام دے دی تھی، مگر پھر بھی یہ لوگ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی بجائے اپنی ضد پر قائم ہیں۔

دیکھئے حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے:۔

نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔

ترجمہ:۔ میں نے تم کو زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب ان کی زیارت کیا کرو۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قبروں پر جانے کی ممانعت تھی، لیکن بعض میں اجازت ہوگئی۔

چنانچہ "مجالس الابرار" میں اس ممانعت کی وجہ یہ لکھی ہے کہ یہ ممانعت ابتدائے اسلام میں تھی کیوں کہ بُت پرستی کا احتمال تھا، اسی طرح حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بُت پرستی کا آغاز ہوا تھا۔

چنانچہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:۔

کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کے چند بزرگ تھے، جب اُن کا انتقال ہوگیا تو لوگ اُن کی قبروں پر ڈیرا جما بیٹھے، پھر اُن کے بُت بنالئے، اور کُچھ عرصہ کے بعد اُن بتوں کی پرستش کرنے لگ گئے۔

بنابریں جب بُت پرستی کا آغاز ہی قبروں سے ہُوا اس لئے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ابتدائے اسلام میں زیارتِ قبور سے منع فرمایا تا کہ شرک کے

Marfat.com

ذریعہ کا انسداد ہو جائے، کیونکہ لوگ نومُسلِم تھوڑا عرصہ پہلے شرک کے ساتھ مانوس تھے، پھر جب توحید ان کے دلوں پر جم گئی تو رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اُن کو زیارتِ قبور کی اجازت دے دی۔ (فرفع الاشکال)

غرض مانعینِ زیارتِ قبور نے اس خاص وجہ کو نہیں سمجھا جو ابتدائے اسلام میں زیارتِ قبور سے مانع ہوئی، اور نہ مابعد کی اجازت کو ملحوظ رکھا، سرے سے اس کے مانع ہوگئے، حالاں کہ عام قبروں پر جانا احادیث سے ثابت ہے، اگر کوئی ناسمجھ اس سُنّت کو عمدًا بُت پرستی کہے تو یہ اُس کی نہ صرف غلطی ہے بلکہ صریح کفر ہے، کہ دیدہ ودانستہ ارشادِ رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی مخالفت کر رہا ہے، البتہ جو امور قبروں پر ناجائز ہوتے ہیں وہ بے شک مذموم اور گناہ ہیں جن کے ارتکاب سے بچنا ہر ایک مُسلمان کا فرضِ عین ہے لیکن جو جائز ہیں اُن کے کرنے سے روکنا اور عوام الناس کو مغالطہ میں ڈالنا ایک سنگین جُرم ہے۔

خِلافِ پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہر گز بمنزل نخواہد رسید

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف جس کسی نے راستہ اپنایا کبھی بھی وہ منزل پر نہیں پہنچے گا۔

Marfat.com

اب عوام وخواص کی قبروں کے زیارت کرنے کے ثبوت تحریر کئے جاتے ہیں۔زیارتِ قبور کا ثبوت احادیث سے:۔

(۱) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ:۔ حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے، میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا مگر اب تم کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔(مِشکٰوۃ)

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

ترجمہ:۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے، میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا مگر اب تم کو قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت دیتا ہے کیوں کہ قبروں کی زیارت کرنا دُنیا سے بے رغبت کرتا ہے اور آخرت کو یاد دلاتا ہے۔ (مِشکٰوۃ)

(۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

Marfat.com

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے، قبروں کی زیارت کیا کرو بے شک وہ موت کو یاد دلاتی ہے۔ (مِشکٰوۃ)

ان احادیث میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے صراحۃً فرمایا کہ قبروں کی زیارت کرو اور اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ عام ہے خواہ نبی کی قبر ہو، یا ولی کی، یا عام مسلمان کی اور نیز عام ہے کہ قریب سے زیارت کو جائے یا دُور سے۔

(۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ۔ (رواہُ ابنُ ماجۃ)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے قبروں کی زیارت میں رخصت (یعنی اجازت) دے دی ہے۔ (مِشکٰوۃ)

(۵) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهٖ فَبَکٰی وَأَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَأْذَنْتُهٗ فِیْ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔ (رواہُ مُسلِم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم روئے

Marfat.com

اور اپنے ہمراہیوں کو بھی رُلا دیا (یعنی وہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ کر روئے) پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اس بات کی اجازت مانگی کہ میں اپنی والدہ کے واسطے مغفرت [1] چاہوں مگر مجھ کو اجازت نہیں ملی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے اس بات کی اجازت مانگی کہ میں اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرسکتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دے دی، لہٰذا تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو کہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے۔ (مِشکوٰۃ)

(۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْأَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَ كُتِبَ بَرًّا ۔(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شعبِ الايْمَانِ)

ترجمہ:۔ حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے، جوکوئی اپنے ماں باپ کی قبر کی یا اُن میں سے ایک کی ہر

---

[1] ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو زندہ کرکے اُن کو اسلام پیش کیا تو اُنھوں نے قبول کیا (امام سیوطی) (رسائلِ سیوطی)

[1] والدہ ماجدہ کے لئے حضور علیہ السلام کو استغفار کا اذن نہ ہونا نعوذ باللہ ان کے کفر کی دلیل نہیں بلکہ گناہوں سے پاک ہونے کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ غیر نبی اور رسول کے لئے استغفار کا لفظ ان کے حق میں گناہ کا وہم پیدا کرتا ہے۔ چونکہ حضور علیہ السلام کے والدین ایامِ فترت میں تھے اس لئے ان کی نجات کے لئے اعتقادِ توحید کافی تھا۔ کسی شریعت کا اس وقت وجود نہ تھا جس کی وجہ سے کوئی گناہ قرار پاتا، اور اس سے بچنا ضروری ہوتا۔ لہٰذا ان کے حق میں استغفار کا اذن نہ ہوا تاکہ کسی کے ذہن میں ان کے گناہ کا وہم پیدا نہ ہو۔

(مقالاتِ کاظمی جلد اول رصفحہ ۲۴۲ رمطبوعہ رلاہور ر ۔ محمد علیم الدین عفی عنہ۔

جمعہ کو زیارت کرے تو اُس کے واسطے بخشش کی جاتی ہے اور اُس کے نامۂ اعمال میں ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھ دیا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اس حدیث شریف سے کئی باتیں ثابت ہوئیں:۔

(۱) ماں باپ کی قبر کی زیارت کے لئے بالخصوص جمعہ کو جانا (۲) زیارتِ والدین سے مغفرتِ گناہ کا ہونا، (۳) زائر کا ماں باپ کی وفات کے بعد اُن سے سلوک کرنا۔

(۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَارَ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ بِأُحُدٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِیَّكَ یَشْهَدُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَاءُ وَاِنَّ مَنْ زَارَهُمْ أَوْسَلَّمَ عَلَیْهِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَدُّوْا عَلَیْهِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ، وَالْحَاكِمُ)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کوہِ احد پر شہیدوں کی قبروں کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا اے اللہ! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ بے شک یہ سب کے سب شہید ہیں۔ اور جو کوئی اُن کی زیارت کرے گا یا اُن پر سلام کہے گا تو قیامت تک یہ لوگ اُس کے سلام کا جواب دیں گے۔

(۸) واقدی و بیہقی میں مروی ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہر سال احد کے شہیدوں کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے اور جب پہاڑ کے درمیان کے راستہ پر جس کے پاس شہیدوں کی قبریں ہیں پہنچتے تو پُکار کر فرماتے تم پر سلام اور

سلامتی تمہارے صبر کے سبب، کیا اچھا گھر ہے آخرت کا۔

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی معمول رہا، پھر اُن کے بعد حضرت عُمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر سال یہی معمول رہا۔

اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تشریف لے جاتیں اور اپنے ہمراہیوں سے فرماتیں کہ تم ایسے لوگوں پر کیوں سلام نہیں کرتے جو تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

(۹) حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہر سال تشریف لے جاتے۔

حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتیں ہیں کہ ہم شام کے وقت شہدائے احد کی قبروں پر حاضر ہوئیں اور میری بہن میرے ساتھ تھی، میں نے اس سے کہا کہ آؤ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر سلام کر آئیں، اُس نے کہا بہت بہتر، تو ہم نے اُن کی قبر پر جا کر کہا:۔ اے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے چچا! آپ پر سلام ہو۔ اُنہوں نے ہمارے سلام کا جواب دیا اور ہم نے سُنا حالاں کہ ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا۔

فقہا کا فیصلہ:۔ وَبِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ أَيْ لَابَأْسَ بِهَا بَلْ تَنْدُبُ كَمَا فِي الْبَحْرِ وَتُزَارُ كُلَّ أُسْبُوْعٍ كَمَا فِي الْمُخْتَارَاتِ النَّوَازِلِ قَالَ فِيْ شَرْحِ لُبَابِ الْمَنَاسِكِ الْأَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

Marfat.com

وَالسَّبْتِ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَدْقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ الْمَوْتٰى يَعْلَمُوْنَ بِزُوَّارِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ قَبْلَهٗ وَيَوْمَ بَعْدَهٗ فَتَحْصَلُ أَنْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَفْضَلُ۔ (شامی جلد/۱ صفحہ/ ۶۳۰)

ترجمہ:۔ زیارتِ قبور میں کچھ مضائقہ نہیں بلکہ مُستحب ہے، جیسے بحرالرائق میں ہے اور ہر ہفتہ کے روز زیارت کی جائے جیسے کہ مُختَارَاتِ النَّوَازِل میں ہے۔ شَرح لبابِ المنَاسِک میں کہا ہے افضل دن جمعہ، ہفتہ، اور پیر، اور جمعرات کا دن ہے، چناں چہ محمد بن واسع نے کہا ہے کہ مُردے اپنے زیارت کرنے والوں کو جمعہ کے دن اور اس سے ایک روز پہلے اور ایک روز پیچھے پہچانتے ہیں، پس معلوم ہوا کہ جمعہ افضل ہے۔

اس بیان سے موتٰی کا شعور وادراک بھی ثابت ہوا، جس کا مفصل بیان آگے آتا ہے۔

قبروں کی زیارت کے فوائد

قبروں کی زیارت کرنے کے کئی فائدے ہیں چناں چہ ایک تو اس کے دیکھنے سے موت یاد آتی ہے، دوسرے اہلِ قبور کی ظاہری بے سروسامانی اور تنہائی دیکھ کر دُنیا کی محبت زائل ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:۔

(۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اطَّلِعْ فِی الْقُبُوْرِ وَاعْتَبِرْ بِالنُّشُوْرِ۔ (رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں میں آگاہی حاصل کرو (یعنی اس کی زیارت کروتا کہ دل کی سختی زائل ہوجائے) اور عبرت حاصل کرو قیامت کے دن اُٹھنے سے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو ایک جگہ دیکھ کر پوچھا کہ یہ لوگ کیوں جمع ہورہے ہیں، کسی نے جواب دیا کہ قبر کھود رہے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے چین ہوکر صحابہ سے آگے نکل گئے اور اُس قبر تک پہنچ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے، میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کی طرف ہوکر دیکھنے لگا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رورہے ہیں اور آنسوؤں سے خاک تر ہوگئی ہے، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگے:۔ میرے بھائیو! ایسے ہی دن کے لئے تمہیں بھی تیاری کرنی چاہئے۔ (مسند امام احمد)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَكٰی حَتّٰی يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَاتَبْكِیْ وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَافَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَامِنْهُ فَمَابَعْدَهٗ أَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَابَعْدَهٗ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ۔

(مشکوۃ)

ترجمہ:۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی مبارک تر کر لیتے، ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ جب بہشت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو رونا نہیں آتا لیکن اس سے روتے ہیں، آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، تو اگر اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد سب کچھ اس سے بھی آسان ہے، اور اگر اس سے نجات نہ پائی تو اس کے بعد اس سے بھی زیادہ مشکلات ہیں، آپ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے میں نے جس قدر مناظر دیکھے قبر کا منظر سب سے زیادہ ہولناک ہے۔ (مشکوۃ)

کرن زیارت قبراں سُنّت مرنا یاد کراوے
نرمی دل دی حاصل ہووے دُنیا تھیں دل چاوے
باغاں سیر کرے خوش دل نوں قبراں خوشی بھلاون
قبراں آکھن اتول آؤ پیارے یار بُلاون
کئی فرزند جگر دے گوشے گھڑی وسانہ کردے
آئی موت نکھیڑے مالک سُتے بیٹھ قبر دے
ہور پیارے بھائی بھیناں موت وچھوڑے پائے

Marfat.com

بھی عورت خاوند پیار محبت پائے موت وچھوڑے
ہور یار پیارے دوست جانی ملک الموت مروڑے
دیکھو بادشاہاں دیاں قبراں اُتے پہرہ دیہن پکھیرو
جو رنگ محلیں اچیں رہندے گرد ہزاراں پہرو
جو شوکت شان جلالوں چڑھدے کعبدی دھرت بچالوں
ہُن خاک نمانی ہیٹھ سُتے کوئی خبر نہ پچھے حالوں
نازک پھلوبدن جنہاں دے شوقیں عُمر گذاری
رات دناں وچ عشرت عیشاں سُتے خاک نزاری
ہک دن اساں بھی اُہناں وانگوں آ کرنا اِتھ ڈیرا
چُپ چپاتے چھوڑ علاقے فیر نہ دینا پھیرا
اس بدن تیرے وچ کیڑے پوسن ماس تیرا ایہ کھاسن
ناڑی چمڑا مِکھ ہڈاں دی کھا کر خاک ہوجاسن
ایہ دن اپنا سوچ دلا کر طاعت ذکرِ الٰہی
رب نبی نوں راضی کریئے چھوڑ فساد مناہی

عورتوں کا قبرستان میں جانا

عورتوں کا قبرستان میں جانا مختلف فیہ ہے کیوں کہ بعض احادیث سے جواز ثابت ہوتا ہے اور بعض سے ممانعت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ:۔

عورتوں کے لئے زیارتِ قبور کی ممانعت کے دلائل

(۱) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (مشکوۃ)

(۲) ذُكِرَ فِیْ نِصَابِ الْاِحْتِسَابِ أَنَّ الْقَاضِیَ سُئِلَ عَنْ جَوَازِ خُرُوْجِ الْمَرْأَةِ اِلَی الْمَقَابِرِ فَقَالَ لَاتَسْئَلْ عَنِ الْجَوَازِ فِیْ مِثْلِ هٰذَا وَاِنَّمَا تَسْئَلُهٗ عَنْ مِقْدَارِ مَا يَلْحَقُهَا مِنَ اللَّعْنِ فَاِنَّمَا الْمَّانَوَتِ الْخُرُوْجَ كَانَتْ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاِذَا خَرَجَتْ لَحِقَتْهَا الشَّيَاطِيْنُ وَاِذَا أَتَتِ الْقَبْرَ يَلْعَنُهَا رُوْحُ الْمَيِّتِ وَاِذَا رَجَعَتْ تَكُوْنُ فِیْ لَعْنَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلٰئِكَتِهٖ حَتّٰی تَعُوْدَ اِلٰی مَنْزِلِهَا۔ (مجالس الابرار)

ترجمہ:۔ نِصَابِ الْاِحْتِسَاب میں مذکور ہے کہ قاضی سے عورتوں کے قبروں کی طرف نکلنے کے بارہ میں سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ ایسے مسئلہ میں جواز کا سوال نہ کرو بلکہ یہ پوچھو کہ عورت کو اس سے کس قدر مورد لعنت ہونا پڑتا ہے، کیوں کہ جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتوں کی لعنت میں آجاتی ہے، اور جب وہ نکلتی ہے تو شیاطین اس سے آن ملتے ہیں، اور جب قبر کے پاس پہنچتی ہے تو میت کی روح اُس پر لعنت کرتی ہے، اور جب واپس جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشوں کی لعنت میں ہوتی ہے حتیٰ کہ اپنے گھر آجاتی۔

(۲) وَقَدْرُوِیَ فِی الْخَبَرِ أَیُّمَا امْرَأَۃٍ خَرَجَتْ اِلٰی مَقْبَرَۃٍ یَّلْعَنُهَا مَلٰٓئِکَةُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَ أَیُّمَا امْرَأَۃٍ دَعَتْ لِلْمَیِّتِ بِخَیْرٍ وَلَمْ تَخْرُجْ مِنْ بَیْتِهَا یُعْطِیْهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثَوَابَ حِجَّةٍ وَّعُمْرَۃٍ۔(مجالس الابرار)

ترجمہ: حدیث شریف میں مروی ہے کہ جو عورت قبرستان کی طرف نکلتی ہے تو ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، اور جو عورت میّت کے لئے دُعا کرتی ہے اور اپنے گھر سے نہیں نکلتی اس کو اللہ تعالیٰ حج اور عمرہ کا ثواب بخشا ہے۔(مجالس الابرار)

(۴) وَرُوِیَ عَنْ سَلْمَانَ وَأَبِیْ هُرَیْرَۃَ أَنَّهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ذَاتَ یَوْمٍ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَوَقَفَ عَلٰی

Marfat.com

بَابِ دَارِہٖ فَأَتَتِ ابْنَتُهٗ فَاطِمَةُ فَقَالَ لَهَا مِنْ أَيْنَ جِئْتِ فَقَالَتْ خَرَجْتُ اِلٰى مَنْزِلِ فَلَانَةِ الَّتِىْ مَاتَتْ فَقَالَ هَلْ ذَهَبْتِ قَبْرَهَا فَقَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَفْعَلَ شَيْئًا بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مَا سَمِعْتُ فَقَالَ لَوْ ذَهَبْتِ قَبْرَهَا لَمْ تَرِيْحِىْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔(مجالس الابرار)

ترجمہ: حضرت سلمان اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ایک دن مسجد سے نکلے پھر اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی دُختر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اُن سے پوچھا کہاں سے آئی ہو، اُنہوں نے کہا میں فلاں عورت کے گھر گئی تھی جو مر گئی ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا تُم اس کی قبر پر گئی تھیں؟ اُنہوں نے عرض کیا توبہ توبہ میں ایسا کام کر سکتی تھی جب کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے اس بارہ میں حُکم سُن چکی ہوں جو سُن چکی ہوں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا اگر تم اس کی قبر پر گئی تو بہشت کی بو بھی نہ پاؤ گی۔

عورتوں کے لئے زیارتِ قبور کے جواز کے دلائل

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِىْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ۔

(رواہُ ابْنُ ماجَةَ)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے قبروں کی زیارت کی رخصت دے دی ہے۔ (مشکوٰۃ)

(۲) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ الحدیث (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے، قبروں کی زیارت کیا کرو۔ (مشکوٰۃ)

(۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَیْفَ أَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تَعْنِیْ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُلِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَإِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِکُمُ اللَّاحِقُوْنَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ میں کِس طرح کہوں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم؟ یعنی زیارتِ قبور کے بارے میں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ کہو" اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَإِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِکُمُ اللَّاحِقُوْنَ۔ السلام علیکم اے صاحب گھروں کے جو مومنوں اور مسلمانوں سے ہو، اور اللہ تعالیٰ رحم کرے ہم سے پہلے جانے والوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر، اور ہم اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا البتہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

(۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِيَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ أَضَعُ ثَوْبِيْ وَأَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَأَبِيْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَأَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِّنْ عُمَرَه (رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْحَاكِمُ)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں اپنے گھر میں داخل ہوتی تھی تو اپنا کپڑا (چادر) رکھ دیتی اور کہتی کہ اس میں دفن ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو میرے خاوند ہیں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو میرے باپ ہیں، (گویا یہ دونوں اجنبی نہیں ہیں) لیکن جب ان کے ساتھ حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے تو خدا کی قسم میں اس گھر میں داخل نہ ہوتی جب تک کہ میں اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹ نہ لیتی محض حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کے سبب۔

تطبیقِ روایات

ان روایات کی تطبیق اس طرح پر ہے کہ جن احادیث میں عورتوں کو قبرستان میں جانے سے منع کیا گیا ہے، اُن کو آغازِ اسلام کے حکم پر محمول کیا جاسکتا ہے، اور ثبوتِ جواز کی احادیث مابعد کی روایات ہوسکتی ہیں، اور وہ سابقہ روایات کی ناسخ ٹھہر سکتی ہیں، باقی رہی یہ بات کے شروع اسلام میں نہی مردوں

Marfat.com

اور عورتوں کے لئے یکساں تھی۔ پس بعض احادیث میں خاص عورتوں کے لئے جو نہی مفہوم ہوتی ہے اس کی تاویل ہوگی۔ پس اس کی تاویل یہ ہے کہ عورتیں چوں کہ زیادہ رقیق القلب اور مرنے والوں کے ذکر و یاد اور جزع و فزع کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہیں، اس لئے اُن کا قبروں میں جانا زیادہ خرابی کا متحمل تھا، اس بنا پر ان کو خصوصیت سے زیادہ تاکید کے ساتھ منع فرمایا گیا ہوگا۔

علاّمہ ابنِ عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عورتوں کی زیارتِ قبور کے متعلق فرماتے ہیں:۔

قِيْلَ تُحْرَمُ عَلَيْهِنَّ وَالْأَصَحُّ أَنَّ الرُّخْصَةَ ثَابِتَةٌ لَّهُنَّ "بحر" وَجَزَمَ فِى "شَرْحِ الْمُنْيَةِ" بِالْكَرَاهَةِ كَمَامَرَّ فِى اِتْبَاعِهِنَّ الْجَنَازَةَ وَقَالَ الْخَيْرُ الرَّمْلِى اِنْ كَانَ ذَالِكَ لِتَجْدِيْدِ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ وَالنَّدْبِ عَلٰى مَاجَرَتْ بِهٖ عَادَتُهُنَّ فَلَاتَجُوْزُ وَعَلَيْهِ حِمْلُ حَدِيْثِ "لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ" وَاِنْ كَانَ لِلْاِعْتِبَارِ وَالتَّرَحُّمِ مِنْ غَيْرِ بُكَاءٍ وَالتَّبَرُّكِ بِزِيَارَةِ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ فَلَابَأْسَ اِذَا كُنَّ عَجَائِزَ وَيُكْرَهُ اِذَا كُنَّ شَوَابَّ كَحُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ فِى الْمَسَاجِدِ۔ (شامی)

ترجمہ: کہا گیا ہے کہ عورتوں پر زیارتِ قبور حرام ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ ان کے لئے اجازت ثابت ہے، (بحر الرائق) اور (شَرح مُنْیَة) میں یقین ظاہر کیا

Marfat.com

ہے کہ مکروہ ہے، جیسے ان کے اتباعِ جنازہ میں گذرا چکا ہے،اور خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگران کا زیارتِ قبور کے لئے جانا غم تازہ کرنے اور رونے بیٹھنے کے لئے ہو جیسے کہ عورتوں کی عادت ہے،تو جانا جائز نہیں۔ اوراس پر محمول ہے یہ حدیث لَعَنَ اللّٰہُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْر

کہ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

اور اگر عبرت حاصل کرنے اور رحم کرنے کے لئے ہو جس میں رونا نہ ہو، اور بزرگوں کی قبور کی زیارت سے برکت حاصل کرنے کے لئے ہو تو کوئی مضائقہ نہیں جب کہ وہ بوڑھی ہوں، اور اگر جوان ہوں تو مکروہ ہے، جیسے کہ ان کا مساجد میں شریکِ جماعت ہونا۔

Marfat.com

روضۂ مقدسہ کے لئے عورتوں کے جانے کا جواز

اس جگہ اس بات کا بتلانا ضروری ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ پر عورتیں جاسکتی ہیں خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھی۔

چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔ کہ مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کرنا سُنّت ہے اور اس پر اجماع ہے، لیکن عورتوں کے لئے خوفِ فتنہ کے باعث مکروہ ہے، مگر روضۂ مقدسہ کی زیارت بلا کراہت جائز ہے، بایں ہمہ تقاضائے مصلحت یہی ہے کہ اس پُر آشوب زمانہ میں عام عورتوں کو خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھی عام قبروں پر نہ جانا ہی بہتر ہے، کیوں کہ تجربہ میں آیا ہے کہ عورتیں قبرستان میں جا کر شرک وبدعت اور بعض بدکرداری وافعالِ قبیحہ کی بھی مرتکب ہو جاتی ہیں۔

لہٰذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اپنی عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کو قبروں پر جانے سے سختی سے روکے تاکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہو کر عذابِ اخروی سے بچ جائے۔

نیک اعمالی کا اب اے اللہ ہم کو شوق دے
اور گناہوں سے بُری باتوں سے ہم بھاگیں پرے
ہو شریعت کی محبت سب کو اے اللہ نصیب
کاش ہم ڈرتے رہیں ہر وقت اس معبود سے

آدابِ زیارتِ قبور

(۱) اہلِ قبور کے لئے دعا:۔ جب کوئی شخص کسی قبر کی زیارت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ جانے سے پہلے گھر میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔

اور اس کی ہر رکعت میں سُورۃ الفاتحہ ایک بار آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ الاخلاص تین بار پڑھے۔

نماز سے فارغ ہو کر اس دوگانہ کا ثواب اُس مُردے کی رُوح کو بخشے جس کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ ہے، پھر اُس قبر کی طرف جائے، لیکن راستے میں کسی سے بات چیت نہ کرے، بلکہ تسبیح وتہلیل آہستہ آہستہ پڑھتا جائے، یا بالکل خاموش ہو کر جائے، اور جب قبرستان یا اس قبر کے قریب پہنچے تو سب سے پہلے اُن کو اِن الفاظ سے مخاطب کرے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَاِنَّااِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمُ الّلَاحِقُوْنَ

اگر مسلمانوں کی قبروں کے ساتھ کفار کی قبریں ملی جلی ہوں تو کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

اس کے بعد کہے:۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (شامی)

Marfat.com

(۲) قبروں کی رعایتِ حُرمت

قبرستان میں جانے والے کے لئے لازم ہے کہ قبروں کی حُرمت کا پاس رکھے، کسی قبر پر کھڑا نہ ہو، اور نہ اس پر بیٹھے، نہ بول و براز کرے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:۔

(۱) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَّجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے، البتہ تم میں سے کسی کے لئے کسی کی قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ ایک انگارے پر بیٹھ جائے پھر وہ انگارا اُس کے کپڑوں کو پھونک ڈالے اور اُس کی جلدِ بدن تک پہنچ جائے۔ (مِشکوٰۃ)

(۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَمْشِیَ عَلٰی جَمْرَةٍ أَوْ عَلٰی سَيْفٍ أَوْ أَخْصِفَ نَعْلِیْ بِرِجْلِیْ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ أَمْشِیَ عَلٰی قَبْرِ مُسْلِمٍ وَمَا أُبَالِیْ أَوَسْطَ الْقَبْرِ قَضَيْتُ حَاجَتِیْ أَوْ وَسْطَ السُّوْقِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے البتہ میں چنگاری پر یا تلوار پر چلوں، یا میں اپنا جوتا اپنے پاؤں کے ساتھ (ملا کر) گانٹھ لوں مجھے محبوب ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں اور میں پرواہ نہیں رکھتا کہ قبر پر پاخانہ پھروں یا بازار میں۔ (مشکوٰۃ)

(۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَيِّتُ يُؤْذِيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ مَايُؤْذِيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت کو وہ چیز قبر میں بھی اذیت دیتی ہے جو اُس کے گھر میں اُس کو اذیت دیتی ہے۔

(۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے قبر پر پاؤں رکھنے کی بابت پوچھا؟ آپ نے فرمایا:۔

كَمَا أَكْرَهُ أَذَى الْمُؤْمِنِ فِيْ حَيَاتِهٖ فَاِنِّيْ أَكْرَهُ اِذَا بَعْدَ مَوْتِهٖ۔

ترجمہ:۔ جس طرح میں مسلمان کو اس کی زندگی میں دُکھ دینا ناپسند کرتا ہوں اسی طرح اس کی موت کے بعد اس کو تکلیف پہنچانا مُجھے ناپسند ہے۔

(۵) شامی شرح درِ مختار میں ہے:۔

اِنَّ الْمَيِّتَ يَتَأَذّٰى بِمَا يَتَأَذّٰى بِهِ الْحَيُّ۔

ترجمہ:۔ مُردہ ہر اُس چیز سے تکلیف محسوس کرتا ہے جس سے زندہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔

Marfat.com

(۶) بشر بن الخصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قبروں میں جوتیوں کے ساتھ چلتے دیکھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا:۔

اے جوتیوں کے جوڑے والے ان جوتیوں کو اُتار دو۔(ابن ماجہ،مشکوۃ)

شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طریقِ ادب

کہتے ہیں کہ جب ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک کی زیارت سے واپس آتے تو ادب کے لحاظ سے اُلٹے پاؤں خرقان تک آتے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

شیخ موصوف نے وفات کے وقت وصیت فرمائی کہ میری قبر تیس گز گہری کھودنا تا کہ شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک سے اُونچی نہ ہونے پائے۔ (تذکرۃ الاولیاء)

دیکھئے ادب اس کو کہتے ہیں۔آہ کہاں ہیں اب ایسے باادب لوگ ۔

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم ماند از فضلِ ربّ

ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق کے خواستگار ہیں کیوں کہ بے ادب رب تعالیٰ کے فضل سے محروم رہتا ہے۔

افسوس کہ عوام الناس عام قبروں کا مطلق ادب نہیں کرتے، بلاخوف وخطر قبروں کو روندتے، اس پر بیٹھ کر ہنستے اور فحش بکتے، بعض جاہل پیشاب بھی کر دیتے

Marfat.com

ہیں، لیکن ان لوگوں کے دلوں میں یہ خیال کبھی نہیں آتا کہ یہ قبر کسی بزرگ کی ہوگی، یا کبھی ہم نے بھی اسی طرح یقیناً خاک میں سونا ہے۔

زدم تیشہ یک روز بر تلِ خاک
بگوش آمدم نالۂ دردناک

ایک دن میں نے مٹی کے ایک تودے پر بسولا مارا تو
میرے کانوں میں ایک دردناک رونے کی آواز آئی۔

کہ زنہار اگر مردی آہستہ تر
کہ چشم و بنا گوش و رُو ہست و سر

کہ خبردار اگر تو جوان مرد ہے تو بسولا آہستہ چلا کیوں کہ
یہاں آنکھیں، کانوں کی لو، چہرہ اور سر ہیں۔

پیش از من و تو لیل و نہارے بُودہ است
گردیدہ فلک برائے کارے بُودہ است

مجھ اور تجھ سے پہلے بھی یہ دن اور رات موجود تھے، اپنے
کام کی خاطر پھرنے والا آسمان بھی موجود تھا۔

زنہار قدم بخاک آہستہ نہی
کاں مردمکِ چشم نگارے بُودہ است

خبردار! خاک پر پاؤں آہستہ رکھو کہ یہاں کسی محبوب کی
آنکھ کی پتلی ہے۔

Marfat.com

موتیٰ کو سلام کرنے میں حفظِ مراتب

زائر جب اہلِ قبور کو سلام کرے اس کے آداب کا بھی لحاظ رکھے کیوں کہ مُردہ سلام کرنے والے کو پہچانتا ہے، غرض اہلِ قبر کا ویسا ہی ادب کرے جیسے اُس کی زندگی میں کیا کرتا تھا، مثلاً اگر دُنیا میں اُس کی بزرگی کے سبب اس سے دُور یا قریب بیٹھتا تھا تو زیارت کے وقت بھی اُس کا اِلتزام رکھے۔

قبر کے پاس بیٹھ کر پڑھنا یا کھڑے ہو کر دونوں طرح جائز ہے، مگر بعض حضرات سے ثابت ہے کہ رُو بہ قبر کھڑے ہو کر پاؤں سے جوتی اُتار کر دُعا کرنا اولیٰ ہے، اگر دونوں نہیں تو ایک جوتی سے پاؤں نکال لے، قبر کے سرہانے کھڑا ہونا یا پائنتی کی طرف دونوں طرح درست ہے، ہاں بعض بزرگوں نے پائنتی کی جانب کھڑے ہونے کو ترجیح دی ہے۔ (ردالمحتار)

قولِ جامع یہ ہے کہ اگر صرف زیارت، فاتحہ اور ایصالِ ثواب مقصود ہو تو کھڑے ہونا چاہئے، اور اگر حصولِ فیض اور جلبِ برکات مراد ہو تو قبر کے سامنے رُخ بصاحبِ قبر ہو کر دو زانوں بیٹھے اور خیالات و خواطر کو یکسر روک کر قلب کو صاحبِ قبر کی رُوحانیت کی طرف بتوجہٗ تمام مصروف کر دے حتیٰ کہ غنودگی کی حالت طاری ہو جائے۔

بعض کہتے ہیں کہ زائر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے میّت کے سینہ کے سامنے مُنہ کرے اور سورۃ الفاتحہ ایک بار اور سورۃ الاخلاص تین بار پڑھے۔
(فتاوٰی عزیزی)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق، سورۃ الناس، پڑھے، ایک روایت میں سورۃ الفلق، سورۃ الناس کی بجائے سورۃ التکاثر آیا ہے۔ (مظاہرِ حق)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے:۔ سُنا قبر کے سرہانے "سورۃ الفاتحہ پڑھے اور پاؤں کی طرف سورۃ البقرۃ کا خاتمہ۔ (طَبرانی)

مُردوں کو پڑھ کر بخشنے کا فائدہ

(۱) حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جو کوئی قبرستان میں داخل ہوکر "سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص، سورۃ التکاثر پڑھے پھر کہے کہ میں نے اس کلام کا ثواب اِس قبرستان کے تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے ارواح کو بخشا تو تمام مُردے اس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں شفیع ہوتے ہیں۔ (مظاہرِ حق)

(۲) حضرت حماد مکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات مکہ معظمہ کے قبرستان میں گیا اور وہاں ایک قبر پر اپنا سر رکھ کر سو رہا، پھر میں نے قبر والوں کو دیکھا کہ حلقے حلقے بنائے بیٹھے ہیں، میں نے کہا کہ کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟

انہوں نے جواب دیا نہیں لیکن ایک شخص نے ہمارے بھائیوں میں سے سورۃ الاخلاص پڑھی اور اس کا ثواب ہمیں بخشا، اس کو

Marfat.com

ہم ایک برس سے بانٹ رہے ہیں۔ (مظاہرِ حق)

(۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص قبرستان میں جائے اور سورۂ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس سے عذاب کو ہلکا کرتا ہے۔ (مظاہرِ حق)

(۴) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَءَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" اِحْدٰى عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ۔ (رَوَاهُ دارقطنی)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص قبروں پر گزرا اور اس نے سورۃ الاخلاص گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو اُس کو مُردوں کی تعداد کے برابر ثواب دیا جائے گا۔

(۵) زیارتِ قبور کرنے والے کو چاہئے کہ اہل اللہ کی قبر کے پاس مؤدّب ہو کر عاجزانہ طور پر اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوا کھڑا ہو اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے اُس بزرگ کا وسیلہ پکڑے اور اپنے فکر و خیال کو کسی اور طرف نہ لگائے اور دل میں یہ سمجھے کہ وہ بزرگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں اور زیارت کے وقت ان کے ساتھ وہ برتاؤ کرے جو اُن کی زندگی میں کیا کرتا تھا، گویا حالتِ حیات اور موت میں کچھ فرق نہ کرے، اور اُس بزرگ کے پاس غمگین عبرت پکڑنے والے کی طرح بیٹھ جائے۔(مشارق الانوار)

Marfat.com

(۶) مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوی عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں کہ زائر کو چاہئے کہ اُس بزرگ کے سینے کی طرف مُنہ کر کے بیٹھے اور اکیس بار چار ضرب سے پڑھے:۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ، اور سورۃ القدر پڑھے اور دل سے خطرات کو دور کر کے اُس بزرگ کے سینے کے سامنے رکھے تو اُس بزرگ کی رُوح کی برکات اُس کے دل میں پہنچیں گی۔ (رسالہ فیضِ عام)

غرض اہل اللہ کی قبروں سے فیض حاصل کرنے کا انحصار حضورِ قلب اور یک سوئی پر ہے، اور یہ باتیں کسی بزرگ کی توجہ اور اجازت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں۔

گر ہوائے ایں سفر داری دِلا
دامنِ رہبر بگیر وپس بیا

ترجمہ:۔ اے دل! اگر تو اس سفر کی خواہش رکھتا ہے تو رہبر کا دامن تھام اور اُس کے پیچھے آتا جا۔

Marfat.com

زیارتِ روضۂ مقدّسہ

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جب حج کرنے کے لئے جاتے ہیں وہ صرف مکہ شریف سے ہی واپس چلے آتے ہیں، زیارتِ روضۂ مقدسہ کے لئے مدینہ منورہ نہیں جاتے، حالاں کہ روضۂ مقدسہ کی زیارت واجب اور نہایت اہم ہے۔

افسوس ہے اُن مسلمانوں پر جو سینکڑوں روپے خرچ کر کے فریضۂ حج کے ادا کرنے کے لئے مکہ شریف تو جاتے ہیں مگر اپنے شفیع اور رحمۃ للعالمین کی ملاقات کے لئے مدینہ شریف تک جانے کی تکلیف گوارہ نہیں کرتے۔

بڑا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جو اس قدر دور دراز سفر کی تکلیف اٹھا کر مکہ شریف تو چلا جائے مگر روضۂ مقدسہ کی زیارت سے محروم رہے۔

غور کیجئے کہ مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر بدنصیبی اور کیا ہوگی کہ وہ ایسے متبرک مقام کے فیوض و برکات سے محروم رہا کہ جس کے دیکھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے اور جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اُس کی مغفرت کے ضامن ہوتے ہیں۔

اللہ اللہ یہ وہ روضۂ پاک ہے جو محضرِ ملائکہ کرام ہے اور مجمعِ انوارِ الٰہی ہے، اور یہ وہ مدفن شفیع المذنبین ہے اور محلِ نزولِ برکات ہے جہاں کوئی کھڑا ہو کر سلام عرض کرتا ہے تو حضرت خود اُس کو سلام کا جواب دیتے ہیں اور اُس کے لئے مغفرت مانگتے ہیں، اور یہ بات مسلّمہ ہے کہ جس کے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

مغفرت مانگیں وہ ضرور بخشا جائے گا کیوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دُعا رد نہیں ہوتی۔

خوشا سعادتِ آں بندہ کہ کرد نزول
گہے بہ بیتِ خدا و گہے بہ بیتِ رسول

اللہ تعالیٰ کے اس بندے کی خوش بختی کے کیا کہنے جو کبھی اللہ تعالیٰ کے گھر کی حاضری دے اور کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر کی حاضری دے۔

غرض روضہ مقدسہ کے برکات کی بابت کسی عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے یا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دستور العمل دیکھیے کہ کس حد تک وہ روضہ مقدسہ کی تعظیم کیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روضہ مبارک کی تھوڑی سی خاک مبارک ہاتھ میں لے کر سونگھی اور یہ شعر پڑھا:۔

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ أَحْمَدَا   أَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

ترجمہ:۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ کی خاک مبارک کو سونگھے اسے کیا چاہیے، اس کو یہی لازِم ہے کہ پھر عمر بھر کوئی خوشبو نہ سُونگھے۔

دیکھیے خاتونِ جنت روضہ مقدسہ کی خاک مبارک کی کس قدر عزت وتوقیر بیان فرماتی ہیں، واقعی روضہ مقدسہ کی خاک مبارک میں ایسی اعلیٰ درجہ کی خوشبُو پائی جاتی ہے کہ دُنیا بھر کی خوشبوئیں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔

چونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ مبارک کا یہ خاصہ تھا کہ اُس سے

Marfat.com

عطر وعنبر کی خوشبو آیا کرتی تھی، اس لئے جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم مبارک ہے وہاں سے خوشبو کا آنا بھی ایک لازمی امر ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسمِ مبارک کی تو یہ حالت تھی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس راستے سے گزرتے تھے وہ راستہ ہی خوشبودار ہو جاتا تھا، گویا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے اس راستے میں سینکڑوں من عطر وعنبر گرادیا ہے۔

چنانچہ دارمی شریف میں ہے:۔

کہ اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلتا تو اُسے یہ پوچھنا نہیں پڑتا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرف تشریف لے گئے ہیں، کیوں کہ جس راستے سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرتے تھے وہ راستہ بہت دیر تک معطر رہتا تھا، لہٰذا وہ شخص چُپ چاپ خوشبودار راستے پر چلا جاتا اور وہ راستہ اس کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیام گاہ تک پہنچادیتا۔ (دارمی، بیہقی)

ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی سے مصافحہ کرتے تھے تو وہ تمام دن خوشبو پاتا تھا، اور اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بچے کے سر پر ہاتھ مبارک رکھتے تھے تو وہ تمام بچوں میں خوشبو کے سبب ممتاز معلوم ہوتا تھا۔ (مَوَاھِبُ اللّدُنِیّہ)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے ایسی اعلیٰ درجہ کی خوشبو مہکتی تھی کہ دُنیا بھر کی خوشبوئیں اور عطریات ماند پڑھ گئے تھے۔

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا پسینہ مبارک بوتلوں میں جمع کر کے عطر وعنبر کی بجائے استعمال کیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ہمارے پاس آ کر قیلولہ کیا، اس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو پسینہ آیا تو میری والدہ اُمِ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بوتل لائیں اور اپنی انگلی سے پسینہ پونچھ پونچھ کر اُس میں جمع کرنے لگیں، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم بیدار ہوئے تو پوچھا اے اُمِ سُلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا پسینہ مبارک ہے اسے ہم اپنی خوشبوؤں میں ملاتے ہیں، کیوں کہ یہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ خوشبو دار ہے۔[1] (مشکوۃ)

عطر وعنبر میں بھلا ایسی خوشبو ہے کہاں　جیسا خوشبو دار تھا پسینہ آپ کا

غرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے اوصاف ہمارے بیان سے بالاتر ہیں۔

[1] تفصیل کیلئے میری کتاب ''انسانِ کامل'' کا حصہ فضائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مطالعہ کیجئے۔ مصنف

Marfat.com

کیا ہی اچھا ایک بزرگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح میں فرماتے ہیں:۔

تو وہ نبی ہے یا نبی پائی ہے سب میں برتری
اے خاتمِ پیغمبراں زیبا ہے تجھ کو سروری
عالم میں ایسا کون ہے تیری کرے جو ہمسری

اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بُتانِ آذری
ہرچند وصفت مے کنم لیکن ازاں بالاتری !

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا چہرہ اقدس آذر کے تراشے ہوئے بتوں کے لئے باعث رشک ہے، میں جتنا بھی آپ کا وصف بیان کروں آپ اس سے برتر ہیں۔

بخشی ہے تجھ کو فضل سے اللہ نے پیغمبری
تیرے سبب ہم عاصیوں کی ہو گئی ہے بہتری
اے نورِ ذاتِ کبریا توصیف کیا لکھوں تیری

تو از پری چابک تری وز برگِ گل نازک تری
وز ھر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری!

آپ پری سے زیادہ مضبوط اندام اور پھول سے زیادہ نازک ہیں، جو کچھ بھی میں کہوں اس سے بہتر ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ عجیب وغریب محبوب ہیں۔

مجھ کو محمد سا نبی ایسا کوئی دکھلائے تو
بر لامکاں معراج سا جا کر کوئی ہو آئے تو

Marfat.com

توصیفِ نعتِ مصطفٰے کوئی ذرا سُن جائے تو

عالم همه یغمائے تو خلقِ جہاں شیدائے تو
آں نرگسِ رعنائے تو آوردہ رسمِ کافری

ساری دنیا آپ کا مالِ غنیمت ہے، اور پوری مخلوق آپ کی شیدا ہے۔
آپ کی خوبصورت نرگس آنکھوں نے محبوبیت کا انداز اپنا رکھا ہے۔

معراج میں جاتے ہوئے جبریل سے شاہِ اُمم
پوچھے کہ بتلاؤ ہمیں دُنیا میں تھے کس طور ہم
سُن کر کہا جبریل نے یا مصطفٰے حق کی قسم

آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بُتاں ور زیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

میں ساری دنیا میں گھوما پھرا ہوں کئی محبوبوں سے میں نے محبت کی ہے،
بہت حسین شخصیات میری نظر سے گذر چکی ہیں لیکن آپ ان سے الگ تھلگ ہیں۔

تجھ سا دو عالم میں نہیں کوئی ملک جن و بشر
تو خاص ہے نورِ خُدا تجھ سا کہاں کوئی دگر
لے کر چراغ معرفت تا زیست کوئی ڈھونڈے گر

ہر گز نیامد در نظر صورت ز رویت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر یا زهرهٔ و یا مشتری

Marfat.com

مجھے آپ کے چہرہ اقدس سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ نہ میں سورج کو ایسا سمجھتا ہوں نہ چاند کو نہ ہی زہرہ اور نہ ہی مشتری ستارے کو۔

خوش ہو کے یہ میں نے کہا کیا خوب ہے یہ نازنین
کوئی مُصَوِّر کھینچ لے تصویر یہ ممکن نہیں
کہ اے مُصَوِّر بات پہ میری نہ ہو تجھ کو یقین

صورت گرِ نقاشِ چیں رو صورتِ یارم ببیں
یا صورت کش ایں چنیں یا ترک کُن صُورت گری

اے چین کے نقاش تو تصویریں بناتا ہے جا میرے محبوب کی شکل کو دیکھ۔ یا تو اس جیسی تصویر کھینچ دے یا اس کے بعد تصاویر بنانا چھوڑ دے۔

احمد کو کر پیدا خُدا دُور اُن سے کر ساری خودی
بو باس نورِ معرفت جو اپنی تھی وہ اُن کو دی
یہ دے کہ پھر فرما دیا وحدت کی باتیں ہیں جدی

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

میں تیرا خالق ہوں تو میرا مظہر ہے میں اور تو اتنے قریب ہیں جتنا قرب جان اور جسم کو حاصل ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ میں نے اس لئے کیا ہے تا کہ کوئی آپ کو مجھ سے جدا نہ جانے (آپ کو مع اللہ یقین کرے اور مِن دُونِ اللہ کے زمرے میں شامل نہ کرے)

Marfat.com

فضائل زیارتِ روضۂ مقدسہ

قرآنِ مجید میں ایسے صریح اشارات پائے جاتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کی ترغیب دیتے ہیں۔

چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۝

ترجمہ:۔ اور اگر وہ لوگ جب کہ ظلم کر چکے تھے اپنی جانوں پر (اے میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) تمہارے پاس آتے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم یعنی تم بھی اُن کے لئے استغفار کرتے تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پاتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے گناہوں کے بخشنے کو اور اپنے مہربان ہونے کو اس امر کے ساتھ مشروط کیا ہے کہ وہ لوگ حضورِ نبوی میں حاضر ہو کر طلبِ مغفرت کریں۔

جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب تک وہ لوگ حضورِ نبوی میں حاضر نہ ہوں گے اور عذر خواہی نہ کریں گے اللہ تعالیٰ کو مہربان نہ پائیں گے، اور نہ ہی مغفور ہونے کے مستحق ہوں گے۔

علاوہ اس کے یہ آیت اگر چہ خاص لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے مگر متفقہ اصول کے مطابق آیت اپنے مورِدِ نزول کے ساتھ خاص نہیں رہتی۔

Marfat.com

پس اس آیت سے صاف ظاہر ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں جانا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استغفار کرانا باعِثِ مغفرت ہے۔ چوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی اور موت دونوں برابر ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضۂ مقدسہ میں دُنیا کی زندگی کی طرح زندہ ہیں، اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ پر جانا قیامت تک اس حکم کے ماتحت ثابت ہوتا ہے۔

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ (رواہ دارقطنی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص میری قبر کی زیارت کرے اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میری شفاعت اُس شخص کے حق میں حلال ہوگئی۔

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جذب القلوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ اس حدیث شریف سے زائرینِ روضۂ مقدسہ کے لئے شفاعت کی تخصیص ثابت ہوتی ہے، گو شفاعت کے اُمیدوار تو تمام مومنین ہیں مگر زائرین کے واسطے خاص شفاعت ہے کہ غیروں کو باوجودِ اعمالِ حسنہ کے یہ رُتبہ میسّر نہ ہوگا۔

Marfat.com

(۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِرًا لَاتُعْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ أَنْ أَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رواہُ الدّار قطنی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص محض میری زیارت کے لئے آئے اور میری زیارت کے سوا اس کو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر اس بات کا حق ہے کہ قیامت کے دن اس شخص کی شفاعت کروں۔

اسی حدیث شریف کے رُو سے فقہا فرماتے ہیں:۔

وَالْاَوْلٰی تَجْرِیْدُ النِّیَّةِ بِزِیَارَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ (فتح القدیر، ردالمحتار، بحر الرائق، طحطاوی)

ترجمہ:۔ جو شخص حج اور زیارتِ روضۂ مقدسہ کے لئے گھر سے نکلے تو اُس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ فقط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی نیت کرے۔

حج کرنے کا اصل مقصد

حج کرنے کی فرضیت کی وجہ محض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تصدُّق سے ہے، کیوں کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی پیدا نہ ہوتے تو پھر تمام جہاں کا وجود ہی کس طرح ہوتا، لہٰذا حج سے دراصل مقصود زیارتِ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

(۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ اِلٰی مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ كُتِبَ لَهٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس شخص نے حج کیا مکّہ معظمہ کا، پھر اُس نے میری مسجد میں میری زیارت کا قصد کیا اُس کے واسطے دو حجِ مبرور یعنی مقبول حج لکھے جاتے ہیں۔ (رواہُ الدّار قطنی)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ روضۂ مقدسہ کی زیارت حجِ مفروضہ کے برابر درجہ رکھتی ہے۔

(۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ مَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ (رواہُ الدّار قطنی، وَالطَّبَرَانِیُّ)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص حج کرے پھر میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کرے تو وہ اُس شخص کی مانند ہوگا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس نے روضۂ مقدسہ کی زیارت کی گویا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی میں زیارت کی۔ دیکھئے یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔

(۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا مُحْتَسِبًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ فِیْ جِوَارِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ الدّار قطنی)

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص ارادتاً محض میری زیارت کے لئے مدینہ منورہ میں آئے تو وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ (یعنی میرا ہمسایہ ہوگا)۔

روضۂ مقدسہ کی زیارت کرنے والے کا اس سے بڑھ کر کیا رُتبہ ہوگا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمسایہ ہوگا، مسلمانو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمسایہ ہونا یہ معمولی بات نہیں ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہمسائیگی میں یہ لوگ ہوں گے:۔ صدیق، شہید، صحابہ، صلحاء اور غوث قطب وغیرہ، گویا زائر بھی انہیں میں سے ہوگا۔

(۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

Marfat.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ (رواہُ الدّار قطنی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اُس نے مُجھ پر ظلم کیا۔(وفاء الوفا)

اس حدیث شریف کا مطلب ظاہر ہے کہ جو شخص حج مفروضہ کر کے زیارتِ روضہ مقدسہ کئے بغیر واپس چلا آئے تو اُس نے گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظلم کیا، یا جو شخص وہاں جانے سے روکتا ہے گویا وہ ظالم ٹھہرا۔ اب خیال کیجئے کہ جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظلم کیا اُس کا کیا حشر ہوگا، حج کا قبول نہ ہونا تو ایک ادنیٰ بات ہے، مگر یہاں تو ایمان کی بھی خیر نہیں کہ وہ بھی رخصت ہو جاتا ہے۔

پس جو شخص منکر یا مانع ہے وہ ظالم ہے، پھر ظالم بھی ایسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظلم کرنے والا بھلا اُس ظالم سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو سکتا ہے؟۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں متعدد جگہ ظالموں کے بارے میں فرماتا ہے:۔

أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ (سورۃ ھود رکوع ۱/)

ترجمہ:۔ یاد رکھو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ رکوع ۳۴/)

ترجمہ:۔ جو لوگ کافر ہیں وہی ظالم ہیں۔

Marfat.com

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ o (سورۃ الانعام رکوع ۸)

ترجمہ:۔ اور اگر کبھی تجھ کو شیطان بھلا دے تو ہرگز نہ بیٹھنا یاد آئے پیچھے ظالم لوگوں کے ساتھ۔

غرض ظالم کے پاس بیٹھنا نہیں چاہئے کیوں کہ جو عذاب اُن پر نازِل ہونے والا ہے تم پر بھی نہ آجائے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ۔

ترجمہ:۔ اور نہ جُھکو ان کی طرف جو ظالم ہیں ورنہ تم کو آگ لگے گی۔ (یعنی دوزخ کی آگ میں ڈالے جاؤ گے۔ (سورہ ہود، رکوع ۱۰)

جو شخص ظالم کی امداد کے واسطے جائے وہ اسلام سے خارِج ہو جاتا ہے۔

چناں چہ حدیث شریف میں ہے:۔

عَنْ أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَّشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِّیُقَوِّیَهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ:۔ حضرت اوس بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص ظالم کے ساتھ اُس کی تقویت کے واسطے چلے اور وہ جانتا بھی ہے تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

Marfat.com

کیا ہی اچھا کسی بزرگ نے فرمایا ہے:۔

صحبتِ بد مکن کہ صحبتِ بد
مردمِ نیک را تباہ کند

بُروں کی مجلس اختیار نہ کرکوں کہ بری مجلس نیک آدمیوں کو بھی تباہ کردیتی ہے۔

ہر کہ بادیگ ہمنشیں گردد
جامۂ خویش راسیاہ کند

جو شخص دیگ کے ساتھ بیٹھے وہ اپنا لباس ضرور سیاہ کرتا ہے۔

الحاصل جس شخص نے ایسے شفیع اور محسن کو ناراض کیا تو پھر قیامت کے دن اس کا پوچھنے والا کون ہوگا؟ محبوب کا محبّ تو محبوب کی طرف ہے اور محبوب سے یہ شخص برگشتہ ہے تو پھر کیا امید ہوسکتی ہے۔

محبوب کے آستانے کی قدر تو محبّ اکبر (یعنی اللہ تعالیٰ) ہی جانتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے ہر روز اُس کی زیارت کو بھیجتا ہے، مگر وہ بڑا ہی بدنصیب ہے جو ایسے محبوب کی زیارت سے پہلو تہی کرتا ہے، اور وہ بڑا ہی ظالم اور گمراہ ہے جو اس کی زیارت کو شرک کہتا ہے ایسا شخص خود اسلام سے خارج ہے۔

Marfat.com

(۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ حِجَّةَ الْاِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِیْ وَغَزَا غَزْوَةً وَصَلّٰی فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْأَلِ اللّٰہُ فِیْمَا افْتَرَضَ عَلَیْهِ۔ (رَوَاہُ الدَّار قطنی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس شخص نے حج کیا موافق حج اسلام کے اور میری قبر کی زیارت کی اور جہاد کیا، بیت المقدس میں نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے ان چیزوں کے متعلق جو اُس پر فرض کی تھیں سوال نہیں کرے گا۔ (یعنی اس سے حساب نہیں لیا جائے گا)۔

زہے قسمت ان لوگوں کی جو روضۂ مقدسہ کی زیارت سے مشرّف ہو کر اس بشارت کے مستحق ہوتے ہیں کہ زائرینِ روضۂ مقدسہ بلاحساب بہشت میں داخل ہوں گے، اور سخت افسوس ہے ان لوگوں پر جو اس نعمتِ عظمٰی سے محروم رہتے ہیں۔

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چوں کہ یہ احادیث صحاح ستہ میں نہیں ہیں اس لئے وہ قابلِ تسلیم نہیں ہیں؟

جواب:۔ یہ معیارِ حدیث سراسر غلط اور جہالت پر مبنی ہے کیوں کہ کسی محدث نے یہ نہیں لکھا کہ جو حدیث صحاح ستہ میں نہ ہو وہ قابلِ تسلیم نہیں ہے۔

چنانچہ شیخ ابوالفیض محمد بن علی الفارسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جواہر الاصول میں لکھا ہے کہ بخاری ومسلم میں بلاتکرار کُل چار ہزار حدیثیں ہیں۔

Marfat.com

اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بُستان المُحَدِّثِین میں لکھا ہے کہ:۔ ابوداود میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں ہیں اس میں اکثر مکرّرات بھی ہیں اور وہ بھی ہیں جو صحیحین میں ہیں۔

علیٰ ہذا باقی کُتُب صحاح ستہ میں دس بارہ ہزار حدیثوں سے زیادہ نہ نکلیں گی، حالاں کہ قسطلانی نے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:۔ لاکھ حدیثیں مجھے یاد ہیں۔

اور صاحب جواہر الاصول نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ:۔ ساڑھے سات لاکھ سے زیادہ حدیثیں صحیح ہیں۔

اب جائے غور ہے کہ اگر صحیح حدیثوں کا مدار صرف صحاح ستہ ہی رکھا جائے تو لاکھوں صحیح حدیثیں بے کار ہو جائیں گی۔ اور ان کتابوں کی احادیث لغو ٹھہریں گی۔ حالاں کہ ایسے ایسے علاّمہ محدّثین جن کی کی علمیت اور فضیلت مسلّمہ ہے کبھی موضوع اور لغو روایت نہیں لکھ سکتے۔

اہلِ علم پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ بڑے بڑے اکابر محدّثین:۔ علاّمہ ابنِ حجر عسقلانی، امام سیوطی، اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم وغیرہ کئی مقامات میں صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کُتُب احادیث سے برابر استدلال کرتے ہیں۔ پس ہر بات پر صحاح ستہ کی حدیث کا طلب کرنا سراسر جہالت ہے۔ کیوں کہ ان محدثین نے یہ دعویٰ نہیں کیا ہماری جمع کردہ احادیث کے سوا باقی کُل حدیثیں ضعیف یا موضوع ہیں۔ حالاں کہ امام بخاری اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے لاکھوں صحیح حدیثوں کے وجود کا اعتراف کیا ہے۔

Marfat.com

احادیث کے پرکھنے پر محدّثین کے اختلافات

احادیث کے اختلافات کے باعث محدّثین کی تحقیق میں بھی اختلاف ہے۔

چنانچہ من جملہ اُن کے تین اختلافوں کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

اوّل وہ محدّثین جو احادیث کے پرکھنے میں چنداں پرواہ نہیں کرتے اور ہر طرح کی رطب ویابس احادیث خواہ وہ ضعیف ہوں یا موضوع، صحیح ہوں یا غیر صحیح اپنی تصانیف میں درج کر لیتے ہیں اور صحیح اور غیر صحیح الگ الگ نہیں رکھتے۔

دوسرے وہ محدّثین جو احادیث کے پرکھنے میں بڑی چھان بین کرتے ہیں اور کسی حدیثِ موضوع کو اخذ نہیں کرتے بلکہ صحیح احادیث کے جمع کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

تیسرے وہ محدّثین جو بڑے تیز طبیعت اور متشدّد ہوتے ہیں کہ احادیثِ صحیحہ کو ادنیٰ قدحِ راوی سے موضوع کا حکم جڑ دیتے ہیں۔

چناں چہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مرقوم ہے کہ اُنہوں نے سینکڑوں احادیثِ ضعیفہ کو ادنیٰ قدحِ راوی کے موضوع لکھ دیا:۔ مثلاً:۔

حدیث ردّ شمس، حدیث تقبیل الابہامین، اور حدیث صلوٰۃ التسبیح ، وغیرہ۔

لیکن ذہن میں یہ خیال نہ آیا کہ جس طرح موضوع حدیث کو روایت کرنا ممنوع اور گناہ ہے اسی طرح ضعیف یا صحیح کو موضوع کہہ دینا بھی ممنوع اور گناہ ہے۔ اسی واسطے ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابنِ جوزی محدّث کی سخت مخالفت کی ہے کہ اُنہوں نے حدیث کے پڑھنے میں سخت غلطی کی ہے۔

Marfat.com

برکاتِ زیارت

روضۂ مقدسہ جس کا مرتبہ عرشِ معلیٰ سے بھی بڑھ کر ہے اس کی زیارت موجب ہے شفاعت کے واجب ہونے کا، باعث ہے قیامت کے دن حضرت کی شہادت کا، ذریعہ ہے خاتمہ بالخیر کا، باعث ہے قبولیتِ حج کا اور موجب ہے گناہوں کی مغفرت کا۔

پس جو شخص باوجود مکہ شریف جانے کے جان بوجھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کے لئے مدینہ شریف نہ جائے وہ قیامت کے روز ظالموں کے گروہ میں بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوگا۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو — کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو
رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت — اب مدینے کا جلوہ صبح دل آرا دیکھو
طواف کعبہ کا کیا گردِ حرم خوب پھرے — ابرِ رحمت کا یہاں روز برسنا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ — قصرِ محبوب کے پردہ کا بھی جلوہ دیکھو
ملتزم سے تو چمٹے خوب نکالے ارماں — ادب وشوق کا یہاں باہم الجھنا دیکھو
آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں — آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بے تابوں کی
اُن کے کُشتوں کا بھی حسرت سے تڑپنا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود — خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رُتبہ دیکھو
جمعہ مکہ کا تھا عیدِ اہلِ عبادت کے لئے — مومنو آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو

خانہ کعبہ پہ تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ   جلوہ فرما یہاں کونین کا دُولہا دیکھو

غور سے سُن تو رضؔا کعبہ سے آتی ہے ندا

میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

زیارتِ روضۂ مقدسہ کا ثبوت آثارِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دستور زیارتِ روضۂ مقدسہ کے متعلق یہ رہا ہے کہ وہ دور و نزدیک سے حاضر ہوا کرتے تھے۔

چناں چہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدائی کے صدمہ سے ملکِ شام کی طرف چلے گئے تھے۔ مدینہ منورہ میں تشریف لائے کیوں کہ ان کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال! تو نے ہمیں ابھی سے بھلا دیا کہ تم ہم سے دُور چلے گئے اور کبھی ملنے کے لئے نہیں آئے۔

یہ خواب دیکھتے ہی آپ وہاں سے چل دیئے، جب روضۂ مقدسہ پر پہنچے تو اس قدر روئے کہ بے ہوش ہو گئے، پھر آپ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو حاضرین نے عرض کیا کہ نماز کا وقت ہے لہٰذا آپ اذان دیں تا کہ ہم کو زمانہ نبوی کی لذّت پیدا ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اب تو میں نے اذان کہنا چھوڑ دیا ہوا ہے، کیوں کہ میری اذان کا قدردان بظاہر موجود نہیں ہے، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اصرار پر

Marfat.com

وہ رضا مند ہو گئے اور اذان دینی شروع کی۔ مدینہ منورہ گونج اُٹھا اور ایک قیامت برپا ہو گئی، کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کا غم ازسرِ نو تازہ ہو گیا، غرض جب آپ کلمہ ''أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کہنے لگے تو عادت کے مطابق اپنی اُنگلی شہادت والی سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا۔ لیکن جونہی اُس طرف نگاہ پڑی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور اذان کو آگے کہنے کی تاب نہ لائے، حاضرین میں کہرام مچ گیا ہر طرف گریہ وزاری کی صدا بلند ہوئی اور ماہی بے آب کی طرح تڑپنے لگے۔

دیکھئے اگر دور دراز سے سفر کر کے محض روضۂ مقدسہ کی زیارت کے لئے آنا ناجائز ہوتا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مُلکِ شام سے روضۂ مقدسہ کی زیارت کے لئے ہرگز نہ آتے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے تو ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ میری قبر پر آ کر مجھ سے ملاقات کر۔

شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''ازالۃ الخفا'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المقدس تشریف لے گئے اور حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے تو آپ نے فرمایا:۔ اے کعب! کیا تمہارا دل چاہتا ہے کہ تم ہمارے ساتھ مدینہ منورہ چلو اور روضۂ مقدسہ

Marfat.com

کی زیارت سے مشرف ہو؟ تو اُنہوں نے کہا کہ میں آپ کے ہمراہ جانے کو تیار ہوں، چناں چہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور دونوں صاحبوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں نہایت ادب سے سلام عرض کیا۔ (جذب القلوب)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی عادت مبارک تھی کہ جب کسی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے روضۂ مقدسہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا کرتے تھے۔

چناں چہ مُؤطّا امام مالک میں ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا تم نے دیکھا ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ مقدسہ پر جا کر سلام عرض کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے کہا ہاں، سو بار سے زیادہ۔

چناں چہ وہ روضۂ مقدسہ کے پاس کھڑے ہو کر کہا کرتے تھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ، السَّلَامُ عَلٰى أَبِىْ بَكْرٍ ، اَلسَّلَامُ عَلٰى أَبِىْ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام ہو، ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام ہو، میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر سلام ہو۔

اس قسم کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں جو کُتُب حدیث اور سِیَر میں پائے جاتے ہیں۔

دیکھئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم زیارتِ روضۂ مقدسہ کے لئے کیسے دل دادہ، تھے اور اس کے لئے کتنا اہتمام کیا کرتے تھے، حقیقت میں مومن کے لئے اس

Marfat.com

سے زیادہ اور کونسی نعمت ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے اس قبہ نور کی زیارت کرے اور اُس ''رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ'' ''شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ'' کی خدمت مبارک میں سلام عرض کرے اور اُس کے جواب سے مشرف ہو۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خُدائے بخشندہ

یہ سعادت قوتِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی، جب تک مہربان خدا عطاء نہ فرمائے حاصل نہیں ہوسکتی۔

اس نعمتِ عظمیٰ کا لُطف اُس شخص سے پوچھیے جس کی قسمت نے یاری کی اور اُس شربت کی چاشنی اُس کو مل چکی ہو، اور اللہ تعالیٰ نے اُس کو قلب سلیم اور ایمان کے ساتھ درد و محبت سے ممتاز فرمایا ہو، اس سے زیادہ بدنصیبی اور کیا ہوگی کہ بعض لوگ اس زیارتِ باسعادت کو یا اُس کے لئے سفر کرنے کو ناجائز اور شرک کہتے ہیں، حالاں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لے کر اب تک اس کا التزام قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو رشد و ہدایت بخشے تا کہ دوزخ کا ایندھن بننے سے بچ جائیں۔

شرف میں ہے تُربت رسول کی — کُچھ کم نہیں ہے حج سے زیارت رسول کی
منکر ہے جو نبی کا وہ منکر خدا کا ہے — توحید ہے خدا کی نبوّت رسول کی
ان کے کرم داخلِ اسلام ہوئے ہم — دولت ہمیں ملی یہ بدولت رسول کی

Marfat.com

اُمت کا ذکر کیا ہے یہ بندے ہیں آپ کے
واجب ہے انبیاء پہ محبت رسول کی

نفسی و امتی سے یہ ثابت ہوا ہمیں   اُمت ہر اک نبی کی ہے اُمت رسول کی

ہوتا نہ کوئی عرصۂ محشر میں رُستگار
ہوتی جو درمیان نہ شفاعت رسول کی

پڑھتے ہیں پانچ وقت نمازیں جو اہلِ دیں
بجتی ہے پانچ وقت یہ نوبت رسول کی

ایمان لاتے جاتے ہیں اب بھی ہزار   تقسیم ہوتی رہتی ہے دولت رسول کی

کون و مکاں ہو درہم برہم جہاں تباہ   ضامن نہ ہو جو آج بھی تُربت رسول کی

اس سے سوا ہے کونسی دولت جہان میں
یارب نصیب ہو جو زیارت رسول کی

Marfat.com

زیارتِ روضۂ مقدسہ کے وجوب کے دلائل اجماعِ اُمّت سے

جمہور فقہائے حنفیہ کے نزدیک زیارتِ روضۂ مقدسہ واجب ہے:۔

چنانچہ:۔(۱) علامہ کمال الدین ابن الہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح القدیر شرح ہدایہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

قَالَ مَشَائِخُنَاهِيَ أَفْضَلُ الْمَنْدُوبَاتِ وَفِيْ مَنَاسِکِ الْفَارِسِيِّ وَشَرْحِ الْمُخْتَارِ مِنَ الْوُجُوْبِ لِمَنْ لَّهُ سَعَةٌ الخ

ترجمہ:۔ ہمارے مشائخ نے فرمایا ہے کہ زیارت افضل المندوبات ہے۔ اور ''مَنَاسِکِ الْفَارِسِيِّ وَ شَرْحِ الْمُخْتَارِ'' میں ہے کہ زیارتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریب وجوب کے ہے اُس شخص کے واسطے جس کو وسعت ہو۔

(۲) قاضی عبدالرحمٰن بن محمد معروف بشیخی زادہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

وَمِنْ أَحْسَنِ الْمَنْدُوْبَاتِ بَلْ يَقْرُبُ مِنْ دَرَجَةِ الْوَاجِبَاتِ زِيَارَةُ قَبْرِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

ترجمہ:۔ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کرنا احسن مندوبات سے ہے، بلکہ وجوب کے قریب ہے۔

(۳) شیخ محمد بن عبداللہ تمرتاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسنخ الغفار شرح

تنویر الابصار میں لکھتے ہیں:۔

زِیَارَۃُ قَبْرِ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنْ أَعْظَمِ الْقُرَبِ وَأَرْجَی الطَّاعَاتِ۔

ترجمہ:۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت بہت بڑے قُرب سے ہے، اور اُن میں سے ہے جن کی مقبولیت کی اُمید کی گئی ہے۔

(۴) شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوّت میں تحریر فرماتے ہیں:۔ جلد دوم/ نول کشوری/ صفحہ/ ۴۴۴۔

زیارتِ قبر شریف ومسجدِ منیف از أعظمِ قربات واعلٰی درجات است، بعضے بدانند کہ واجب است، چناں چہ امام عبد الحق کہ از اعاظم علمائے حدیث است ذکر کردہ وبہ ثبوت پیوستہ کہ آں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرمود "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ" ومروی است کہ "مَنْ وَجَدَ سَعَۃً وَّلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ" صاحبِ مواہب اللّدُنِیّہ گفتہ کہ ایں ظاہر است در حرمتِ ترکِ زیارت زیرا کہ دریں جفا واذی است، وجفا واذی آں حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالۂ جفا وآں بزیارت خواہد بود، پس زیارت واجب باشد۔ (وفاء الوفا، مواہب اللدنیہ)

Marfat.com

ترجمہ:۔ زیارت قبر شریف اور مسجد مُنِیف کی بہترین قربات اور بلند درجات سے ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ واجب ہے، جیسا کہ امام عبدالحق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو اکابر محدّثین سے ہوئے ہیں، ذکر کیا اور ثابت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی تو مُجھ پر اُس کی شفاعت واجب ہوگئی۔ اور مروی ہے:۔ کہ جس شخص نے وسعت پائی اور وہ میرے پاس نہیں آیا تو اُس نے مُجھ پر ظلم کیا۔ صاحب مواھب اللّدُنِیّہ نے کہا کہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ زیارتِ نبوی کو ترک کرنا حرام ہے کیوں کہ ترک کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ظلم کرنا اور ان کو ایذا پہنچانا ہے۔ اور اُن پر ظلم کرنا اور ایذا پہنچانا بالاتفاق حرام ہے۔ پس ظلم کو دور کرنا واجب ہوا، اور وہ زیارت کرنے سے ہوگا۔ لہٰذا زیارتِ روضۂ مقدسہ واجب ہے۔

(۵) علامہ سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفاء الاَسقام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

وَذَالِکَ مِنْ وُجُوہٍ أَحَدُھَا الْکِتَابُ الْعَزِیْزُ وَھُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی " وَلَوْ أَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَھُمْ جَآؤُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ " وَالْمَجِیْئُ صَادِقٌ عَلَی الْمَجِیْئِ مِنْ قُرْبٍ وَمِنْ بُعْدٍ بِسَفَرٍ وَغَیْرِہٖ۔

وَالثَّانِیْ:۔ السُّنَّۃُ مِنْ عُمُوْمِ قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ" فَاِنَّہٗ یَشْمَلُ الْقَرِیْبَ وَالْبَعِیْدَ

Marfat.com

لَاسِيَّمَا قَوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَدِيْثِ الَّذِىْ صَحَّحَهُ ابنُ السَّكَنِ۔ مَنْ جَاءَ نِىْ زَائِرًا لَّاتُعْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّازِيَارَتِىْ۔ فَاِنَّ هٰذَا ظَاهِرٌ فِى السَّفَرِبَلْ فِىْ تَلْخِيْصِ الْقَصْدِ اِلَيْهِ وَتَجْرِيْدِهٖ عَمَّاسِوَاهُ۔

وَالثَّالِثُ مِنَ السُّنَّةِ لِنَصِّهَاعَلَى الزِّيَارِةِ وَلَفْظُ الزِّيَارَةِ يَسْتَدْعِى الِانْتِقَالَ مِنْ مَّكَانِ الزَّائِرِ اِلٰى مَكَانِ الْمَزُوْرِ فَقَدْثَبَتَ خُرُوْجُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَاِذَاجَازَ الْخُرُوْجُ اِلٰى قَرِيْبٍ جَازَالْخُرُوْجُ اِلٰى بَعِيْدٍ۔ فَمِمَّاوَرَدَ فِىْ ذَالِكَ خُرُوْجُهٗ اِلَى الْبَقِيْعِ وَهُوَ ثَابِتٌ فِى الصَّحِيْحِ

وَالرَّابِعُ اَلْاِجْمَاعُ لِاَطْبَاقِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ فَاِنَّ النَّاسَ لَمْ يَزَالُوْافِىْ كُلِّ عَامٍ اِذَاقَضَوُاالْحَجَّ يَتَوَجَّهُوْنَ اِلٰى زِيَارَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ ذَالِكَ قَبْلَ الْحَجِّ هٰكَذَاشَاهَدْنَاوَشَاهَدَهٗ مِنْ قَبْلِنَاوَحَكَاهُ الْعُلَمَاءُ عَنِ الْاَعْصَارِالْقَدِيْمَةِ۔

اَلْخَامِسُ اَنَّ وَسِيْلَةَ الْقُرْبَةِ قُرْبَةٌ۔

ترجمہ:۔ اور یہ (یعنی وجوبِ زیارت کا ثبوت) کئی وجوہ سے ہے۔ جس میں سے

Marfat.com

ایک قرآنِ مجید ہے:۔اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے" وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَآؤُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور اگر وہ لوگ جب کہ ظلم کر چکے تھے اپنی جانوں پر (اے میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) تمہارے پاس آتے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم یعنی تم بھی اُن کے لئے استغفار کرتے تو بے شک وہ اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان پاتے" آنا ہر قسم کے آنے پر صادق آتا ہے، خواہ قریب سے ہو یا دور سے سفر سے ہو یا کسی اور طریق سے۔

اور دوسرا ثبوت حدیث شریف ہے، آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس قول کے عموم سے کہ "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ" "جس شخص نے زیارت کی میری قبر کی، کیوں کہ یہ لفظ قریب اور بعید دونوں کو شامل ہے۔ خاص کر قول نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس حدیث شریف میں جس کی تصحیح ابن السکن نے کی ہے کہ "مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِرًا لَّا تُعْمِلُهُ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ" "جو شخص بھی میرے پاس میری زیارت کے لئے آیا میری زیارت کے سوا اور کسی حاجت نے اس کو اس کام پر نہیں لگایا۔"

تو یہ ظاہر ہے کہ سفر میں ہے بلکہ قبر کی طرف جانے کا قصد خالص کرنے میں اور دوسرے مقاصد سے اس کو الگ کرنے میں ہے۔

تیسرا ثبوت بھی حدیث شریف سے ہے جس میں صاف زیارت کا لفظ ہے اور لفظِ زیارت زائر کے مکان سے اس شخص کے مکان کی طرف منتقل ہونے کا مقتضی

Marfat.com

ہے جس کی زیارت کرنی ہو۔ چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ سے زیارتِ قبور کے لئے نکلنا ثابت ہے، اور جب قریب کی طرف جانا جائز ہے تو بعید کی طرف جانا بھی جائز ہے، پس اس بارہ میں جو وارد ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنت البقیع کی طرف جانا ہے، اور صحیح روایات سے ثابت ہے۔

چوتھا ثبوت سلف اور خلف کے طبقوں کا اجماع ہے۔ کیوں کہ لوگ ہمیشہ سے ہر سال جب حج سے فارغ ہو جاتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے متوجہ ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ حج سے پہلے یہ کام کرتے ہیں، چناں چہ ہم نے اور ہم سے پہلے لوگوں نے ایسا ہی مشاہدہ کیا ہے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے علمائے متقدمین نے۔

پانچواں ثبوت یہ ہے کہ بے شبہ وسیلہ نزدیکی کا نزدیکی ہے۔

زیارتِ روضۂ مقدسہ کے وجوب کے دلائل قیاس سے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موت فی الحقیقت انتقالِ مکانی ہے نہ موتِ حقیقی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمتِ مبارک میں حاضر ہونا وصال سے پہلے یا بعد میں دونوں یکساں اور برابر ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ جَآءُوْكَ مطلق فرمایا ہے جس میں زمانہ حیاتِ نبوی مقیّد نہیں کیا، لہٰذا معلوم ہوا کہ مغفور ہونے کا مدار محض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدمتِ مبارک میں حاضر ہونا ہے۔ خواہ عالمِ حیاتِ نبوی میں یا بعد وصال کے۔ بنابریں یہ بات ثابت ہوئی کہ روضۂ مقدسہ کی زیارت کرنے اور اُن پر سلام کرنے کا حق مسلمانوں پر واجب ہے، کیوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسان ہم اُمتیوں پر بے پایاں ہیں، جن کی طفیل سے مسلمانوں کو جنّت کی نعمتیں اور ابدی زندگی ملی اور جن کی شفاعت سے گناہ گار عذابِ دوزخ سے بچ جائیں گے، اور جن کے ذریعہ ضعیف الایمان مومن بھی دوزخ سے نکالے جائیں گے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ

یعنی میں تم لوگوں کے لئے بمنزلہ والد کے ہوں۔

گویا جس طرح باپ اپنے بیٹوں کو دُنیا میں آسائش و آرام سے رہنے کے لئے بہترین وسائل اور مجرّب طریقے اور ڈھنگ بتلاتا اور سکھلاتا ہے اسی طرح

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی راہِ نجات کی اعلیٰ تعلیم فرماتے ہیں۔ جس کے ذریعے مسلمانوں کو جنت الفردوس ہاتھ آجائے اور عذاب اُخروی سے بچ جائیں۔

اگر کوئی شخص کسی ایسے ملک میں جائے یا کسی ایسے شہر میں جس کے قریب اُس کا آقا یا دوست یا قریبی رشتہ دار رہتا ہو اگر وہ باوجود قدرت کے اُس کو ملنے کو عمدًا نہ جائے تو خیال کیجئے کہ اُس شخص پر کس قدر غصّہ اور رنج ہوگا اور وہ دل میں کہے گا کہ یہ شخص بڑا احسان فراموش اور نالائق ہے کہ قریب آکر بھی ملا نہیں۔

ایسا ہی ہے وہ شخص جو خانہ کعبہ سے تو ہو آئے مگر روضۂ مقدسہ پر نہ جائے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس شخص پر کس قدر رنج وافسوس ہوگا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح اس شخص کی شفاعت کریں گے۔

غرض جس شہر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں وہاں بلا عذرِ شرعی نہ جانا زائر کی بڑی احسان فراموشی ہے۔ اور اُس علاقہ میں پہنچ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ پر حاضر نہ ہونا گویا عقوقِ پدری ہے۔

بڑا ہی بے نصیب ہے وہ شخص جو حج کے لئے خانہ کعبہ کو تو جائے مگر روضۂ مقدسہ کی زیارت کئے بغیر واپس چلا آئے، سچ پوچھو تو اُس شخص کا حج بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں ہوتا۔ "خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ" کا مصداق ہے۔

Marfat.com

عشاقِ روضہ سجدہ میں سوئے حرم جھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے

یہ گھر یہ در ہے اس کا جو گھر در سے پاک ہے
مژدہ ہو بے گھر و کہ صلا اچھے گھر کی ہے

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق و عمر کی ہے

چھائے ملائکہ ہیں لگا تار ہے درود
بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے

ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگی زلف ورُخ آٹھوں پہر کی ہے

جو ایک آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نصیب
بے حکم کب مجال پرندے کو پر کی ہے

اے وائے بے کسی تمنا کہ اب اُمید
دن کو نہ شام کی ہے نہ شب کو سحر کی ہے

Marfat.com

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑں کی آس جائے
اور بارگاہِ مرحمت عام تر کی ہے
معصوموں کی ہے عمر میں صرف ایک بار، بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے
زندہ رہیں تو حاضری بارگہ نصیب
مر جائیں تو حیاتِ ابد عیش گھر کی ہے
طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے
جاروب کشوں میں چہرے لکھے ہیں ملوک کے
وہ بھی کہاں نصیب فقط نام بھر کی ہے
کعبہ بھی ہے انہیں کی تجلی کا ایک ظل
روشن انہیں کے عکس سے پتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

Marfat.com

ذکرِ خُدا جو ان سے جدا چاہو منکرو
واللہ ذکرِ حق نہیں کنجی سقر کی ہے
بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے
مقصود یہ ہیں آدم و نوح و خلیل سے
تخمِ کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے
ماوَ شما تو کیا کہ خلیلِ جلیل کو
کل دیکھنا کہ ان سے تمنّا نظر کی ہے
مَـنْ زَارَ تُرْبَتِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ
ان پر درود جن سے نویداں بشریٰ کی ہے

منکرینِ زیارتِ روضۂ مقدسہ کے اعتراضوں کے جواب

اعتراض:۔ روضۂ مقدسہ کی زیارت کا سب سے پہلے شیخ ابنِ تیمیہ نے انکار کیا ہے، چناں چہ وہ اپنے دعوے میں یہ حدیث شریف پیش کرتے ہیں:۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَشُدُّواالرِّحَالَ اِلَّااِلٰی ثَلٰثَةِمَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِالْأَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ،وَمُسْلِمٌ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کجاوے نہ باندھے جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف، مسجدِ حرام، یعنی خانہ کعبہ اور مسجدِ اقصیٰ ،یعنی بیت المقدس، اور میری مسجد، یعنی مسجدِ نبوی۔ (مِشکوٰۃ)

اس حدیث سے وہ یہ مطلب لیتے ہیں کہ ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مقام کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہے، خواہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی؟

جواب:۔ علّامہ موصوف کا یہ استدلال غلط فہمی پر مبنی ہے کیوں کہ اس حدیث شریف کا مطلب تو صاف یہ ہے کہ ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے سفر نہ کیا جائے:۔ چناں چہ قاعدہ نحو بھی اسی کا مُقتَضِی ہے کہ جب مُستَثْنٰی مِنْہُ مذکور نہیں ہوتا تو وہاں وہی چیز مُستَثْنٰی مِنْہُ مانی جاتی ہے جو مُستَثْنٰی کی ہم جنس ہو، پس یہاں چوں کہ مُستَثْنٰی مساجدِ ثلاثہ ہیں، لہٰذا

مُسْتَثْنٰیمِنْہُ بھی مسجد ہی کے قبیل اور جنس سے ہونا ایک لازمی امر ہے۔

اگر اس حدیث شریف سے عدمِ جواز ثابت ہوگا تو ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے سفر کرنے کا نہ کہ زیارتِ روضۂ سید المرسلین رحمۃ للعالمین کا، اور نہ ہی علماء وصلحاء کی قبور کا۔

مثلاً اگر کوئی بغداد میں حضرت غوث الاعظم، لاہور میں حضرت داتا گنج بخش سرہند میں حضرت مجدد الف ثانی، دہلی میں حضرت باقی باللہ، اجمیر میں حضرت خواجہ معین الدین، پاک پتن میں بابائے فرید شکر گنج، چورہ شریف میں حضرت نور محمد وفقیر محمد اور باولی شریف میں حضرت خانِ عالم، میتراں والی میں حضرت مست علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم وغیرہم کی مزارات کے لئے سفر کرے تو یہ ناجائز نہ ہوگا۔

ہاں اگر کوئی لاہور میں محض شاہی مسجد یا دہلی میں جامع مسجد کی زیارت کے لئے سفر کرے تو یہ ناجائز ہوگا۔ چناں چہ علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث شریف کا یہی مطلب تحریر کیا ہے۔

علاوہ اس کے اس مطلب کی تائید اس حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے جس کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مسند میں تحریر فرمایا ہے:۔

عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاسَعِیْدٍ وَذُکِرَتْ عِنْدَہُ الصَّلٰوۃُ فِی الطُّوْرِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ أَنْ یَّشُدَّ رِحَالَہُ اِلٰی

Marfat.com

مَسْجِدٍ یَبْغِیْ فِیْہِ الصَّلٰوۃَ غَیْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ:۔ حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کوہِ طُور پر نماز پڑھنے کا ذکر ہُوا تو انہوں نے اُسے ناپسند فرمایا اور کہا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھنے والے کو نہ چاہئے کہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے کے قصد سے سفر کرے بجز مسجدِ حرام یعنی خانہ کعبہ اور مسجدِ اقصیٰ یعنی بیت المقدس، اور میری مسجد کے۔ (قسطلانی، فتح الباری)

لیجئے اب تو جھگڑا ہی نہ رہا، حدیث کی شرح خود حدیث شریف سے ہی ہو گئی اور صحیحین کی حدیث کا اصلی مطلب ظاہر ہو گیا، اب کسی طرح کا بھی شک وشبہ نہ رہا۔

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ان تین مسجدوں کی زیارت کے سوا اور کسی کام کے لئے سفر کرنا جائز نہیں ہے تو اس قاعدے کے رو سے طلب علم، کسب معاش، ملاقاتِ عزیز واقارب وغیرہ کے لئے بھی سفر کرنا جائز نہ ہوگا، حالاں کہ یہ سفر بالاتفاق جائز ہیں، ورنہ منکر بھی اس زد سے بچ نہیں سکتا۔

علاوہ اس کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روضۂ مقدسہ کی زیارت کے لئے سفر کر کے تشریف لانا اور دوسروں کو اس زیارت کے لئے سفر کرنے کی ترغیب دینا اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ اس حدیث زیرِ بحث کا وہ مطلب نہیں جو شیخ ابنِ تیمیہ وغیرہ نے لیا ہے۔

Marfat.com

مزید برآں وہ خاص احادیث جو ترغیبِ زیارت کے باب میں وارِد ہوئی ہیں اور تارکِ زیارت کے لئے وعیدیں آئی ہیں اس دعوے کی تائید کرتی ہیں:۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهٖ فَبَکٰی وَأَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِّیْ وَاسْتَأْذَنْتُهٗ فِیْ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔ (رواہُ مُسلِمؒ)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم روئے اور اپنے ہمراہیوں کو بھی رُلا دیا (یعنی وہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو دیکھ کر روئے) پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اس بات کی اجازت مانگی کہ میں اپنی والدہ کے واسطے مغفرت[1] چاہوں مگر مُجھ کو اجازت نہیں ملی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے اس بات کی اجازت مانگی کہ میں اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرسکتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے مُجھے اجازت دے دی، لہٰذا تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو کہ وہ موت کو یاد دلاتی ہے۔ (مِشکوٰۃ)

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ قبروں کی زیارت کے لئے دُور سے سفر کر کے جانا جائز ہے، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اللہ تعالیٰ

---

[1] تفصیل کے لئے صفحہ نمبر ۱۹۴ کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لئے اذن طلب کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اجازت دی، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم وہاں سفر کر کے تشریف لے گئے اور وہاں جا کر حاضرین سے فرمایا کہ تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو کیوں کہ قبروں کی زیارت موت کو یاد دلانے والی ہے۔

مسلمانو! ذرا عقلِ سلیم سے سوچو کہ مسجدِ نبوی میں فضیلت کہاں سے آئی کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی وجہ سے نہیں؟ واقعی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہی کی وجہ سے ہے تو پھر خود ہی انصاف کرو کہ مسجدِ نبوی کے لئے تو جانا جائز ہو اور صاحب مسجد کی زیارت کے لئے جن کی وجہ سے اس میں فضیلت آئی جانا نا جائز ہو، افسوس صد افسوس ایسی عقل اور سمجھ پر۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

ایسی عقل اور سمجھ پر رونا چاہئے۔

حدیث ''لَاتَشُدُّوا الرِّحَالَ'' پر ایک محدّث نے یہ حاشیہ لکھا ہے:۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر حصولِ ثواب کے لئے کسی خاص مسجد میں نماز پڑھنا چاہیں تو وہ یہی تین مساجد ہیں، ان کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر کر کے جانا فضول ہے، کیوں کہ باقی تمام مساجد برابر رتبہ رکھتی ہیں، ان میں فضیلت کا کچھ فرق نہیں ان کی طرف کوچ کر کے جانا اور صعوبتِ سفر اُٹھانا فضول ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح مسلم میں ہے کہ ابو محمد نے کہا ہے کہ ان تین کے سوا کسی اور مقام کی طرف سفر کرنا حرام ہے، اور یہ بات غلط ہے۔ اور احیاء العلوم میں ہے کہ ابو محمد نے کہا ہے کہ بعض علماء نے اس حدیث شریف سے مشاہد اور قبورِ علماء وصالحین کی زیارت کے لئے جانے کے منع پر استدلال کیا ہے، مگر مجھ پر یہ بات ظاہر نہیں ہوئی، مسئلہ یوں ہو، بلکہ زیارت مَأْمُوْر بِهَا ہے اس حدیث شریف سے:۔ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا۔

ترجمہ:۔ میں نے تم کو زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب ان کی زیارت کیا کرو۔

مذکورہ حدیث تو ان تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کی طرف سفر کرنے کی نہی میں وارد ہوئی ہے۔ کیوں کہ باقی تمام مساجد یکساں ہیں، بلکہ ہر شہر میں مساجد موجود ہیں، پس کسی اور مسجد کی طرف سفر کر کے جانے کے کوئی معنی نہیں، لیکن مشاہد سب یکساں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی زیارت کا ثواب علیٰ قدر درجات ہے۔

پھر میں یہ نہیں سمجھتا کہ یہ مدعیِ منع انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مثل حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم الصلوۃ والسلام کی قبروں کی زیارت سے بھی منع کرتا ہے، اور اس سے منع کرنا بالکل محال ہے، پس جب زیارت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی جائز ہوئی اور اولیاء بھی ان سے جدا نہیں، پس بعید نہیں کہ یہ زیارت اغراضِ سفر سے ہو۔ جس طرح علماء کی زیارت ان کی زندگی میں خاص مقاصد سے ہے۔

Marfat.com

اعتراض ۲/ ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاتَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا۔ (رَوَاهُ النِّسَائِی)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ لَاتَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا۔

میری قبر کو عید (خوشی کا مجمع) نہ بناؤ۔ (مشکوٰۃ)

جواب:۔ اس کے جواب علماء نے کئی ایک دیئے ہیں من جملہ ان کے چند تحریر کئے جاتے ہیں:۔

(۱) حافظ منذری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ احتمال ہے کہ مراد اس سے ترغیب ہو کثرتِ زیارت کی۔ اور اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کو مثل عید کے نہ ٹھہراؤ کہ سال میں ایک بار سے زیادہ نہیں آتے۔ (ابنِ حجر، وملا علی قاری)

(۲) علامہ سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مراد منع تعیُّنِ وقت ہے زیارت کے واسطے، جیسا کہ عید کے واسطے متعین روز اور وقت ہوتا ہے، بلکہ تمام سال اور مدتِ عمر وقتِ زیارت ہے۔ یا مراد تشبیہ ہے عید کے ساتھ اظہارِ زینت میں، سو یہ غیر مناسب ہے۔ (جذب القلوب)

Marfat.com

(۳) جس طرح یہود و نصاریٰ اپنے انبیاء کی قبر پر جمع ہو کر اُسے جائے عبادت اور محلِ لہو و لعب بناتے اور عیش و طرب کرتے ہیں تم ایسا نہ کرو۔

چناں چہ حدیث شریف میں ہے:۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَمُسْلِمٌ)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بیماری میں جس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں اُٹھے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ اُنھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ (مِشْکٰوۃ)

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ أَنْهٰكُمْ مِنْ ذَالِكَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ترجمہ:۔ حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ فرماتے سنا ''خبردار ہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے اُنہوں نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کو مسجدیں بنایا ہوا تھا تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ)

مسلمانو! اگر اس زیارت میں کُچھ بھی ثواب نہ رکھا جاتا تو بھی مشتاقانِ زیارتِ روضۂ مقدسہ کی یہی حالت ہوتی اور تمام عشاق اس وقت بھی اسی طرح مہینوں کا سفر اختیار کر کے دشوار گذار راستوں کو عبور کر کے اس آستانہ عالی کی زیارت کے لئے آتے، اُن کے مصائبِ سفر کا یہی معاوضہ بس ہے کہ روضۂ محبوب کی زیارت نصیب ہو جائے اور اس مقدس چوکھٹ پر جُبہہ سائی کی دولت مل جائے۔

بے قراری ہے کہ جاؤں کب مدینہ کی طرف
جلد پہنچا دے مجھے یارب مدینہ کی طرف
دیکھتا ہے روز و شب سوئے مزارِ مصطفےٰ
دیدۂ مہر و مہ وکوکب مدینہ کی طرف
ہوں گا میں جاروب کش مژگاں سے اُس درگاہ کا
بخت لے جائے گا جب مجھ کو مدینہ کی طرف
آرزو آنکھوں کی ہے دیکھیں درِ سلطانِ دیں
دل میرا کہتا ہے چلئے اب مدینہ کی طرف

Marfat.com

صبر وآرام قرار وہوش وعقل وجان ودل
مُجھ سے پہلے چل بسے یہ سب مدینہ کی طرف
اُس گُلِ بحرِ رسالت سے میرا کہنا سلام
اے صبا تیرا گذر ہو جب مدینہ کی طرف
حشر کے دن جاؤں گا میں کیوں سوئے خلد بریں
ہے میرا مقصود اور مطلب مدینہ کی طرف
روضۂ انور کا ہے شوقِ زیارت اس قدر
سوتے ہیں مُنہ کر کے ہم ہر شب مدینہ کی طرف
یاالٰہی پھر نہ پھیرے مُنہ کبھی یہ سوئے ہند
جب روانہ ہو مرا مرکب مدینہ کی طرف
یاالٰہی جاتے ہیں ہر سال صدہا کارواں
دیکھئے ہو میرا جانا کب مدینہ کی طرف

کیا مکہ معظّمہ پہلے جانا چاہئے یا مدینہ منوّرہ؟

اس جگہ یہ بھی بتلانا ضروری ہے کہ زائر کو پہلے مکہ شریف جانا چاہئے یا مدینہ شریف؟ اس میں اختلاف ہے:۔

چناں چہ علاّمہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "ردالمحتار" میں تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ اگر حجِ نفل ہو تو زائر کو اختیار ہے چاہے پہلے روضۂ مقدسہ کی زیارت کرلے اور حج بعد میں۔ اور چاہے حج پہلے کرلے اور زیارت بعد میں دونوں طرح جائز ہے۔ لیکن اگر حج فرض ہو تو پہلے حج کرے بعد میں زیارت کرلینی چاہئے۔ اگر مدینہ منورہ راستے میں آتا ہو تو پہلے زیارتِ نبوی سے مشرّف ہو خواہ حج فرض ہو یا نفل۔ کیوں کہ باوجود اس قدر قُرب کے زیارت ترک کردینا بدبختی اور قساوتِ قلبی کی دلیل ہے۔

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جذب القلوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ خواہ حج فرض ہو یا نفل جائز ہے کہ زیارت پہلے کرلے یا بعد میں دونوں طرح درست ہے۔

نکتہ جو صاحب یہ کہتے ہیں کہ زائر پہلے مدینہ شریف جائے پھر مکہ شریف اس سے اُن کا یہ خیال ہے کہ پہلے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوکر پاک وصاف ہو جائے پھر مکہ شریف جائے، گویا گناہوں سے پاک ہوکر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو۔ اور جن لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو

Marfat.com

پھر مکہ مکرمہ جائے تو ان کا خیال یہ ہے کہ پہلے دربارِ الٰہی میں حاضر ہو کر پاک وصاف ہو جائے پھر مدینہ شریف میں جائے، کیوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے دربار میں پاک وصاف ہو کر جانا چاہئے۔

منم کمینہ غلامِ تو یارسول اللّٰہ
نہادہ سر بسلامِ تو یارسول اللّٰہ

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میں آپ کا حقیر غلام ہوں آپ کے سلام کے لئے سر جھکا دیا ہے۔

زہے نصیب کہ در گوشِ من جوابِ سلام
رسد ز حسنِ کلامِ تو یارسول اللّٰہ

میرے نصیب کے کیا کہنے اگر آپ کی حسین آواز سے میرے سلام کا جواب میرے کانوں میں پہنچے۔

مدینہ کعبہ صفت محترم زعالم شد
بافتخارِ قیامِ تو یارسول اللّٰہ

مدینہ منورہ آپ کے قیام فرمانے کے سبب فخر حاصل کرنے بعد کعبہ معظمہ کی طرح ساری دنیا سے قابلِ احترام ہو گیا ہے۔

زہے جناب کہ ہر گز زانس وجن ومَلَک
نمے رسد بمقامِ تو یارسول اللّٰہ

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کی پاک بارگاہ کا کیا کہنا انسانوں، جنوں اور فرشتوں سے کوئی بھی آپ کے مقامِ رفیع تک نہیں پہنچا۔

زدیدہ فرش نمودند قدسیاں بفلک
بآرزوئے خرامِ تو یارسول اللّٰہ

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کے خرامِ ناز کی آرزو میں آسمان کے فرشتے اپنی آنکھیں بچھائے ہوئے ہیں۔

بجز شفاعتِ اُمّت ز رفتنت برعرش
نبود هیچ برامِ تو یارسول اللّٰہ

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم شبِ معراج کو عرشِ اعلیٰ پر جانے کا مقصد اپنی اُمّت کی شفاعت کے سوا کچھ اور نہ تھا۔

ز فضلِ تُست که اُمّت بدست خودآرد
کلیدِ خُلد ز نامِ تو یارسول اللّٰہ

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کے فضل واحسان سے آپ کی اُمّت آپ کے نامِ نامی سے جنت کی کنجی اپنے ہاتھوں میں تھامے گی۔

بکامِ مردہ دلاں است همچو آبِ حیات
کلامِ فیض نظامِ تو یارسول اللّٰہ

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم مردہ دلوں کے لئے آپ آبِ حیات کی مانند ہیں۔

بود ابوبکر و هم عمر علی عُثمان
ز دوستانِ عظامِ تو یارسول اللّٰه

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ابوبکر صدیق، عمرِ فاروق، عثمانِ غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے باعظمت دوستوں سے ہیں۔

بروزِ محشر شفیعِ گناہ گارانند
هم آلِ پاکِ کرامِ تو یارسول اللّٰه

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم قیامت کے دن آپ کی آلِ اطہار بھی گناہ گاروں کی شفاعت کرگی۔

برائے مغفرتِ عاصیانِ اُمّتِ تو
بس است شفقتِ عامِ تو یارسول اللّٰه

یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کی اُمّت کے گناہ گاروں کی بخشش کے لئے آپ کی عام شفقت ہی کافی ہوگی۔

Marfat.com

آدابِ زیارتِ روضۂ مقدسہ

جب کوئی زائر مدینہ کی طرف جانے لگے تو یہ نیت کرے کہ میں روضۂ مقدسہ کی زیارت کے لئے سفر کرتا ہوں اور اگر اس کے ساتھ مسجدِ نبوی کی زیارت کی بھی نیت کرلی جائے تو زیادہ ثواب ہے۔

چناں چہ امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔ کہ اس میں دوہرا ثوب ملتا ہے۔

لیکن ابنِ ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''فتح القدیر'' میں تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ صرف روضۂ مقدسہ کی زیارت کی نیت کرے کیوں کہ جب مدینہ منورہ میں پہنچ جائے گا تو مسجدِ نبوی کی زیارت بھی اس کے ساتھ خود بخود ہو جائے گی۔ کیوں کہ صرف روضۂ مقدسہ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اجلال زیادہ ہے۔ اور اس حدیث شریف کے موافق بھی ہے جو دارقطنی میں ہے:۔

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص میری زیارت کے لئے آئے اور اُس کو کوئی اور کام نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں۔

علامہ ابنِ عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مُلّا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج کے علاوہ خاص زیارتِ روضۂ مقدسہ کے لئے اپنے وطن سے آیا کرتے تھے

Marfat.com

تا کہ اس سفر میں سوائے زیارت کے اور کچھ مقصود نہ ہو۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جذب القلوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر زائر روضہ مقدسہ کی زیارت کی نیت کے ساتھ مسجدِ نبوی کی زیارت کی نیت کر لے تو اخلاص کے منافی نہیں ہے کیوں کہ اس مسجد کی زیارت بھی تو خاص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی نسبت کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس کی زیارت کی نیت بھی عین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہے۔

مدینہ منورہ جاتے ہوئے راستے میں درود شریف کی کثرت کرتا رہے کیوں کہ درود شریف سے بہتر تقرب کا کوئی ذریعہ بارگاہِ رسالت میں نہیں ہے۔

صحیح روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چند فرشتوں کو اسی کام پر مقرر کیا ہے کہ جب کوئی شخص زیارت کے لئے آنے والا درود شریف پڑھتا ہے تو فرشتے حضورِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جا کر عرض کرتے ہیں کہ فلاں شخص فلاں کا بیٹا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آ رہا ہے اور اُس نے اپنے پہنچنے سے پہلے یہ تحفہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ہے۔

خیال کیجئے کہ اس سے زیادہ اور کیا نعمت ہو گی کہ اُس رحمۃ للعالمین کے سامنے تمہارا اور تمہارے باپ کا نام لیا جائے اور تمہارا تحفۂ درود شریف پیش کیا جائے۔

Marfat.com

جاں مے دهم در آرزو أے قاصد آخر باز گو
در مجلسِ آں نازنین حرفے که از ما مے رود

اس آرزو میں میری جان نکلی جاتی ہے، اے قاصد بتاؤ وہ باتیں جو اُس محبوب کی مجلسِ مبارکہ میں ہمارے متعلق ہوئیں۔

اثنائے راہ میں جس قدر مقاماتِ متبرکہ ملیں ان سب کی زیارت سے مشرّف ہو اور جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہاں دو رکعت نماز پڑھے۔

جب روضۂ مقدسہ قریب آجائے اور وہاں کی عمارات اور مقامات دکھائی دینے لگیں تو نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اس امر کا تصوّر کرے کہ اب ہم "رحمةٌ للعالمین" کی بارگاہ میں بہت جلد پہنچا چاہتے ہیں، یہ وہ وقت ہے کہ جن کے دل نورِ ایمان سے منوّر ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اُن کے سینوں میں مشتعل ہو جاتی اور ایک عجیب سرور کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ؎

وقت آں آمد که من عُریاں شوم
جسم بگذارم سراسر جاں شوم

میرے مجرد ہونے کا وقت آ گیا میں جسم کو چھوڑ رہا ہوں اور سراپا روح بن رہا ہوں۔

بُوئے یارِ مہربانم مے رسد
بُوئے جاناں سُوئے جانم مے رسد

مہربان محبوب کی خوشبو مجھے آ رہی ہے، محبوب کی خوشبو میری جان کی طرف بڑھ رہی ہے۔

باز آمد آبِ ما در جوئے ما
باز آمد شاہ ما در کوئے ما

ہمارا پانی ہماری ندی میں دوبارہ رواں ہوگیا، ہمارے کوچے میں ہمارا بادشاہ واپس لوٹ آیا۔

غرض جس مقام سے روضۂ مقدسہ کا سبز گنبد نظر آنا شروع ہوتا ہے زائرین کی عجیب حالت ہوتی ہے، کوئی تو رو رہا ہے، کوئی حالتِ وجد میں بے تابی کر رہا ہے، کوئی سکتہ کی حالت سا مدہوش ہے، کوئی مجذوبانہ حالات سا مخبوط ہے، کوئی ٹکٹی باندھے ہوئے گنبد شریف کو دیکھ رہا ہے، کوئی خوش الحانی سے نعتیہ اشعار پڑھ رہا ہے، اور کوئی صرف درود شریف باآوازِ بلند پڑھ رہا ہے۔

غرض زائرین کا جوش وخروش اور اُن کی محبت بھری حرکات عجیب وغریب لطف دکھاتے ہیں یہی اُن کی نجات کا سبب ہیں۔

ایک عاشقِ رسول کی شہادت کا واقعہ

کرامت علی خان شہیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہندوستان میں ایک مشہور شاعر ہوئے ہیں، وہ ایک عاشقِ رسول اور صاحبِ درد تھے، ان کا کلام زیادہ نعتیہ اور حقانی غزلوں پر مشتمل ہے۔

۱۲۵٦ ہجری میں وہ سفرِ حج سے فارغ ہو کر زیارتِ روضۂ مقدسہ کے لئے روانہ مدینہ شریف ہوئے، راستے میں برابر شوق ذوق سے اپنا نعتیہ کلام پڑھتے اور

Marfat.com

رفقائے سفر میں ولولۂ زیارت تیز کرتے جاتے تھے، جونہی روضہ پاک کا سبز گنبد نظر آیا تو شدّتِ وجد سے ایک شعر پڑھا اور اونٹ پر سے کُود کر سر کے بل گرے اور شہید ہو گئے۔

من بیدل چو خواهم داد جاں نادیده دیدارش
مدد کُن اے اجل تا زار میرم زیرِ دیوارش

میں بیدل اس کے دیدار کے بغیر کس طرح جان دوں گا؟ اے موت میری مدد کرنا کہ اس کی دیوار کے نیچے میں عاجزی سے جان دوں۔

افسوس ہم گدایانِ آستانِ شاہِ حجاز سے منزلوں دور درازبادیدۂ اشک بار ودل بے قرار گویا یوں دردِ جُدائی کا اظہار کرتے ہیں۔

فغاں زدیدۂ خوں بار وچشم نوحه گرے
بناله سوز گدازے نه در فغاں اثرے

خون بار آنکھوں اور نوحہ گر چشم سے فریاد ہے کہ سوز کے نالہ میں نہ گداز ہے اور نہ ہی آہ وفغاں میں کوئی اثر ہے۔

نه صبر در دلِ مضطر سکوں نه در جگرے
قرار در قفسے نه سوئے چمن گذرے

بے چین دل کو نہ صبر ہے، نہ جگر کو آرام ہے، نہ پنجرے میں آرام ہے اور نہ ہی باغ سے ہمارا گزر ہے۔

Marfat.com

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسیٔ مانمے برد خبرے

نہ کوئی قاصد ہے، نہ بادِ صبا ہے، اور نہ خط لے جانے والا کوئی پرندہ، کوئی بھی ہماری بے کسی کی خبر لے کر نہیں جاتا۔

مزارِ شہ پہ کوئی کاش ہدیہ لے جائے   مری طرف سے درود سلام پہنچائے
وہاں سے دردِ جگر کی مرے دوا لائے   مگر تلاش یہ ہے کون جائے اور آئے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسیٔ مانمے برد خبرے

نہ کوئی قاصد ہے، نہ بادِ صبا ہے، اور نہ خط لے جانے والا کوئی پرندہ، کوئی بھی ہماری بے کسی کی خبر لے کر نہیں جاتا۔

جب مدینہ منورہ بالکل سامنے آجائے تو بخیالِ ادب اپنی سواری سے نیچے اُتر پڑے۔

چناں چہ مروی ہے کہ جب قبیلۂ عبدالقیس کے لوگ دربارِ نبوی میں حاضر ہوئے تو جونہی ان کی نظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نورانی چہرے پر پڑی بغیر اس کے کہ اونٹ کو بٹھلائیں بے اختیار اپنی سواریوں سے نیچے کود پڑے مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں منع نہیں فرمایا۔

Marfat.com

غرض جب حرم شریف مدینہ منوّرہ کے اندر داخل ہونے لگے تو پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں نہایت ادب سے سلام عرض کرے پھر یہ دُعا مانگے:۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّکَ وَمَھْبَطُ وَحْیِکَ فَامْنُنْ لِیْ بِالدُّخُوْلِ فِیْهِ وَاجْعَلْهُ لِیْ وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْفَائِزِیْنَ لِشَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰی یَوْمَ الْمَاٰبِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ یہ تیرے نبی کا حرم ہے اور تیری وحی کے اُترنے کی جگہ ہے، مجھے اس میں داخل ہونے کی دولت عنایت کر اور اس کو میرے لئے دوزخ سے بچنے کا ذریعہ اور عذاب سے امان کا باعث بنادے، اور مُجھے ان لوگوں سے کر جن کو قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔

مدینہ منوّرہ کے حرم شریف میں داخل ہونے کے لئے اچھی طرح غُسل کرے، خوشبو کا استعمال کرے، عُمدہ سفید لباس پہنے اور ادب کا خیال ہر وقت دل میں رکھے، کیوں کہ یہ وہ پاکیزہ زمین ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم چُھوئے ہیں اور جس پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم چلا کرتے تھے۔

مدینہ منوّرہ کے اندر پہنچ کر سب سے پہلے مسجدِ نبوی میں نہایت ادب کے ساتھ بقصدِ زیارت رحمۃ للعالمین کے جائے۔ مسجد شریف میں داخل ہونے کے وقت یہ دُعا پڑھے:۔

Marfat.com

أَعُوذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

ترجمہ:۔ میں شیطان سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں، اللہ کا نام لے کر اس میں داخل ہوتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں۔

یہ بات دل میں ہر وقت رہے کہ یہ مسجد شفیع المذنبین کی مسجد ہے، یہ وہ مسجد ہے جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے وعظ فرماتے تھے، اور جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی اُترتی تھی۔

پھر مسجد کے منبر کے قریب دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھے، پھر دو رکعت نمازِ شکرانہ پڑھے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے یہ دولت میرے نصیب کی۔

پھر زیارت کی طرف متوجہ ہو اور یہ سمجھ لے کہ میں اب اُس باعظمت ہستی کی بارگاہِ عالی میں جاتا ہوں جو تمام نبیوں کے سردار اور جو اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرّب اور محبوب ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ کوئی کام خلافِ شرع نہ کیا جائے۔

اس کے بعد روضۂ مقدسہ کے پاس نہایت ادب کے ساتھ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سر مبارک کی طرف مُنہ کر کے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے چار گز کے فاصلہ پر کھڑا ہو۔

نیز اس بات کا یقین رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری حاضری سے واقف ہیں مُجھ کو دیکھ رہے ہیں، میرے سلام کا جواب دیتے ہیں، میری دُعا پر

آمین کہتے ہیں، اس خیال کو دل میں رکھ کر نہایت ادب کے ساتھ معتدل آواز سے یوں عرض کرے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحِیْمَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْاُمَّۃِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ الرَّحْمَۃِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتِمَ النَّبِیِّیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُدَّثِّرُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُزَّمِّلُ

سلام ہو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاکیزہ باپ دادوں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہلِ بیت پاک پر جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب کی طرف سے جزا دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچائے، امانت ادا کر دی، اُمت کی خیر خواہی کی، حق کی دلیل روشن کر دی، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا، اور دین

Marfat.com

کو مضبوط کر دیا، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام بھیجے اُن چیزوں کی تعداد کے مُوافق جو ہو چکیں اور ہونے والی ہیں۔

یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ! ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، ہم دور و دراز شہروں سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تا کہ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہرور ہوں۔

زائر کو چاہئے کہ جو دُعا عربی میں پڑھے اُس کے معنی ضرور معلوم کر لے، اگر ان کے معنی معلوم نہ ہو سکیں تو پھر اپنی زبان میں بھی جس قدر چاہے عرض معروض کرے۔

جب اپنی عرض سے فارِغ ہو تو پھر جس شخص نے عرضِ سلام کی وصیّت کی ہو اُس کا سلام عرض کرے، اس طرح کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں بن فلاں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے لئے شفاعت کریں۔

Marfat.com

التماس راقم الحروف

ناظرینِ کتابِ ہذا سے درخواست ہے کہ جس کو یہ زیارت نصیب ہو وہ راقم الحروف کا سلام بھی دربارِ رسالت میں پہنچائے کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلام محمد صالح بن مولوی مست علی مجددی نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں سلام عرض کیا ہے:۔ ؎

سَلَامِیْ یَانَسِیْمَ الصُّبْحِ بلِّغْ   اِلٰی مَنْ قَرَّ فِیْ صَدْرِیْ هَوَاهُ

اے نسیمِ صبح میرا اسلام اُس جناب کو پہنچا دے
جن کی محبت میرے سینے میں جم گئی ہے

فَجِسْمِیْ ظَاهِرًا مِّنْهُ بَعِیْدٌ   بِعَیْنِ بَاطِنِ قَلْبِیْ یَرَاهُ

پس میرا بدن بظاہر اُن سے دور ہے
مگر میرا دل باطن کی آنکھ سے انہیں دیکھ رہا ہے

اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لطف و کرم اور رحمت و شفاعت کا اُمید وار ہے:۔ ؎

تو ابرِ رحمتی آن به که گاهے
کنی برحالِ لب خشکاں نگاهے

آپ ابرِ رحمت ہیں، بہتر یہی ہے کہ خشک لب عاشقوں کے حال پر بھی نظرِ رحمت فرمائیں۔

Marfat.com

نہ آخر رحمۃ لِلعالَمینی
ز محروماں چرا فارغ نشینی

کیا آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں، محرومِ دیدار لوگوں سے کیوں فارغ تشریف فرماہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے فارغ ہو تو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کسی قدر پیچھے ہٹ کر اس طرح سلام عرض کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَانِيَهُ فِى الْغَارِ أَبَابَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا۔

ترجمہ:۔ آپ پر سلام اے خلیفۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر صدیق آپ کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کی طرف سے جزاء عطا فرمائے۔

پھر ایک گز بھر پیچھے ہٹ کر حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یوں سلام عرض کرے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِىْ أَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا۔ (فتح القدير)

Marfat.com

ترجمہ:۔ سلام تم پر اے امیر المومنین عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ اسلام کو غلبہ عطا فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت کی اُمّت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

سلام

یاشفیع المذنبین بارِ گناہ آوردہ ام
بر درت ایں بار باپشتِ دوتا آوردہ ام

اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے میں گناہوں کا بوجھ لایا ہوں، یہ بوجھ اتنا باری ہے کہ اس کے باعث میں کبڑی پیٹھ کے ساتھ آپ کے درِ اقدس حاضر ہوا ہوں۔

چشمِ رحمت بر کشا موئے سفیدِ من نگر
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

رحمت کی نظر فرمایئے میرے سفید بالوں کی طرف نظرِ عنایت فرمایئے، اگرچہ شرمندگی کے باعث میں کالا منہ لے کر آیا ہوں۔

آں نمے گویم کہ بودم سالہا در کوئے تو
ہستم آں گمراہ کہ اکنوں روبراہ آوردہ ام

میں یہ عرض کرنے کی جسارت نہیں کرتا کہ میں سالہا سال تک آپ کے کوچے میں رہا ہوں، میں وہ گم کردہ راہ آپ کا اُمتی ہوں کہ اب راہِ راست پر آیا ہوں۔

عجز بے خویشی ودرویشی ودلریشی زدرد
ایں ہمہ بر دعوئ عشقت گواہ آوردہ ام

محبت کے باعث زخمی دل، عاجزی اور بے خودی کی انکساری، یہ سب چیزیں آپ سے عشق کے دعوای پر میں گواہ کے طور پر لایا ہوں۔

Marfat.com

دیو رہزن درکمیں نفس وھوا اعدائے دیں
زیں ھمه باسایۂ لطفت پناہ آوردہ ام

رہزنی کرنے والا شیطان گات میں بیٹھا ہے، نفس وخواہش دین کے دشمن ہیں ان سب کے باوجود آپ کی مہربانی کے سائے میں پناہ حاصل کی ہے۔

گرچه روئے معذرت نگذاشت گستاخی مرا
کردہ گستاخی زبانِ عذر خواہ آوردہ ام

اگرچہ گستاخیوں نے میرے لئے یہ گنجائش نہیں چھوڑی کے معذرت کا چہرہ آپ کی باگاہ میں لاسکوں، میں نے گستاخیاں کی ہیں لیکن معافی مانگنے والی زبان لے کر آیا ہوں۔

بسته ام بر یکدگر نخلے زخارستانِ طبع
سوئے فردوس بریں مُشتے گیاہ آوردہ ام

طبیعت کے خارستان سے کانٹے ایک دوسرے پر رکھ کر کھجور کی شکل بنا کر گاس کی ایک مٹھی اعلیٰ ترین بہشت کی طرف لایا ہوں۔

دولتم ایں بس که بعد ازمحنت و رنجِ دراز
بر حریمِ آستانت روئے عجز آوردہ ام

میرے لئے یہی دولت کافی ہے کہ عرصہ دارز کی محنت ومشقت کے بعد اجزی کا چہرہ آپ کے دربارِ عالی کے آستانہ پرلایا ہوں۔

Marfat.com

منزل مظہرِ علم شاہدرہ لاہور